یا عضلاتی غدی نسخہ کھلا سکتے۔

بانجھ پن کے خفیہ اسباب کا علاج

بانجھ پن کے خفیہ اسباب یہ ہیں۔ کہ مرد کی منی میں جراثیم پیدا نہ ہوں اور عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ (عورت کا انڈا) نہ بنتے ہوں۔

اگر میاں بیوی میں کوئی ایک ایسے سبب میں مبتلا ہو تو اسے دور کریں ورنہ تمام کوششیں بے کار ثابت ہوں گی۔

مرد کی منی میں جراثیم منویہ کا پیدا نہ ہونا

قارئین نوجوان مرد جب اپنی جوانی مکمل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس نے بچپن کا اعصابی مزاج چھوڑ کر جوانی کا عضلاتی مزاج حاصل کر لیا ہے اور اب وہ اپنی مثل پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اس کی منی اس عمر میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور مزاج میں ترشی کی وجہ سے اس میں جلد جلد خمیر پیدا ہوتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے رہتے ہیں بدقسمتی سے بعض دفعہ مرد میں ضرورت کے مطابق ترشی قائم نہیں رہتی بلکہ اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے جس سے منی میں خمیر (فرمن ٹیشن) پیدا نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ پوری مقدار میں منی کی پیدائش ہوئی ہے اور نہ اس میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے ہیں اگر چند ایک پیدا ہو بھی جائیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں یا اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ رحم میں جا کر نشوونما نہیں پا سکتے۔

علاج: معالج کا اہم کام یہ ہے کہ مرد کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے

اگر منی کی پیدائش کم ہے تو پہلے منی کی پیدائش بڑھائے اگر منی کا قوام پتلا یا زیادہ گاڑھا ہے تو اسے درست کرے

منی کا قوام پتلا ہونے کے اسباب اور ان کا علاج

منی کا قوام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی تحریکوں کی وجہ سے پتلا ہو جایا کرتا ہے جن کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً غدی تحریک سے منی پتلی ہو تو صفرا و حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اسے درست کرنے کے لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلانی پڑتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات اس مقصد کیلئے بے حد مؤثر اور مفید ہیں۔

اگر منی کا قوام اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے پتلا ہو جائے تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی کا غذا دوا استعمال کرائیں انشاء اللہ چند دنوں میں منی کا قوام غلیظ ہو کر خمیر پیدا ہو کر جراثیم منویہ بھی پیدا ہو جائیں گے اور مرد اپنی مثل پیدا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ نہ بننا

قارئین ہر نوجوان مرد جانتا ہے کہ جب وہ پندرہ سولہ سال کا ہوا تھا اس کے پستان پہلے سے کچھ بڑے ہو گئے تھے لیکن عضلاتی مردانہ مزاج میں آنے کی وجہ سے اس کے پستان سکڑ گئے۔

بالکل اسی طرح تیرہ چودہ سال کی لڑکی کے پستان بھی بڑھنا شروع ہوتے ہیں جوں جوں اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کے پستان بڑھ کر گول ہو جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اعصابی مزاج تبدیل ہو کر غدی عضلاتی مزاج بن جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے ہر ماہ ماہواری یا خون حیض آنے لگتا ہے اس کے خصیۃ الرحم منی بنانے لگتے ہیں جو ضرورت کے وقت قاذف نالیوں کے راستے سے رحم میں داخل ہوتے ہیں

یادداشت یہاں اس بات یا حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جن دنوں میں عورت کو خون حیض آتا ہے ان دنوں کے دوران اس کے جسم میں ترشی کا اثر زیادہ ہوا کرتا ہے لہذا انہیں دنوں کے دوران عورت کے خصیۃ الرحم منی زیادہ بناتے ہیں اور انہیں دنوں کے دوران بیضے زیادہ بنتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حیض کے فوراً بعد عورت جماع کی خواہش مند ہوتی ہے اور انہیں دنوں کے دوران اکثر حمل قائم ہوا کرتا ہے

بدقسمتی سے بعض دفعہ عورت کا غدی عضلاتی مزاج قائم نہیں رہتا جس سے نہ صرف حیض میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی منی میں بیضے بننے بند ہو جاتے ہیں اس کی وجہ عورت میں اعصابی تحریک یا عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے

علاج:۔ معالج کو چاہیے کہ عورت کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے اگر اعصابی تحریک ہو تو عضلاتی غذا دوا کریں۔ اور اگر عضلاتی تحریک شدید ہو جائے تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ حیض باقاعدہ آنے لگے گا اور اس کی منی میں بیضے بھی بننے شروع ہوں گے اس طرح وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرنا شروع کر دے گی۔

مندرجہ بالا نسخہ جات کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا سے نسخہ جات تحریک کے مطابق بوقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کیا حیوانات منویہ کی تعداد ضرورت کے مطابق پیدا کی جا سکتی ہے

اس سوال کا جواب اصولی طور پر کسی طبی کتب میں نہیں دیا گیا البتہ مجربات ضرور ملتے ہیں لیکن وہ بھی کسی اصول کے تحت ترتیب نہیں دیئے گئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حیوانات منویہ کب اور کیسے پیدا ہوتے ہیں قانون مفرد اعضاء میں اس کا ٹھوس جواب موجود ہے۔

حیوانات منویہ کب اور کیسے بنتے ہیں

یاد رکھیں اس کائنات میں جراثیم سے لے کر بڑے بڑے حیوانات کی پیدائش کا سبب مخصوص قسم کی رطوبات میں خمیر ہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب تک کوئی سیال، مادہ مخصوص قوام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مخصوص وقت تک نہ ٹھہرے اور اس میں خمیر پیدا نہ ہو تو اس کے اندر کسی قسم کے جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے لہذا جراثیم کی پیدائش کے لئے رطوبات کا کسی مقام پر کچھ دیر ٹھہرنا مخصوص قوام حاصل کرنا اور اس میں خمیر پڑنا شرط ہے یاد رکھیں اگر رطوبات خشک یا زیادہ رقیق ہو جائیں تو ان میں ٹھہرنے سے بھی خمیر نہیں پڑ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس میں جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے۔

منی میں جراثیم کیسے پیدا ہوتے ہیں

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جراثیم بننے کے لئے رطوبات کا مخصوص قوام اور ان میں

خمیر پڑنا ضروری ہے یہ حالت ان مردوں میں واقع ہوا کرتی ہے جن کی تحریک اعصابی ہو یا عضلاتی۔

اعصابی تحریک کے مریض کی منی مقدار میں تو زیادہ ہوگی لیکن اس کا قوام رقیق ہوگا جس میں خزانہ منی میں ٹھہرنے سے اس وقت تک خمیر پیدا نہیں ہوگا جب تک اس کا قوام غلیظ نہ ہوگا یہ صورت اسی وقت تک ناممکن ہوتی ہے جب تک اس میں عضلاتی تحریک پیدا نہ کی جائے۔ چونکہ ایسے مردوں میں مسلسل اعصابی تحریک قائم ہوتی ہے لہٰذا ان کی منی میں جراثیم پیدا ہی نہیں ہوتے جس وجہ سے ایسے لوگ اولاد سے محروم رہ جاتے ہیں۔

عضلاتی تحریک کے مردوں میں رطوبات ہی خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کی منی ایک تو مقدار میں نہایت قلیل ہوتی ہے دوسرے اس کا قوام انتہائی غلیظ ہوتا ہے اس طرح ان کی منی میں خمیر پیدا نہیں ہوتا۔ خمیر نہ پڑنے کی وجہ سے جراثیم منویہ بھی پیدا نہیں ہوتے اس لئے ایسے مردوں کے اولاد پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

میں نے جراثیم منویہ کے پیدا ہونے کے متعلق ایک اصول اور قانون فطرت تحریر کر دیا ہے اس کے تحت ہر مرد میں جراثیم منویہ حسب منشا پیدا کئے جا سکتے ہیں اور مغموم و مایوس گھروں کو آباد کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت کے مطابق قانون مفرد اعضاء کے نارمل کو پا کے مجربات استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ نئے نسخہ جات کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء بقراط کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ منی کا کل مادہ دماغ

سے آتا ہے جو براہ ان دو رگوں کے جو دونوں کانوں کے پیچھے ہیں دماغ سے منی ان میں اترتی ہے پھر ان رگوں سے نخاع یعنی حرام مغز میں اترتی ہے پھر نخاع سے گردوں میں آتی ہے پھر گردوں سے ان رگوں میں آتی ہے جو کہ انثیین تک آتی ہیں لہٰذا اگر کان کے پیچھے کی دونوں رگیں کاٹ دی جائیں تو نسل منقطع ہو جاتی ہے

اس قول پر جالینوس نے بھی اعتراض کیا ہے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ منی کو صرف دماغ سے مانا جائے بلکہ ہر عضو رئیس سے اس کی کچھ اصل ضرور ہونی چاہئے نیز اور اعضاء سے ان اصول کی طرف اس کا ترشح ہونا چاہئے۔

اسی طرح قرشی شارح کلیات نے لکھا ہے کہ منی کی تولید اس رطوبت سے ہوتی ہے جو اعضاء پر مثل شبنم کے بچھی ہوتی ہے کہ ان اعضاء میں سے ہر جزو میں کوئی ایسا مجرا موجود نہیں جس میں ہو کر وہ رطوبت جو وہاں پر موجود ہے انثیین تک آ سکے

میں نے اس مسئلہ کو علم الاعضاء کے تحت سمجھا ہے اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یاد رکھیں ہمارے جسم میں تین قسم کے اعضاء ہیں۔ اعصاب، عضلات، غدد، ان میں اعصاب دماغ سے اگتے ہیں جو ٹھوس اور رسیوں کی طرح ہوتے ہیں جو ٹیلیفون کی تاروں کا کام دیتے ہیں اسی وجہ سے انہیں احساسی اعضاء کہتے ہیں۔ یہاں اس بات کا بھی فیصلہ ہو جاتا ہے چونکہ اعصاب ٹھوس تاروں جیسے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔

جسم کے دوسرے اعضاء عضلات ہیں ان میں شکل و بناوٹ مچھلیوں جیسی اور چک دار ہوتی ہے عضلات جسم میں صرف حرکت کے کام کرتے ہیں ان میں سے بھی کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاتا کیونکہ ان میں کسی قسم کی نالیاں وغیرہ نہیں ہیں

جسم کے تیسرے اعضاء میں غدد ہیں جو عام طور پر گٹھلیوں کی شکل کے ہوتے

ہیں جن میں ایک نالی دار غدد ناقلہ دوسرے غیر نالی دار غدد جاذبہ
ان میں نالی دار غدد مادوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام کرتے ہیں
زیادہ تر ان کا کام فضلات کو جسم سے خارج کرنا ہوتا ہے مثلاً پستان دودھ خارج کرتے ہیں
گردے پیشاب خارج کرتے ہیں خصیے منی تیار کر کے خارج کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ
اب یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے کہ دماغ سے اگرچہ دو رگیں کانوں کے پیچھے
سے گزرتی ہیں جن کے کاٹنے سے نسل منقطع ہو جاتی ہے یہ نالی دار رگیں نہیں ہیں
بلکہ اعصاب ہیں جن کا تعلق گردوں اور خزانہ منی سے ہے ۔

یہاں اس بات کا واضح فیصلہ ہو گیا ہے کہ منی دماغ سے ان رگوں کے ذریعے
نہیں آتی بلکہ خصیے خود منی تیار کرتے ہیں ۔

جہاں تک ان عصب کے کاٹ دینے سے نسل منقطع ہونے کا تعلق ہے
وہ اس طرح پر ہے جسم کے ہر عضو تک دماغ سے مختلف اعصاب ہوتے ہیں ان کا
کام ان اعضاء کو احکام پہنچانا ہے

مثلاً دماغ اپنے اعصاب کے ذریعے عضلات کو حرکت کے احکامات پہنچاتا ہے
اور غدد کو اعصاب کے ذریعے جذب و دفع کے احکامات پہنچاتا ہے ۔

اب اگر ان اعصاب کو کاٹ دیا جائے جن کا تعلق گردوں انثیین سے ہے تو ایک
طرف گردوں اور انثیین کے عضلات شل ہو جائیں گے ۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ حرکات جماع مفقود ہو جائیں گی دوسری طرف خود گردے اور
انثیین جذب و دفع کا کام نہیں کر سکیں گے جس سے انسان نامرد ہو جائے گا
یعنی منی کو رحم تک پہنچانے سے قاصر رہے حالانکہ اس کے خزانہ منی میں منی
وافر مقدار میں جمع ہوگی ۔

اختناق الرحم یا باؤ گولا

اختناق الرحم لفظ اختناق کے معنی ہیں گلا گھٹنا جس طرح خناق کے مریض کا گلا
گھٹتا ہے چونکہ اس علامت کا تعلق رحم سے ہوتا ہے چنانچہ اس کا نام اختناق الرحم
رکھا گیا ہے ۔

ہسٹریا

لفظ ہسٹریا ایک یونانی لغت سے ہے جس کے معنی ہیں رحم چونکہ اطباء
قدیم اس علامت کو رحم کی خرابی، رحم کا ٹل جانا وغیرہ کی وجہ سے
تسلیم کرتے تھے لہذا اس نسبت سے ڈاکٹری میں اس کا نام ہسٹریا رکھ دیا گیا ہے

اسباب

عظیم مشرقی محقق و سائنسدان علامہ الحاج دوست محمد صابر مرحوم و مغفور فرماتے ہیں
کہ یہ مرض زیادہ تر ان لڑکیوں میں بالغ ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے جن کو کھانے پینے
کی بے فکری ہو اور تعلیم یا کام کاج کی کوئی فکر نہ ہو۔ وہ اس صورت میں جبکہ جوش
جوانی اپنے پورے جوبن پر ہو کیونکہ ان دنوں خون کی زیادتی کے ساتھ ساتھ اعضائے جنسی
کے افعال بھی تیز ہو جاتے ہیں، اور غدی عضلاتی تحریک سے طبیعت میں اس قدر
نزاکت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ذرا سا بھی کوئی غیر معمولی واقعہ یا صدمہ پہنچ جائے تو مزاج
بگڑ جاتا ہے کوئی غیر معمولی غم و غصہ وحشت ناک خبر یا عشق محبت کی داستانیں سن لیں
یا تجربہ میں آ جائیں یا ناول و افسانہ اور فلم میں ایسا غیر معمولی واقعہ پیش آ جائے جو برداشت
نہ ہو سکے اور ایسا معلوم ہو کہ ذاتی واقعہ ہے، لہذا ان کی کثرت جلق اور غیر فطری حرکات
اور انسانی مشکلات اکثر نقصان دہ ہوتی ہیں "

ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیوں میں امراضِ رحم ماہواری کی خرابی کثرت مطالعہ دماغ سوزی غور و فکر کی وجہ خرابی خون اور غذا کا توازن بگڑ جانا بہت جلد لڑکیوں کو ہسٹریا جیسے خوفناک مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بعض اوقات شرم و حیا کی وجہ سے ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیاں گیلے کپڑوں کا استعمال کر لیتی ہیں۔ یا خاص دنوں میں سردیانی کا استعمال یا نہانا غیر معمولی حرکات کر لینا وغیرہ، کبھی کبھی عشق و محبت کے واقعات دیکھنا یا قصے کہانیاں پڑھنا بھی اس مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اختناق الرحم کی شدید حالت

ہسٹریائی دوروں کی شدید حالت غدی عضلاتی تحریک میں دیکھنے میں آتی ہے جو عورتیں خالص گھی اور دودھ سے نفرت کرتی ہیں۔ اور چٹپٹی تیز مرچ مصالحہ دار غذائیں خشک بھنا گوشت کباب چائے کافی وغیرہ بکثرت استعمال کرتی ہیں۔ ان عورتوں میں اختناق الرحم کی شکایت پیدا ہونے کے واضح امکانات ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی خشک اشیاء سے غدد میں خصوصاً خصیۃ الرحم میں سوزش ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کی تحریک بالعموم غدی عضلاتی ہوتی ہے اس تحریک میں اندرونی طور پر خون و ریاح کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ بالخصوص خصیۃ الرحم پر اس کا اثر شدید ہوتا ہے اور اس طرح انزال و اخراج رطوبات بند ہو کر ذکاوت و لذت و شہوت میں تیزی ہو جاتی ہے اور لذت و شہوت میں تیزی ہو جاتی ہے دوروں پر ختم ہوتی ہے لیکن کوئی مریضہ بظاہر ذکاوت و لذت سے واقف نہیں ہوتی بلکہ اس کو مرض خیال کرتی ہے

جسم میں سنسناہٹ کو مریضہ خارش اور الرجی خیال کرتی ہے۔ عطائی قسم کے

معالج بھی یہی خیال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس معالجین قانون مفرد اعضاء اس امر سے بخوبی بہرہ ور ہیں کہ یہ کس مرض کی علامات ہیں۔

شراب نوشی سگریٹ نوشی، نشہ آور اشیاء اور مرغن و چٹپٹی، چائے، قہوہ وغیرہ کا بکثرت استعمال سے تعیش پسند مردوں کے جنسی غدد میں بھی سوزش ہو کر ہسٹریائی کیفیت و حالت پیدا ہو جاتی ہے لیکن عورتوں کی طرح مرد بھی اصل حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب اور علامات

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ افسانوں یا ناولوں کا پڑھنا عشق و محبت کی ناکامی و بدنامی کا خوف خواہشات نفسانی کا غلبہ شہوانی جذبات کا ابھرنا اور تکمیل نہ پا سکنا عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا اور ریاضت نہ کرنا۔ رنج و غم، فکر، خوف اور مایوسی وغیرہ مال و جانی نقصان کا اندیشہ، جلق و مشت زنی وغیرہ نفسیاتی اسباب ہیں جن سے جنسی اعضاء کے غدد میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے جگر تک متاثر ہو جاتا ہے۔ غدد تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے جسم کے تمام غدد متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ گلے کی غشائے مخاطی بھی کھنچنے لگتی ہیں مریضہ کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے وہ اپنے گلے میں گولا سا پھنسا ہوا محسوس کرتی ہے جسے نکالنے کے لئے مخصوص قسم کی حرکات کرتی ہے کبھی گلے کو دباتی ہے کبھی چلاتی چیختی ہے اگر دورے شدید ہوں تو مریضہ ہر وقت متوحش رہنے لگتی ہے جو بھی اسے احساس ہوتا ہے کہ دورہ پڑنے والا ہے وہ مارے خوف کے چلانے لگتی ہے چونکہ دورے کا اصل سبب غدد کی تحریک ہے لہٰذا مریضہ دورے سے پہلے اور دورے کے دوران کم و بیش ہوش میں رہتی ہے ہر قسم کی باتیں سنتی ہے البتہ ضعف عضلات کی وجہ سے اس کی زبان شل ہو چکی ہوتی ہے جس سے وہ

دورے کے دوران بول نہیں سکتی دورہ کے بعد بھی دھیمی آواز سے بولتی ہے۔
چونکہ دماغ کے اعصاب میں بھی سستی آچکی ہوتی ہے لہذا مریضہ نسیان میں مبتلا ہو جاتی ہے بعض دفعہ وہ اپنے آپ کو بھی بھول جاتی ہے کہ وہ کون ہے اسکو گزشتہ زندگی کے متعلق کچھ یاد نہیں رہتا اسی وجہ سے جاہل لوگ اس تکلیف کو آسیب خیال کرنے لگتے ہیں۔

جونہی کسی علاج سے یا خود بخود اعصاب میں تدریجاً تحریک آتی ہے جو اس کا حقیقی علاج ہے تو یہ بے خبری یک لخت یا آہستہ آہستہ خود بخود دور ہو جاتی ہے۔
چونکہ غدی تحریک سے عضلات میں ضعف آچکا ہوتا ہے لہذا مریضہ چلنے پھرنے میں معذوری ظاہر کرتی ہے اکثر بائیں ٹانگ کو گھسیٹ کر چلتی ہے جسے عام لوگ فالج کی کیفیت سمجھ لیتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ یاد رکھیں جب اعصاب میں تحریک ہوتی ہے تو کامل بے ہوشی نہیں ہوا کرتی یہی وجہ ہے کہ اعصابی دوروں کی مریضہ کو کبھی چوٹ نہیں لگتی۔ بلکہ دورہ کے وقت وہ آرام سے زمین پر گرتی ہے اس کے برعکس تسکین اعصاب میں مریض دورہ کے وقت غش کھا کر بے قابو گرتا ہے جس سے اسے لازمی کسی جگہ چوٹ آجایا کرتی ہے۔ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس میں مریض کا پیشاب انتہائی زردی مائل ہوتا ہے اور کم آتا ہے جب بھی کسی معالج کے پاس دورہ کا مریضہ آئے تو یہ تشخیص کرنا ضروری ہے کہ دورہ کے وقت مریض کو پتہ لگتا ہے یا نہیں اگر پتہ لگتا ہے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہے، اگر پتہ نہیں لگتا تو غدی عضلاتی تحریک ہے۔
دوسری بات یہ پوچھنا ضروری ہے کہ دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد پیشاب آتا ہے یا نہیں، اختناق الرحم کی مریضہ کا پیشاب دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد لازمی

آیا کرتا ہے اس کے برعکس غشی کے مریض کو شاذ و نادر آئے وہ بھی انتہائی زردی مائل ہوتا ہے

کیفیاتی اسباب کیفیاتی اسباب میں سب سے اہم گرم خشک ماحول ہے یعنی خشک موسم دوپہر کے وقت جب گرمی بڑھتی ہے مریضہ کو ایسا کام کرنا پڑے جس سے جسم پسینہ سے بھیگ جائے شلغم، بادام کھانا۔ گرمی میں گھاس پر کافی دیر چلتے رہنا۔ گرم کپڑے پہننا۔ دن میں کئی بار گرم ماحول میں آنا کمزوری یا کسی اور وجہ سے گردہ کا درجہ حرارت بڑھ جانا وغیرہ اسباب ہوا کرتے ہیں۔

دوری علامات کیلئے ایک اہم نقطہ

استاد صابر ملتانی صاحب سے ایک دن اختناق الرحم کے بارے میں استفسار کر رہا تھا کہ آپ نے تحقیقات المجربات میں، اختناق الرحم کی تحریک غدی عضلاتی لکھی ہے لیکن بعض دفعہ اس کے خلاف ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو علامات دورہ کے ساتھ اور دورہ وقت مقررہ پر ظاہر ہوتی ہوں ان تمام کی تحریک اعصابی ہوتی ہے یعنی وہ اعصابی غدی ہونگی یا اعصابی عضلاتی، مثلاً ملیریا بخار، باری کا بخار، مرگی کے دورے جو وقت مقررہ پر آتے ہوں سب کی سب اعصابی تحریک سے ظاہر ہونے والی علامات ہیں یہ اعصاب کی سوزش کا نتیجہ ہیں ان کے علاج کے لئے محرک عضلات اشیاء ادویہ اغذیہ کھلائیں، مثلاً بینگن سنبل الطیب دارچینی، سرخ مرچ وغیرہ روزانہ کے تجربات بھی اس کی تائید کرتے ہیں ایسی ادویہ فضلات خارج ہونے کے حالات پیدا کر دیئے جائیں تو ہر قسم کی مرگی دم دبا کر بھاگ جائے گی۔

اصول علاج

اختناق الرحم کے علاج کا اصول یہ ہے کہ چونکہ باؤ گولہ (اختناق الرحم) غدی

کی سوزش سے ہوتا ہے لہٰذا اس تکلیف میں مبتلا مریض کے اعصاب کو تحریک دے کر غدد کی سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لئے جہاں غذائی اور دوائی علاج کیا جائے وہاں مقامی طور پر رحم میں بھی محرک اعصاب شافے استعمال کئے جائیں۔

جو ظاہر اسباب موجود ہوں جن میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب شامل ہیں کو رفع کیا جائے تاکہ جلد صحت بحال ہو سکے۔

علاج بحالت دورہ

دورہ کے وقت مریض ہاتھ پاؤں مارتا ہے جسم میں تشنج ہوتے ہیں، بعض دفعہ دانتی لگتی ہے اکثر مریض بے ہوش ہو جاتے ہیں ان تمام صورت سے چنداں فکر نہ کریں مریض کو ایک کھلے ہوادار کمرے میں لے جائیں گریبان بند ہو تو کھول دیں سر کے نیچے سرہانہ رکھ دیں تاکہ سانس لینے میں آسانی ہو سکے ہوش میں لانے کیلئے اول چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں یا امونیا کارب سنگھائیں، جینگ یا سرخ مرچ کو کپڑ چھان کر کے بطور نسوار ناک میں لگائیں جونہی جلن ہوگی فوراً مریض ہوش میں آجائے گا اگر مریضہ باکرہ ہے تو دائی کی مدد سے رحم کے مقام پر گدگدی کرائیں

دورہ کے بعد علاج

اگر مریضہ باکرہ ہو تو اس کی شادی کا بندوبست کرائیں اگر ماہواری بند ہو تو مدر حیض ادویہ کا استعمال کرائیں اگر کمزوری ہو تو فولادی مرکبات کا استعمال کرائیں اگر ہو سکے تو مریضہ کا ماحول تبدیل کر دیں یعنی دوسرے گھر یا دوسرے شہر کی رشتہ دار

کے گھر بھیج دیں جہاں اسے خوش خلق، خوش باش اور نیکوکار رفیقوں کی صحبت مل سکے جہاں تک ہو سکے مریضہ کے خیال کو مرض کی طرف سے دور رکھنے کی کوشش کریں، ایسے مزاج پرس لوگوں کو ملنے نہ دیں جو اس کو مرض کے نتائج بتائیں بلکہ اس کے پاس اس کے دوروں کے متعلق کوئی ذکر نہ کریں۔

علامات اختناق الرحم

۱۔ مریضہ کو بائیں کوکھ میں درد سا ہوتا ہے اور پھر ایک گولا سا پیٹ سے گلے میں آکر پھنستا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

۲۔ مریضہ بظاہر بے ہوش ہو جاتی ہے لیکن نیم شعوری طور پر آس پاس کے لوگوں کی باتیں سنتی ہے مگر جواب نہیں دیتی۔

۳۔ مریضہ کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے بار بار پلکیں جھپکتی ہیں اور دانت بھینچتی ہے۔ روشنی کا اثر پتلیوں پر پڑتا ہے

۴۔ دورہ ختم ہونے کے بعد بے چینی ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی، پیشاب بکثرت آتا ہے۔

۵۔ مریضہ گرتے وقت بھی غیر شعوری طور پر ہوشیار رہتی ہے بلکہ دورہ میں بھی نیم شعور بیدار رہتا ہے، جب دورہ ختم ہوتا ہے تو گرنے سے لے کر بے ہوشی تک کے واقعات بیان کر دیتی ہے۔

مرگی

۱۔ پاؤں یا پیٹ میں ہلکی سی سرسراہٹ ہوتی ہے

۲۔ اچانک دورہ پڑتا ہے اور بے ہوشی چھا جاتی ہے اور مریضہ کو آس پاس کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

۳۔ مریضہ کا چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے آنکھیں نیم وا اور ڈھیلے گھومتے ہیں، بعض اوقات زبان دانتوں تلے آکر کٹ جاتی ہے روشنی کا اثر آنکھوں کی پتلیوں پر نہیں ہوتا،

۴۔ دورہ ختم ہونے کے بعد گہری نیند آتی ہے کبھی بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے سر میں درد ہوتا ہے۔

۵۔ مریضہ یک دم گر جاتی ہے اسے کچھ پتہ نہیں رہتا۔ خطرناک مقام پر بھی گر جاتی ہے۔

ایک خاص نقطہ

یہ نکتہ خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ اختناق الرحم کا جنسی غدد کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ غدی عضلاتی تحریک جب زوروں پر ہوتی ہے تو انزال و اخراج رطوبات ہو جاتا ہے تو جوش و لذت اور خون کا دباؤ ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مرض کی جملہ علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں میں یہ تکلیف شاذ ہی ہوتی ہے،

یاد رکھیں اختناق الرحم کا صحیح علاج شادی ہی ہے اگر مریضہ کنواری ہے اور حالات موافق و میسر ہوں تو جلد از جلد شادی کا بندوبست کرنا چاہیئے تاہم اگر فوری طور پر ایسا ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں۔

(۱) مریضہ کی غذا پر خصوصی توجہ دیں۔ ہلکی پھلکی اعصابی غدی اور غدی اعصابی اغذیہ ہی بطور پرہیز استعمال کرائیں۔

(۲) مریضہ کو جذباتی اور عشقیہ ماحول سے دور رکھیں، فلم بینی اور ناول وغیرہ پڑھنے

کی سختی سے ممانعت کر دیں،

۳۔ دورہ کی حالت میں مریضہ کو نکنیکر کی نسوار دیں،

ہمارا تجربہ ہر حالمین قانون مفرد اعضاء کیلئے ایک مفت تحفہ

دورہ کی حالت میں مریضہ کی ناک کے نتھنوں کا بغور مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ کون سا نتھنا چل رہا ہے۔ دورہ کی حالت میں عموماً ایک طرف کا منخر (نتھنا) چل رہا ہوتا ہے اور دوسرا بند ہوتا ہے یعنی صرف ایک طرف سے سانس آ رہی ہوتی ہے آپ چلتے نتھنے کو روئی وغیرہ سے بند کر دیں اور یہ بات بھی دہراتے جائیں کہ دورہ ابھی ختم ہو جائے گا اور مریضہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اس طریقہ سے چلتا منخر بند ہو کر بند منخر (نتھنا) چل پڑے گا اور مقام تحریک میں ہلکی ہو کر دورہ ختم ہو جائے گا۔

مریضہ کو ہدایت کر دیں کہ روزانہ صبح کے وقت یہ عمل ضرور کرے اور جب بھی طبیعت گھبرائے یہ عمل ضرور کرے اس طریقہ سے دورے پڑنے بالکل ختم ہو جائیں گے یہ عمل ہمارا متعدد دفعہ کا آزمودہ ہے بفضل تعالیٰ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

آخر میں ہم مجدد طب علیہ الرحمۃ کا ایک مجوزہ بہترین نسخہ ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ نسخہ ہمارا آزمودہ اور معمول مطب ہے۔

نسخہ مبارکہ

فلفل دراز ایک حصہ، زیرہ تین حصہ، مرچکی چار حصہ،

ترکیب:۔ گولیاں بقدر نخود تیار کریں،

خوراک:۔ ایک گولی سے چار گولی تک دن میں تین چار بار دیں،

غذا:۔ حلوہ اور دلیہ گھی میں تر بتر دیں، شوربہ تیسرا حصہ گھی خالص ڈال کر پلائیں روٹی کی بجائے گھی میں تر بتر چوری، لیکن بغیر شدید بھوک کچھ نہ دیں، دودھ گھی پلانا بھی انتہائی بھوک میں مفید ہے،

ھوالشافی:۔ تخم کاہو، جڑ نیلوفر، صندل سفید، اجوائن خراسانی، گل سرخ، خرفہ۔ مشک کافور ہر ایک ہموزن۔

ترکیب:۔ تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملا لیں۔ پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب بقدر جنگلی بیر گولیاں بنا لیں۔

خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو پلا دیں۔

افعال اثرات اعصابی عضلاتی زہر، صفرا و حرارت کی تریاق ہیں۔ بانجھ پن یا اسقاط حمل جیسی خطرناک اور پریشان کن علامات کے لئے بیحد مفید ہے۔

ھوالشافی جدوار خطائی۔ عود صلیب۔ عقرقرحا۔ قلمی شورہ ہم وزن لیکر پیس لیں ایک ایک گرام صبح دوپہر شام دیں۔

ھوالشافی حب شفا۔ ۲ تریاق اور غدی اعصابی مسہل ملا کر دیں۔ غذا۔ غدی اعصابی دیں اللہ شفا دے گا۔

جنسی جذبات و جوش کو اعتدال پر لانیوالی اکسیر

مثل مشہور ہے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے اس کی وجہ جنسی جذبات ہی ہیں بعض مرد و عورتیں مغلوب شہوت ہو کر ایسی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوتا۔

جونہی مرد و عورت جوان ہوتی ہے ان کے جنسی اعضاء حرکت میں آجاتے ہیں مردوں کو احتلام اور عورتوں کو حیض شروع ہو جاتا ہے مردوں کی مونچھیں نکل آتی ہیں اور عورتوں کے پستان اُبھر آتے ہیں۔

مردوں کے خصیے منی بنا بنا کر خزانہ منی کو بھرنا شروع کر دیتے ہیں اور عورت کے خصیۃ الرحم منی بنا کر قاذف نالیوں کو بھر دیتے ہیں جو عورت کے خزانہ منی کا کام کرتے ہیں۔

جب منی کی کثرت مرد میں ہو جائے یا عورت میں اُسے خارج کرنے کے لئے ان اعضاء میں تحریکات بجلی کی لہروں کی طرح اُٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو جنسی ملاپ سے ہی کم ہوا کرتی ہیں۔

لیکن قدرت نے اس کا عارضی علاج احتلام سے کیا ہے یعنی وقتی طور پر مرد و عورت کو احتلام ہو کر چند دنوں کے لئے جذبات سست ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ جنسی مشینیں نئی نئی ہوتی ہے اس لئے پھر دوبارہ خزانہ ہائے منی پھر بھر جاتے ہیں اور پھر وہی بجلی کی لہریں اُٹھ کر مرد و عورت کو مغلوب شہوت کرتی رہتی ہیں۔

بعض نوجوان لڑکے یا لڑکیاں جن کے شہوانی جذبات کا فطری علاج تو شادی ہے لیکن بعض گھریلو مجبوریوں یا خانگی حالات شادی میں دیر کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایسے نوجوان جنسی تسکین نہ ہونے کی وجہ سے اختناق الرحم جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سیدھے سادھے والدین بچوں کی اصل ضرورت کو تو نہیں سمجھتے نہ ہی لڑکے لڑکیاں صاف صاف الفاظ میں والدین سے اظہار کرتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ والدین بچوں کو سایہ یا جن بھوت میں مبتلا سمجھنے لگتے ہیں اور پیروں فقیروں کے پاس جاتے ہیں۔ اور تعویذ گنڈوں اور دم جھاڑوں کے علاج میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جو ان کی کم سمجھی کی بیّن دلیل ہے۔

پس اگر ایسی حالت کسی نوجوان لڑکے یا لڑکی میں پائی جائے اور ان کی شادی جلد ممکن نہ ہو تو درج ذیل نسخہ بنا کر کھلائیں ان شاء اللہ چند دنوں ہی میں جنسی جذبات کا جوش شہوت کم ہو جائے گا۔ متعلقہ شکایات غائب ہو جائیں گی دورے جو مسلسل پڑ رہے ہوں وہ بھی رک جائیں گے صحتِ عامہ بحال ہو جائے گی

یادداشت یہ علاج وقتی ہے جس سے چند ماہ کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ جلد شادی کا انتظام کریں تاکہ دوبارہ پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

ھوالشافی تخم کاہو۔ جڑ نیلوفر۔ صندل سفید۔ اجوائن خراسانی گل سرخ۔ خرفہ۔ خشک کافور ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملا لیں پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب نخود بقدر جنگلی بیر گولیاں

بنا لیں۔
ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو۔ پلا دیں۔

افعال واثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔ صفرا و حرارت کی تریاق ہیں۔ غدی تحریک سے ہونے والی ہر علامت کے لئے فوری اثر ہے۔ جوشش جوانی کو سرد کرنے کے لئے اس سے بہتر دوا کم ملتی ہے۔
باؤ گولا یا اختناق الرحم جیسی خطرناک اور پریشان کن علامت کے لئے بے حد مفید ہیں۔

یادداشت قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جوان مرد کا مزاج عضلاتی غدی اور عورتوں کا مزاج غدی اعصابی ہوا کرتا ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عورتوں میں گرمی زیادہ اور مردوں میں حرارت کی نسبت خشکی زیادہ ہوا کرتی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ مردوں کے جسم مضبوط سخت اور جفاکش ہوتے ہیں اس کے برعکس عورتوں کے جسم نرم اور لچکدار ہوتے ہیں، یہی مزاجی فرق ہے جس میں مرد میں عورت کی نسبت جنسی جذبات برداشت کرنے کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے۔
دوسرے لفظوں میں مرد عورت کی نسبت جلد مغلوبِ شہوت نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ مرد عورتوں کی نسبت جنسی امراض خصوصاً باؤ گولہ یا اختناق الرحم جیسی تکلیفوں میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

سیلان الرحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سفید رطوبت آنا یا سفید پانی آنا	سیلان الرحم	لیکوریا LEUCORHOEA

تعارف نوجوان لڑکیاں جنہیں کمی خون ہو جائے یا جنسی جذبات میں مغلوب ہوں اکثر لیکوریا یعنی رحم سے سفید پانی آنے میں مبتلا ہو جاتی ہیں ۔

اسباب کمی خون ، مغلوب الشہوت ، حمل قرار پانے اور حیض بند ہونے کے بعد اکثر خون کی بجائے رطوبات آنے لگتی ہیں ۔

ورم رحم ، بندش حیض بوجہ کثرت رطوبات رحم کے اعصاب یا غدد کے سوزش ناک ہونے سے بھی سفید پانی آنے لگتا ہے

علامات : مندرجہ بالا کسی سبب سے رحم سے اکثر پتلی رطوبات خارج ہوتی رہتی ہے جن سے عورت کے کپڑے گیلے اور بھیگے رہتے ہیں ان سے سخت بدبو آنے لگتی ہے ۔ چونکہ اکثر کمی خون سے یہ رطوبت نکلا کرتی ہے اس لئے اسے چکر آتے ہے ۔ دل ڈوبتا اور گھبراتا ہے

سیلان الرحم کی اقسام

سیلان الرحم کی دو اقسام ہیں۔

(۱) اعصابی سیلان الرحم ۔ (۲) غدی سیلان الرحم ۔

اعصابی سیلان الرحم کسی سبب سے چاہے سبب اندرونی ہو چاہے بیرونی رحم کے اعصاب سوزش ناک ہو جاتے ہیں

یعنی رحم کے اعصاب میں تحریک شدید ہو جاتی ہے جس سے بلغمی و اعصابی رطوبات رسنے لگتی ہیں، جو نکلتے وقت تو بے بو، بے رنگ ہوتی ہے ۔ البتہ ان کی کیفیت کھاری ہوتی ہے جن میں لٹمس پیپر ڈالنے سے نیلا ہو جاتا ہے ۔

رحم سے نکلنے کے بعد اگر انہیں صاف نہ کر دیا جائے تو متعفن ہو کر بدبو پیدا کر دیتی ہیں

غدی سیلان الرحم کسی اندرونی بیرونی سبب سے رحم کے غدد و غشائے مخاطی میں سوزش ہو جاتی ہے ، جس سے پتلی زرد مائل رطوبت خارج ہونے لگتی ہے ۔ جو نکلتے وقت تو پتلی اور ہلکی زردی مائل ہوتی ہے لیکن رحم یا اس کے ارد گرد کچھ دیر پڑی رہنے سے پیپ کی طرح گاڑھی اور بدبودار ہو جاتی ہے ہر وقت رحم میں دغدغہ اور جلن ہوتی ہے

طبی محققین کی نظر میں سیلان الرحم کی اقسام

بلحاظ اخراج رطوبت یہ مرض پانچ قسم کا ہوتا ہے ۔

(۱) سیلان فرجی جس میں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے ۔

(۲) مہبلی سیلان الرحم جس میں اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے

(۳) سیلان عنقی ، جس میں گردن رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے

(۴) سیلان رحمی ، جس میں رحم کے اندر سے رطوبت خارج ہوتی ہے ۔

(۵) سیلان مبیضی ، جس میں بیضہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے

قانون مفرد اعضاء اور مندرجہ بالا اقسام

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں مندرجہ بالا اقسام مقام کے لحاظ سے تو درست تسلیم کی جا سکتی ہیں۔
لیکن اگر کوئی کہے کہ ان کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہو گی تو یہ حقیقت کے خلاف ہے۔

البتہ جو میں نے قانون مفرد اعضاء کے تحت سیلان الرحم کی دو اقسام اعصابی وغدی لکھی ہیں۔ ان دونوں سے باہر نہیں جا سکتی۔

مندرجہ بالا اقسام میں کسی بھی قسم سے سوائے مقام کے کچھ پتہ نہیں چلتا اس قسم کی رطوبت اخراج پا رہا ہے یا ہو رہی ہے مفرد اعضاء تحریک و تیزی میں ہیں تاکہ یقین اور اعتماد سے علاج کیا جا سکے۔

مثلاً سیلان فرجی، یا سیلان مہبلی وغیرہ تو رحم سے متعلقات تو ضرور ہیں۔ لیکن ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک و تیزی جب تک معلوم و تشخیص نہ کی جائے گی تو علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہٰذا جب بھی ان مقامات میں سے کوئی مرض ہو تو ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک ضرور تلاش کریں تاکہ علاج یقینی کامیاب ہو سکے۔

علاج میں غلط فہمی

سیلان الرحم کے علاج میں ایک زبردست غلطی کی جاتی ہے جس سے بجائے آرام آنے کی بجائے مریضہ بگڑ جاتی ہے۔

علاج میں غلط فہمی یہ ہے کہ ہر ایک معالج کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ چونکہ رحم سے پانی اخراج پاتا ہے، لہٰذا اسے روکنے کے لئے خشک اغذیہ ادویہ کی بھرمار کر دی جاتی ہے۔

اگر اعصابی تحریک سے سیلان الرحم ہو گا تو فوراً آرام آ جائے گا۔ ورنہ مریضہ کو فائدہ کی بجائے تکلیف بڑھ جائے گی یا چند دن کم ہو کر پہلے سے بھی زیادہ سیلان کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے سیلان الرحم کیلئے مجربات

ھوالشافی: پھل سپاری، موچرس، گوند کیکر، کمرکس، چینی حسب ضرورت،
ہر ایک ہم وزن،
مقدار خوراک: تمام ادویہ کو باریک کر کے حسب ضرورت چینی ملا کر رکھ لیں،
۳ ماشہ سے ۶ ماشہ،

فرزجہ برائے سیلان الرحم
اقاقیہ، گل انار، پوست کیکر، مازو، سنبل الطیب
ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک: ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔
اندرونی و مقامی استعمال کرنے کے لئے ۶ ماشہ دوا ململ کی ٹاکی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند بار رکھنے سے رطوبت کا اخراج بند ہو جائے گا۔
اور فرج سکڑ کر مثل باکرہ ہو جائے گا۔

پچکاری برائے سیلان الرحم
پھٹکڑی بریاں، مازو بریاں، کتھ سفید، ہر ایک چار ماشہ، پانی ۱۰ چھٹانک۔

تمام ادویہ کو باریک کرکے۔ اچھٹانک پانی میں ڈال دیں اور خوب بلائیں
نیم گرم کرکے پچکاری کریں۔ بعد میں اسی دوا کو پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں
نوٹ:۔ قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات
اعصابی سیلان الرحم کے لئے،

مجربات برائے سیلان الرحم غدی

ہوالشافی:۔ قلمی شورہ، گندھک آملہ سار، ریوند خطائی۔ ہم وزن

مقدار خوراک: سب ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں سے
نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن تین بار ہمراہ کو۔
یا عرق گلاب سے پلائیں۔

افعال اثرات: اعصابی غدی ہیں۔ مولد رطوبات ہے۔ سوزش غدد
تحلیل کرنے خصوصاً غدی لیکوریا۔ جلن رحم۔ سوزش
غشا مخاطی رحم۔ تقطیر بول۔ سیلان الرحم غدی وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخے

ہوالشافی:۔ سہاگہ بریان، ملٹھی، ریوند خطائی، سقمونیا، شیر مدار
۔ تولہ ۔ تولہ ۔ تولہ ۵ تولہ ۲ عدد

تمام ادویہ کو باریک کرکے حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین با

افعال اثرات: اعصابی غدی مسہل ہے۔ اعصاب۔ و دماغ میں کیمیائی
تحریک پیدا کرتا ہے۔ صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کرنے

کے لئے بہترین مسہل ہے۔ غدی کھانسی، سوزشی کھانسی، پیچش، کثرالطمث
سیلان الرحم غدی اور رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش رفع کرنے کے لئے تریاق
صفت دوا ہے۔ پتہ کی پتھریوں کو تحلیل کرکے خارج کرنے کی بہترین دوا ہے

اعصابی عضلاتی ملین

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ، کہاستی، جوکھار، گل سرخ۔
اتولہ اتولہ اتولہ ۳تولہ

مقدار خوراک:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ
دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی۔

افعال اثرات: اعصابی عضلاتی ہیں۔ جسم سے صفرا و حرارت کو بڑی
تیزی سے خارج کرتا ہے۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔
پیشاب کی جلن، سوزش رحم، سیلان الرحم غدی۔ جو جلن سے اخراج
پاتا ہو۔ اور سوزاک کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

یادداشت

یہاں میں اس حقیقت کو واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ قانون مفرد اعضا کی
تحقیق سے پہلے سیلان الرحم جسے عرف عام میں لیکوریا یا پانی آنا کہتے ہیں کو ایک
ہی قسم قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے سیلان الرحم کے جتنے بھی نسخہ جات کتب میں
مل پائے جاتے ہیں۔ سب کے سب مزاجاً خشک اور رطوبات کے اخراج
کو بند کرنے کے لئے تحریر کئے گئے ہیں۔ جو قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی

اعصابی سے عضلاتی غدی میں:

قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق سیلان الرحم کی اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی دو اقسام ہیں۔ اس لئے ہم نے تحریک کے مطابق نسخہ جات تحریر کئے ہیں:
جن میں عضلاتی اعصابی نسخہ جات رطوبات کی پیدائش روک کر سیلان الرحم کا علاج کرتے ہیں۔ اور اعصابی غدی نسخہ جات اعصاب میں تحریک پیدا کر کے رطوبات کی پیدائش بڑھا کر علاج کیا جاتا ہے۔

ورم رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کی سوجن	ورم رحم	میٹرائٹس METRITIS

تعارف عورت اندام نہانی کے اندر بچہ دانی کا بوجھ محسوس کرتی ہے اور اس میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ پیڑو پر بار بار دباؤ دیتی ہے۔

علامات ورم کم بھی ہو سکتا اور ورم شدید بھی۔ شدت خفت کے لحاظ سے علامات میں کافی فرق ہوتا ہے۔

چنانچہ اگر ورم معمولی ہو تو عورت اندام نہانی میں رحم کو پھنسا ہوا محسوس کرتی ہے جس میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ پیڑو کو بار بار دباتی ہے۔
اگر شدید ورم ہو جائے تو فوراً بخار چڑھ جاتا ہے جو ۱۰۲ سے کم نہیں ہوتا۔ پیڑو میں بوجھ گرانی اور درد ہوتا ہے۔ جس کی ٹیسیں کمر اور رانوں تک محسوس ہوتی ہیں۔
اندام نہانی بھی اور شرمگاہ پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے بعض اوقات

پاخانے یعنی دست آنے لگتے ہیں۔ رحم سے لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے جس میں قدرے خون بھی شامل ہوتا ہے۔ چونکہ یہ رطوبت رحم کے ورم سے آتی ہے جب ورم پھوڑے کی طرح پختہ ہو جاتا ہے اس میں پیپ آنے لگتی ہے اور درد و بخار کم ہو جاتا ہے۔
انگلی سے رحم کو چھوا جائے تو سخت درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں ورم رحم کی وجہ سے الٹیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔

یادداشت اگر مریضہ حاملہ ہو تو ورم رحم سے جنین دب کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ یا فوراً حمل گر جاتا ہے

اگر عورت حاملہ ہو تو رحم میں کسی قسم کی سلائی وغیرہ داخل نہ کریں۔

اسباب رحم پر چوٹ لگنا۔ رحم کے اندر صفائی کے لئے یا حیض لانے کیلئے تیز دار رکھنا۔ رحم میں صفائی کے لئے سلائی پھیرنا۔
کثرت مجامعت۔ دقت وضع حمل، یا اسقاط وغیرہ اسباب سے ورم رحم ہو جایا کرتا ہے

ورم رحم اور قانون مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضاء ہر عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب پر غور و فکر کرتا ہے۔ اور یہ جاننا ضروری سمجھتا ہے کہ بیمار عضو کے کونسے مفرد اعضاء تیزی و تحریک میں ہیں۔ اور ان مفرد اعضاء میں تحلیل و تسکین پائی جاتی ہے۔ تاکہ دوران خون مسکن عضو کی طرف کر کے اسے تقویت دی جائے۔ اور محرک عضو میں سے دوران خون کم کر کے اس کی تیزی کو اعتدال پر لایا جائے۔

ہر ایک تولہ تولہ لے کر مکو، کاسنی کے پانی میں پیس کر پیڑو پر لیپ کرائیں۔

فرزجہ:۔ آب مکو، آب کاسنی سبز، آب بارتنگ، آب دھنیا، گل روغن، سفیدی بیضہ مرغ، برابر وزن لے کر ایک برتن میں ڈالیں۔ پھر اس میں ململ کا کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھائیں۔

ھوالشافی:۔ ہلدی، ریٹھا، قلمی شورہ، ہم وزن لے کر باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف، یا عرق مکو۔ کاسنی، پلائیں

محلل ورم رحم غدی

ھوالشافی:۔ گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، تخم کاسنی، تخم خیارین، گاؤزبان گل نیلوفر۔ ہر ایک چھ۔ چھ ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان کر شربت بزوری کے ساتھ پلائیے۔

۔ اگر مریضہ کو قبض شدید ہو تو یہ جوشاندہ ساتھ پلائیں۔

ھوالشافی:۔ تخم سونف، گل سرخ۔ سنا مکی، مغز املتاس۔ ہر ایک چھ چھ ماشہ رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح دو تین جوش دے کر چھان لیں اور نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھدایات:۔ مریضہ کو آرام سے بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں کسی قسم کی حرکت

قانون مفرد اعضاء کے تحت رحم بذات خود غدی جسم ہے اور اس کے اوپر عضلاتی و غدی پردے چڑھے ہوئے ہیں۔

کبھی رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں ورم ہوتا ہے۔ کبھی خود رحم سوزش ناک ہو کر ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب اسلامی میں بھی ورم رحم کی تین اقسام تسلیم کی جاتی ہیں۔ جنہیں ورم حار (غدی) ورم، ورم صلب (عضلاتی) اور ورم بلغمی (اعصابی) کہتے ہیں۔

عام طور پر رحم میں ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ مندرجہ بالا علامات غدی اعصابی ورم رحم کی ہیں۔ ان کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک کی غذا و دوا سے ممکن ہے۔

رحم کے اعصابی پردہ کے سوزش ناک ہونیکی علامات

رحم کے اعصابی پردہ میں ورم سوزش شاذ و نادر ہوا کرتی ہے لیکن اگر ہو جائے رحم سے سفید پانی زکام کی طرح بکثرت آنے لگتا ہے۔ رحم میں آرام کرنے لیٹنے اور مڑتے وقت تکلیف زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ رحم کے اندر سکون محسوس ہوتا ہے البتہ رحم کے اوپر والے حصہ میں بوجھ درد محسوس ہوتا ہے۔

چونکہ رحم کے پردہ میں سوزش ورم ہوتا ہے اس لئے غدی سوزش کی نسبت رحم کا حجم زیادہ نہیں بڑھتا۔ اسی وجہ سے خروج الرحم کی علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں نبض سست چلتی ہے، قارورہ سفید آتا ہے، پاخانہ کی قبض شاذ و نادر ہوتی۔

ذکرنے دیں۔ پیٹو پر ریت گرم یا کسی دوا کا لیپ کرکے ٹکور کرائیں۔ رحم میں نیم کے پتوں کا جوشاندہ کی پچکاری کریں تاکہ اندام نہانی اور رحم میں ٹکور ہو اگر درد زیادہ ہو تو اس جوشاندہ میں دو تین رتی افیون یا پوست خشخاش چھ ماشہ شامل کریں تاکہ درد میں فوراً سکون ہو۔

اگر مریضہ طاقتور ہو تو رانوں کے اندر کی طرف چند جونکیں لگائیں تاکہ جمع شدہ خون کم ہوکر ورم کم ہو جائے

اگر قبض شدید ہو اور مذکورہ بالا جوشاندہ سے قبض نہ رفع ہو تو انیما کرائیں غذا کا خاص خیال رکھیں۔

صبح :۔ مکھن بادام یا گلقند یا مربہ گاجر کھلائیں۔ اور عرق سونف یا مکو کاسنی کا عرق نیم گرم کرکے کھلائیں

دوپہر :۔ مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکاکر کھلائیں۔

شام :۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں۔ ورنہ مربہ گاجر یا گلقند کھلائیں

ورم گردن رحم

مارف یہ ورم رحم کے صرف نچلے حصہ منہ اور گردن میں ہوا کرتا ہے۔ اکثر عورتوں کو یہی ورم ہوا کرتا ہے۔ اور یہی اکثر رحم کے غدی پردہ کا ورم ہوا کرتا ہے

علامات :۔ پیڑو اور کمر میں ہر وقت تکلیف ہوتی رہتی ہے اور چلنے پھرنے جھکنے اور کھڑا ہونے پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ فم رحم میں تددسے سختی اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے

حیض کے دنوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً جماع کے وقت شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بعض دفعہ عورت درد کے خوف سے جماع سے گھبراتی ہے۔ فم رحم تنگ ہو جاتا ہے جس وجہ سے منی اور جراثیم منویہ داخل رحم نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہو جاتی ہے اور اولاد سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتی ہے۔

اسباب رحم پر چوٹ لگنا، رحم ٹل جانا۔ رحم کا منہ شق ہو جانا، وضع حمل یا اسقاط حمل میں بے احتیاطی۔ سوزاک۔ کثرت مباشرت۔

مریضہ کو آرام کرنے کی ہدایت کریں، مجامعت سے پرہیز کریں۔

علاج پیڑو پر ٹکور کرائیں۔

ورم گردن رحم کے علاج میں وہ تمام نسخہ جات استعمال میں لا سکتے ہیں جو ورم رحم کے لئے تجویز کئے گئے ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم گردن رحم کے لئے بے حد مفید ہیں۔

ورم رحم یا ورم گردن رحم کے لئے ایک مفرد دوا ہے جو تریاق سے کم نہیں ہے یہ مفرد دوا ریوند خطائی ہے

جب بھی ایسی تکلیف میں مبتلا کوئی عورت ہو اسے ایک ماشہ سے ۲ ماشہ ریوند خطائی کا سفوف عرق مکو، کاسنی سے کھلائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں ہی ورم ختم ہو جائے گا۔

غذا :۔ غذا کا خاص خیال رکھیں۔ اعصابی محرک غذا کھلائیں اللہ شفا دے گا

انبساطِ رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناف کا بڑھ جانا	انبساط رحم	SUBINVOLATION OF THE
رحم کا پھولا رہنا	عظم رحم	UTERUS

تعریف
وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد رحم کا فی وزن اور حجم ہوتا ہے ۔ طبعی وضع حمل کے وقت اکثر رحم کا وزن ۱۲ چھٹانک ہوتا ہے جو بچہ پیدا ہونے کے تقریبا چالیس روز تک سکڑ کر نصف چھٹانک سے پونا چھٹانک رہ جاتا ہے ۔

وضع حمل کے بعد رحم

اگر ایک چھٹانک سے بڑا رہ جائے تو اسے سستی رحم یا انبساط رحم کہتے ہیں ۔

یادداشت
بانجھ عورت یا ایسی عورت جس نے بچہ نہ جنا ہو اس کے رحم کی نسبت بچہ جننے والی عورت کا رحم قدرے بڑا رہ جایا کرتا ہے

علامات
پیڑو میں ہلکا پھلکا پن ہونے کی بجائے بوجھ محسوس ہوتا ہے پیٹ بھی بڑھا ہوتا ہے ۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دوبارہ حمل ہو گیا ہو گا ۔ انگلی سے رحم ٹٹولنے سے سخت معلوم ہوتا ہے اور اندام نہانی کی طرف زیادہ ہوتا ہے ۔ حیض بے قاعدہ یعنی کبھی زیادہ کبھی کم آتا ہے ۔

اسباب
انبساط رحم کا سب سے بڑا سبب وضع حمل کے بعد آنول وغیرہ کے صحیح طور پر خارج نہ ہونا اور اس کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جانا ہوتا ہے

جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے دوران رحم میں کھینچتی رہتی ہے جس سے اس کا وزن و حجم کم نہیں ہوتا ۔

رحم میں رسولی پیدا ہونا ، بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھ دن آرام کرنے کی بجائے کام کاج میں مشغول ہو جانا ۔ جس سے رحم اپنی اصلی وضع سے ٹل جاتا ہے ۔ اور مختص کر بے چین رہتا ہے اور سکڑ نہیں سکتا ۔ بار بار حمل ہونا ۔ رطوبات بڑھنا

علاج
جیسا کہ انبساط رحم کے سبب میں بتایا گیا کہ وضع حمل کے وقت آنول وغیرہ کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جاتے ہیں جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے رحم کی طرف دوران خون کھینچتا رہتی ہے جس وجہ سے رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا ۔

لہٰذا اگر واقعی رحم میں آنول وغیرہ کے ٹکڑے موجود ہوں تو پہلے بذریعہ عمل جراحی خارج کرنا چاہئے تاکہ رحم ان کی ایذا و تکلیف سے سکون حاصل کرے ۔

اگر رحم اپنی اصلی وضع و قیام سے ٹل گیا ہو تو دائی اسے اصلی وضع پر لانے کی کوشش کرے ۔

اگر عضلات رحم کی سستی سے یا کمزوری سے رحم ٹل گیا ہو تو حالسات و قابضات کے فرزجے رکھائیں ۔

اگر کمی خون اور کمزوری کی وجہ سے ایسا ہو تو فولاد کے مرکبات یا مولد خون اغذیہ اور ادویہ کھلائیں ۔

عام طور پر انبساط رحم ۔ رحم کے اعصاب میں تحریک قائم رہنے سے ہوا کرتا ہے جس سے عضلات رحم پھولے رہ جاتے ہیں اور ان میں سکیڑ پیدا نہیں ہوتا ۔ لہٰذا وضع حمل کے چند دن بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی تحریکی

رحم کے عضلاتی پردہ کے سوزش ناک ہونیکی

علامات

رحم کے عضلاتی پردہ میں بھی شاذونادر ورم ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوجائے تو اکثر رحم کا بیرونی حصہ پھٹ جاتا ہے۔ ہر وقت شوخ سرخ خون بہتا رہتا ہے۔ اگر ابتدائی حالت میں ورم ہو تو رحم کا بیرونی حصہ سخت ہوتا ہے درد بھی بہت شدید ہوتا ہے یعنی گرم ٹکور سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ رحم میں بے حد خشکی ہوتی ہے بعض دفعہ مریضہ رحم پر خارش محسوس کرتی ہے۔

علاج

رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں سے کسی ایک پر ورم محسوس ہو تو اس کے مطابق غذا دوا تجویز کریں۔

مثلاً اعصابی ورم رحم ہو تو عضلاتی غذا دوا مریضہ کو کھلائیں۔ فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

اگر رحم کے عضلاتی پردہ میں ورم ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ فوراً شفا ہوگی۔

اگر خود رحم سوزش ناک ہو تو فارماکوپیا کے اعصابی غدی اعصابی عضلاتی غذا دوا تجویز کریں۔

ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی کھا سکتے ہیں۔

ھوالشافی: ۔ آرہ جو۔ تخم خطمی ، رسوت ۔ صندل سرخ ۔ مغز املتاس ۔

غذا دوا کھلائیں۔ جو مقوی حلوے یا مقوی غذائیں وضع حمل کے بعد بنا کر کھلاتے ہیں۔ وہ سب کی سب عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں۔ جن سے رحم کے عضلات سکڑ کر رحم کو اصلی حالت پر لے آتے ہیں

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی نسخہ جات انقباض رحم کے لئے بے حد مفید ہیں۔

انقباض رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کا چھوٹا ہونا،	صغر الرحم ،	SUPER ONVELUTION OFTH UTERUS.

تعارف عام حالت کی نسبت رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے، اسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں۔

علامات رحم کے سکڑ جانے سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے جس سے حیض آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو پیڑو خالی خالی معلوم ہوتا ہے۔ رحم اندام نہانی سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ جس سے لذت جماع ختم ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی نسوانیت پر بھی بہت فرق آجاتا ہے۔

اسباب طبی کتب میں رحم کے سکڑنے کے اسباب کا کوئی سبب نہیں بتایا گیا البتہ قانون مفرد اعضاء اس کے کیفیاتی مادی اور عضوی اسباب پر مکمل روشنی ڈالتا ہے۔

لہٰذا یہاں قانون مفرد اعضاء کے تحت انقباض رحم کا اصولی علاج اور نسخہ جات لکھ رہا ہوں۔

قانون مفرد اعضا اور انقباض رحم

قارئین جیسا کہ پچھلے صفحات میں تحریر کر آیا ہوں کہ رحم بذات خود غدی جسم رمادہ کا بنا ہوا ہے جب کسی سبب سے رحم میں مشینی تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو رحم اپنے اندر کے فضلات نکالتے ہوئے اپنے جسم کے اصلی اجزاء بھی نکال دیتا ہے جس سے رحم کا جسم بہت چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا میں رحم کے سکڑنے کے اس سبب کو عضوی سبب کہتے ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی سے گرمی تری شامل ہیں۔

علاج چونکہ رحم کے سکڑنے کے عضوی اسباب رحم کے غدد دغشائے مخاطی میں شدید تحریک میں لہذا علاج کیلئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا کھلائیں۔ تاکہ ایک طرف رحم کے غدد میں تحلیل ہو جائے اور عضلات میں تسکین ہو کر رحم اصلی حالت میں آجائے۔

تریاق انقباض رحم

ھو الشافی:- ریوند خطائی، ہلدی، سہاگہ، گل سرخ۔ ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک پیس لیں - ۲۰۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ یا عرق سونف استعمال کرائیں۔

فرزجہ رحم ریوند خطائی، ہلدی، روغن زیتون، پاگھی دیسی،
۱ تولہ ۱ تولہ ۵ تولہ ۵ تولہ

تمام ادویہ کو ملا کر محفوظ کر لیں۔ بد دوا میں ململ کی ٹاکی تر کر کے رحم کے اردگرد لگوائیں اور ٹکور کرائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رحم اصلی حالت پر آجائے گا۔

انقلاب رحم

انگریزی نام	طبی نام	اردو نام
PROLOPSUS-UTRI	انقلاب رحم، نتو رالرحم	رحم کا باہر نکل آنا

تعارف رحم کے اندام نہانی میں اتر آنے کو انقلاب رحم کہتے ہیں۔

یادداشت حقیقت میں انقلاب رحم سے مراد رحم کی اندرونی سطح باہر اور بیرونی سطح اندر ہونے کا نام انقلاب رحم ہے لیکن اگر رحم باہر کسی بھی شکل میں نکلے تو اسے انقلاب رحم ہی کہتے ہیں

علامات رحم اندام نہانی میں اتر آتا ہے اور پھنس جاتا ہے۔ مریضہ کیلئے چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رحم نیچے اتر آنے کی وجہ سے مثانہ پر دباؤ بڑھ جاتا ہے جس سے مثانہ میں زیادہ مقدار میں پیشاب جمع نہیں ہو سکتا ہے لہذا جتنا بنتا ہے تھوڑی دیر بعد اس کے خارج کرنے کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے یعنی پیشاب جلد جلد آتا ہے۔ کبھی رحم اندام نہانی سے باہر اتر آتا ہے۔ اس وقت مقعد اور مثانہ پر بھی سخت دباؤ پڑتا ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔

اسباب وضع حمل کے وقت بچہ کو کھینچ کر نکالنا۔ آنول کھینچنا ایسے عضلات کا ڈھیلا پڑ جانا جو رحم کو اوپر کھینچ کر رکھتے ہیں رحم کے اندر سوزش ورم ہو جانا۔

علاج اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں اگر وضع حمل کی بے احتیاطی سے ہو تو مریضہ کو آرام سے لیٹائے رکھیں۔ پائنتی سرہانے کی نسبت اونچی کر دیں۔

اگر رحم باہر آگیا ہو تو اسے ہلدی ۱ تولہ اور دیسی گھی ۵ تولہ کو نیم گرم کر کے رحم کو چپڑ کر آہستہ سے اندر کر دیں اور گیند کی شکل کا کپڑا ریشم کا اندام نہانی پر رکھائیں۔ اور درج ذیل اشیاء کا سفوف پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں اگر رحم ابھی باہر ہو تو انہیں اشیاء کے جوشاندہ سے دھو دیں۔

ھوالشافی :- اقاقیہ، گل نار، مازو، پھٹکڑی۔ ہم وزن۔

سب ادویہ پیس کر فرزجہ کرائیں اور انہیں ادویہ کے جوشاندہ سے رحم کو دھوئیں۔ چند بار فرزجہ لگانے اور دھونے سے خروج رحم درست ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بوقت ضرورت کھلا سکتے ہیں۔ قبض ہو تو عضلاتی مسہل کھلائیں۔

غذا عضلاتی کھلائیں

مثلاً صبح انڈا فرائی، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلائیں اور قہوہ لونگ دارچینی پلائیں دوپہر :- کوئی گوشت۔ چنے کی دال مسور کی دال، ٹماٹر بینگن کا سالن چنے کی روٹی سے کھلائیں شام :- دوپہر کا سالن، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں۔

پرہیز :- اعصابی غذا و دوا سے پرہیز کرائیں۔

اٹھرہ

تعارف بچوں کی مشہور معروف مرض ہے جس سے ننھے بچے پیدائش کے آٹھ گھنٹے، آٹھ دن، آٹھ مہینے اور آٹھ سال بعد مر جاتے ہیں۔

بانجھ پن کی طرح اٹھراہ بھی نہ کوئی مرض ہے اور نہ ہی کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جو مرد و عورت دونوں میں پائی جاتی ہے۔

حقیقت میں یہ حالت ماں باپ کی طرف سے بچوں میں منتقل ہوا کرتی ہے جس کو بچے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے آٹھ سال کے اندر ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ اس حالت کا اس وقت علم ہوتا ہے جب دو چار بچے آٹھ سال کے اندر مر جاتے ہیں۔

جونہی اس حالت کا پتہ چلتا ہے تو مرد و عورت پریشان رہنے لگتے ہیں کیونکہ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس کا علاج ادویات سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا تعلق جن بھوت اور سایہ کے ساتھ ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ جن بچوں پر جن بھوت کا اثر ہو ان پر تعویذ گنڈوں کا بھی اثر نہیں ہوتا۔

یہاں یہ تصور بھی پختہ ہوتا ہے کہ اٹھراہ کی حالت صرف بچوں پر ہی نہیں اور ان کے والدین کا اس حالت میں حصہ دار تصور کرنا تو درکنار سوچنا بھی برا خیال کیا جاتا ہے جو حقیقت کے خلاف ہے

حقیقت اٹھراہ سے ناواقف لوگ

اگر تفصیل سے تحقیقات کی جائے کہ اس خیال میں صرف جاہل لوگ ہی شامل ہیں یا پڑھے لکھے لوگ بھی اس کا شکار ہیں۔
تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس مکروہ خیال سے کوئی طبقہ محفوظ نہیں ہوا

جاہل لوگوں میں ایسے خیالات تو پائے ہی جاتے ہیں لیکن معلومات حاصل کرنے سے پتہ چلا کہ ان میں معمولی تعلیم یافتہ کیا بی اے ایم تک تعلیم یافتہ بلکہ پروفیسر اور پرنسپل قسم کی عورتوں کو بھی جاہل و بے علم عورتوں کے نہ صرف ہم خیال پایا گیا ہے۔ بلکہ ان ہی کی طرح تعویذ گنڈے جادو ٹونے جھاڑ پھونک اور دم درود کراتے دیکھا ہے صرف انتہائی تعلیم یافتہ عورتوں پر ہی منحصر نہیں بلکہ ان کے انتہائی پڑھے لکھے انگلینڈ ریٹرنڈ مردوں کو اس چکر میں مبتلا دیکھا۔ جب ان کے دوست مزاق اڑاتے ہیں اور ان کو زن مرید کہتے ہیں تو وہ پریشان رہتے ہیں۔

طبی کتب میں اٹھراہ کا ذکر تک نہیں

بڑی بڑی طبی کتب اٹھا کر دیکھ لیں سب کی سب اٹھراہ کے ذکر سے خالی ہیں۔ بلکہ کسی مرض کی علامت کے طور پر بھی اس کا ذکر نہیں کیا گیا فرنگی میڈیکل کتب بھی اس حالت کے ذکر سے خالی ہیں۔

حقیقت اٹھراہ

استاد صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اٹھراہ کے متعلق اپنی تحقیقات لکھتے ہیں:
"میری تحقیقات یہ ہیں کہ اٹھراہ کی حالت ان خاندانوں میں پایا جاتا ہے جن میں مرض سوزاک کا اثر ہوتا ہے یا سوزاک کی مادہ پایا جاتا ہے یا سوزاک یا عوارضات پائے جاتے ہیں۔ یہ اثر باپ کی طرف سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اول بیوی پر اثر ہوتا

ہے اور اس میں سوزاک یا ایسے عوارضات پیدا ہوتے ہیں جیسے کے ساتھ ہی اس پر اٹھرہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔
ایسے میاں بیوی کی اولاد اول تو تندرست پیدا نہیں ہوتی اور اگر تندرست پیدا ہوتی ہے تو جلد مر جاتی ہے۔
اگر کوئی انتہائی جدوجہد سے بچ جاتی ہے تو آئندہ نسلوں میں اٹھراہ کا مرض لازم ہو جاتا ہے گویا اٹھراہ ایسی صورت ہے جو سوزاک کی مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔

خاص نکتہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اٹھراہ میں عورتوں کے اندر خرابی پائی جاتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتوں میں خرابی مردوں کی طرف سے آتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کے علاج میں لازمی امر ہے کہ ان کے مردوں کا بھی معائنہ کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ اٹھراہ کی حالت مرد یا اس کے خاندان کی طرف سے تو نہیں آئی اس صورت میں عورتوں کے ساتھ مردوں کا علاج بھی ضروری ہے۔

علامات:۔

"ایسی عورتوں کا جب بار بار مطالعہ کیا گیا تو ان میں خاص اقسام کی علامات پائی گئیں۔ مثلاً پیشاب میں جلن اور تنگی، ہاتھ پاؤں کا جلنا، تلوں میں ایسی جلن جیسے وہاں پر زخم ہوں۔ اکثر قبض اور خشکی۔ پیٹ پر رحم کے گرد اگرد جیسے کسی نے پٹی باندھ کر جکڑ دیا ہو۔ بعضوں کو خارش وپھنسیاں اور پھوڑے منہ پر دانے۔ گلے میں زخم۔ دائمی نزلہ۔ آنکھوں میں دائمی جلن۔ بعضوں کے پیٹ میں باؤ گولا۔ اختناق الرحم کے دورے۔ طبیعت میں غصہ تیزی اور کسی کی بات برداشت نہ کرنا۔ اکثر ہر شخص اور گھر بار سے ناراض رہنا یہاں تک کہ کسی بچہ سے بھی پیار مشکل سے آتا ہے

بچے جو پیدا ہوتے ہیں اکثر ظاہراً تندرست پیدا ہوتے ہیں پھر رفتہ رفتہ سوکھنے لگتے ہیں بعض پیدائش کے وقت سے ہی مریض ہوتے ہیں، جسم پر دانے چھنیاں زخم خاص طور پر پیروں کے اور گر جلدی بگاڑ۔ بعض بچوں میں سوزاک کی علامات بھی دیکھی گئی ہیں ایک عورت کے بچے جب پیدا ہوتے تھے۔ تو آنکھوں سے اندھے ہوتے تھے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آنکھوں میں بالکل سیاہی پھیلی ہوئی ہوتی تھی۔ بعض بچے پیدائش کے وقت بالکل تندرست ہوتے تھے مگر تین دن بعد ان کی آنکھوں میں سیاہی پھیل جاتی تھی اور وہ اندھے ہو کر مر جاتے تھے۔

میں نے جب اس عورت کا علاج کیا۔ تو اس کا مرض دور ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی کرم سے بچے تندرست پیدا ہونا شروع ہو گئے اور زندہ بھی رہتے تھے۔

بعض بچے تو ایسے گلے سڑے ہوتے تھے جیسے گندھا ہوا آٹا۔ اور اس میں سے سخت بو آتی تھی۔ غرض انتہائی خرابی خون کے بچے بھی پائے گئے ہیں۔

ان عورتوں کے خاوندوں سے علیحدگی میں جب استفسار کئے گئے تو پتہ چلا کہ بعض عورتوں میں مواصلت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا جسم کسی جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہے۔

بعض دفعہ عضو مخصوص پر دانے نکل آتے ہیں جلن دائمی صورت اختیار کر لیتی ہے عورتوں کے جسم میں رطوبات کی کمی یا بالکل خشک ہونے کی شکایات۔ ایسی عورتیں گویا انتہائی گرمی اور سردی کا مجموعہ ہوتی ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر عورت میں سب علامات پائی جائیں کسی میں کچھ کسی میں کچھ علامات پائی جاتی ہیں لیکن جب ان پر غور کیا جائے گا تو تمام ملتی جلتی پائی جائیں گی۔

علاج

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ چونکہ اٹھرا کی حالت والدین کی طرف سے بچے میں منتقل ہوتی ہے اور والدین سوزاک یا سوزاکی مادہ کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ بچے میں بھی سوزاکی مادہ اور اس کی علامات واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔

لہٰذا والدین اور بچے کا علاج سوزاک اور غدی تحریک کے تحت کرنا چاہئے یعنی انہیں اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں انشاء اللہ اگر بچہ زندہ ہے تو وہ علاج سے تندرست ہو کر لمبی عمر پائے گا اگر والدین زندہ ہیں تو انہیں بھی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا اور دوا کھلائیں تاکہ آئندہ پیدا ہونے والے بچے تندرست پیدا ہوں۔

استاد صاحب نے جو نسخہ اٹھرہ کے لئے تحریر کیا ہے وہ یہ ہے۔

نسخہ سرمہ سیاہ، ریٹھا، دونوں کو ہم وزن ملا کر حب بقدر مونگ تیار کر لیں۔ خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح شام بعد از غذا ہمراہ ایک گلاس دودھ کے ساتھ۔

غذا میں دودھ گھی اور سبزی گوشت کا استعمال زیادہ رکھیں، روٹی چاول برائے نام البتہ گھی سے تر بہ تر حلوہ یا دلیا زیادہ مفید ہے لیکن اگر شدید بھوک نہ ہو تو صرف پھل دودھ اور چائے کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی :۔ ریوند خطائی ۱ تولہ، قلمی شورہ ۱ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ، تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کریں۔

ایک ایک ماشہ دن میں دو بار ہمراہ گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈال لیا ہو۔

غذا اوپر والے نسخہ والی درست ہے۔

اولاد نرینہ نہ ہونا

بعض والدین کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نرینہ اولاد کو ترستے ہیں ایسے گھروں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جونہی وضع حمل ہوا اور دائی نے لڑکی کی بشارت دی فوراً گھر میں کہرام مچ گیا ماں باپ روتے ہیں اور ٹھنڈی سسکیاں بھرتے ہیں۔ اسی طرح بعض خاندانوں میں لڑکی کی صورت دیکھنا نصیب نہیں ہوتی ان کے ہاں لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں۔

ماہرین فن طب نے اس مسئلہ کو لاینحل سمجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے تحقیقات جاری رکھیں آخر کار وہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ان میں استاد الحکماء حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنی مایہ ناز کتاب، تحقیقات المجربات میں لکھا ہے کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں یا لڑکے ہی لڑکے پیدا ہونا ایک قسم کی بیماریاں ہیں ان کا علاج ممکن ہے انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ نہ صرف ایک معالج حسب منشا اولاد پیدا کر سکتا ہے بلکہ اس کے تجربات اتنے وسیع ہونے چاہئیں کہ وہ حاملہ عورت کی نبض دیکھ کر بتا سکے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

یادداشت

1

قارئین یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے رسالوں اور کتب میں اکثر حسب نرینہ کا اشتہار دیا کرتے ہیں اس اشتہار پر بعض لوگ اعتراض

کرتے ہیں کہ لڑکا، لڑکی دینا خدا کا کام ہے جسے خدا چاہے لڑکا دے جسے خدا چاہے لڑکی دے اس معاملہ میں کوئی دخل انداز نہیں ہو سکتا۔

اعتراض کا جواب

اس قسم کا اعتراض کرنے والوں میں ان پڑھ، پڑھے لکھے، عالم فاضل سبھی شامل ہیں۔ ان کا اعتراض اپنی جگہ بجا ہے۔ واقعی خدا قادر مطلق ہے۔ اس کی منشا اور قدرت کے بغیر کوئی پتا نہیں حرکت کر سکتا۔

لیکن خداوند تعالیٰ نے انسان کو کچھ اختیارات بھی دیئے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے تحت کام کر کے فلاح پا سکتا ہے۔ اور منشاء اور رضا کے تحت خلاف ورزی کر کے نقصان اٹھا سکتا ہے۔

اولاد نہ ہونا

جس طرح یہ حقیقت مسئلہ ہے کہ اولاد نہ ہونا ایک مرض ہے۔ یعنی مرد یا عورت کے اندرونی نقص کی وجہ سے بعض دفعہ اولاد نہیں ہوتی جس گھر اولاد نہیں ہوتی وہ گھر ویران۔ میاں بیوی مایوس اور اپنا وارث نہ پا کر بجھے بجھے رہتے ہیں۔ شادی بیاہ کے وقت ان کی حالت مایوس کن ہوتی ہے۔ بعض عورتیں مایوسی کی وجہ سے بیمار رہنے لگتی ہیں حقیقت میں ان کی بیماری اور مایوسی اور نا امید رہنے کا سبب صرف اولاد نہ ہونا ہے یعنی اولاد نہ ہونا بھی بیماری ہے جس کا علاج ضروری ہے۔ جب ایسے گھروں میں اولاد ہو جاتی ہے تو وہ گھر روشن اور خوشیوں کے گھر بن جاتے ہیں۔

لڑکا نہ ہونا

جن گھروں میں لڑکیاں تو پیدا ہوتی ہیں لیکن لڑکا نہیں ہوتا ان کی خوشیاں ادھوری ہوتی ہیں۔ عورتیں خصوصاً بے حد متاثر ہوتی ہیں۔ ایسی عورتیں اولاد نرینہ کے حصول کے لئے پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں تعویذ گنڈے ہمیشہ لیتی رہتی ہیں۔ ہر قسم کے ٹونے ٹوٹکے کرتی ہیں یہ سب اس لئے کرتی ہیں کہ اولاد نرینہ نہ ہونا بذات خود ایک بیماری ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور مرد و عورت کا مزاج

قانون مفرد اعضاء جہاں ہر غذا و دوائے کا مزاج مقرر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح قانون مفرد اعضاء نے مرد و عورت کا مزاج بھی مقرر کیا ہے۔ مرد کا مزاج خشک گرم اور عورت کا مزاج گرم تر مقرر کیا ہے۔ اسی مزاج کی وجہ سے مرد اور عورت افعال اثرات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً مرد خشک مزاج ہونے کی وجہ سے جنگجو جفاکش نڈر بہادر۔ نامساعد حالات میں نہ گھبرانا اور ڈٹے رہنا۔

اس کے برعکس عورت صنف نازک ہونے کی وجہ سے کمزور۔ خون بہانے سے نفرت اور خوف کے جذبات کا اظہار کرنا۔ نامساعد حالات میں گھبرا جانا۔ گھر میں معمولی تنازعہ کو برداشت نہ کرنا۔ اولاد نہ ہونے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہونے پر افسردہ اور مایوس رہنا بلکہ بیمار ہو جانا۔ حالانکہ اس کا خاوند بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کا خاوند خشک مزاج ہونے کی وجہ سے ان حالات سے نہیں گھبراتا

البتہ اگر عورت میں خشکی کے اثرات بڑھنے شروع ہو جائیں تو ان کے پستان

سکڑ جاتے ہیں آواز بھاری ہو جاتی ہے مردوں کی طرح بولتی ہیں بعض جگہ خود کھیتی باڑی تک کرنے لگتی ہیں یہ سب کچھ مزاج کی وجہ سے ہے۔ اس کے برعکس جن مردوں میں تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں وہ بالکل عورتوں کی طرح بولنا شروع ہو جاتے ہیں اور حرکات و سکنات عورتوں کی طرح کرتے ہیں وغیرہ یہ سب کچھ ان کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے

نطفہ یا جنین پر مزاج کا اثر

یہ حقیقت ہے کہ گرم منی یا جنین کے بغیر رحم مادر میں حمل قائم نہیں ہو سکتا اور یہی گرم منی یا جنین نشوونما پا کر رحم مادر سے لڑکا یا لڑکی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے مشاہدات و تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حمل کے قائم ہونے (گرم منی کے رحم میں آنے) کے آٹھ ہفتے یعنی تقریباً ساٹھ دن بعد جنین کے جنسی اعضاء بنتے ہیں۔ اگر حمل کو قائم ہوئے ساٹھ دن ہو چکے ہیں۔ تو اگر ان دنوں کے دوران عورت کے رحم و جسم میں خشکی کے اثرات بڑھا دیئے جائیں تو نوے فیصد اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اولاد نرینہ کے لئے جتنے نسخے یا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں ان کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ مثلاً ہم اولاد نرینہ کے لئے جو نسخہ دیتے ہیں اس کے تمام اجزاء خشک اور رطوبات سے خالی ہیں۔

نرینہ اولاد کے پیدا ہونے میں حکمت الٰہی

محققین نے رحم کے اندر دو ماہ تک کے جنین میں جنسی اعضاء نہیں دیکھے۔ بار بار کے تجربات سے بات ثابت ہوئی ہے کہ حمل کے تیسرے ماہ میں جنین کے جنسی اعضاء بنتے ہیں اگر اس موقع پر رحم میں خشکی یا تری کے اثرات بڑھا دیئے جائیں

قوانین غشائی کے تحت زیادہ پیدا کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر حمل کے دوران بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء استعمال کرائی جائیں تو اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں، اس کے برعکس اگر اعصابی غدی یا غدی اعصابی ادویہ اغذیہ استعمال کرائی جائیں تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اولاد نرینہ کے لئے تدابیر

اولاد نرینہ کے لئے مریضہ کو جو تدبیر بتائی جاتی ہے وہ روزے رکھنا ہے جو تقریباً ایک ہفتہ یا دس دن تک رکھائے جاتے ہیں کون نہیں جانتا کہ اس سے خشکی بڑھ کر رطوبات میں کمی ہوتی ہے۔ جونہی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے فوراً اس کا اثر جنین پر پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نر کا مزاج حاصل کر کے لڑکے کی صورت میں پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں میں لڑکیاں پیدا کرنے کی تدابیر و نسخے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب

اس سوال کا جواب بھی قانون مفرد اعضاء ہاں میں دیتا ہے۔ مثلاً جب مزاج کے اثرات جنین پر ڈالے جا سکتے ہیں۔ تو جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں کی عورتوں کے حمل کے ساٹھ دن بعد اگر گرم تر اغذیہ

ادویہ اشیاء کھلائی جائیں۔ اور گرم تر ماحول میں رہنے پر مجبور کیا جائے تو ہمارا شاہدہ ہے کہ ایسی عورتوں کے جنہیں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں تو لازمی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلانے اور گرم تر ماحول میں عورت کو رکھنے سے ضرور لڑکی پیدا ہوا کرتی ہے۔

حب نرینہ

ھو الشافی ، مور کے پر کی ٹکی ۳ عدد، مازو بغیر سوراخ ۲ تولہ، تخم بجھنگ ۱ تولہ گڑ پرانا ۲ تولہ، مشک خالص ۸ رتی، ست مازو ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری سب کو خوب باریک پیس کر جنگلی بیر برابر گولیاں تیار کریں۔ مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے نر بچہ جنا ہو مجبوری کی صورت میں لونگ دارچینی کے قہوہ سے دیں صبح دوائی کھانے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں پھر دوائی کھائیں۔

موقع استعمال حمل کے تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں شروع کریں پندرہ دن باقاعدہ پرہیز کے ساتھ کھلائیں، غذا اور پرہیز پورا تیسرا مہینہ جاری رکھیں اگر یقینی کامیابی چاہتے ہیں تو حمل ہونے سے پہلے یا حمل کا پتہ لگتے ہی صرف غذائی علاج شروع کر دیں، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا، تیسرے مہینے کے شروع میں حب نرینہ کھلائیں۔

غذائی علاج

صبح:۔ مربہ آملہ۔ مربہ ہرڑ۔ مونگ پھلی کشمش۔ انڈے۔ بھنے چنے، چھوہارے۔ دہی لسی۔ فروٹ چاٹ۔ دہی بھلے، لونگ دارچینی کا قہوہ

دوپہر:۔ کوئی گوشت انڈے کریلے مچھلی آلو گوبھی، بینگن اچار، پالک سرسوں کا ساگ پیاز لہسن، سرخ مرچ پکوڑے، دال چنے، سرکہ، نمک، چنے کی روٹی۔

رات:۔ کوئی پھل یا دوپہر والا سالن کھاکر لونگ، دارچینی کا قہوہ۔۔ پھل، سیب، مالٹا، کنو، جامن، فالسہ، انگور بخارہ، انار ترش، لیموں کی سکنجبین، انناس، آڑو، املی، آلو بخارہ کا پانی،

پرہیز:۔ دودھ، بالائی، مکھن، برفی، حلوہ گاجر، سوجی کا حلوہ، بادام، مربہ گاجر، مربہ سیب مولی گاجر، شلغم، ٹینڈے، توری، کدو، پیٹھا، بھنڈی توری، اروی، چاول، آئس کریم، قلفی وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ حصول حمل کے چوتھے مہینے تک۔ اس کے بعد ہر قسم کی غذائیں کھائی جاسکتی ہیں

مُعین حمل

ہوالشافی:۔ پیپل کی ڈاڑھی ۳ تولہ، برادہ ہاتھی دانت ۳ تولہ، تخم شونگی ۱ تولہ، ناگ کیسر ۱ تولہ،

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک پیس لیں، بس تیار ہے

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ ہمراہ قہوہ دن میں تین بار سات روز تک بعد از فراغت حیض۔

افعال و اثرات:۔ یہ عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی رحم ہے

اس کے استعمال سے اوّل تو پہلے ماہ ورنہ دوسرے یا تیسرے ماہ انشاءاللہ ضرور حمل ہو جاتا ہے اس نسخہ میں کمال یہ ہے کہ اس سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے، اگر حمل ہو تو حمل کے دوسرے ماہ کے خاتمہ پر یا تیسرے ماہ کے شروع میں دینے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر اس نسخہ میں رحم خرگوش خشک کردہ ایک تولہ اور کستوری تین ماشہ کا اضافہ کردیا جائے تو نہایت قوی الاثر ہو جاتا ہے بلکہ بانجھ پن کو دور کرنے کی اکسیر بن جاتی ہے۔

اکسیر مُعین حمل

ھوالشافی:۔ قلب الحجر اصلی لے کر باریک پیس لیں،

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ ہمراہ قہوہ بعد از فراغت حیض سات روز تک دیں۔

تو انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ پہلے مہینہ ہی حمل ہو جاتا ہے۔ اس میں کمال یہ ہے کہ اسقاط حمل کی عادی مریضہ کو شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

سفوف مُعین حمل المعروف سفوف شرما

ھوالشافی:۔ کنڈیاری سفید گل والی ۱ تولہ، زیرہ سیاہ اصلی ۱ تولہ، ڈاڑھی پیپل ۱ تولہ،

ترکیب تیاری :- سب کو باریک پیس لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو

افعال اثرات :- یہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا معین حمل ہے اس کے استعمال سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ بعد از فراغت حیض صرف تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے جو نرینہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے شو بدل جاتی ہے اور ہمیشہ کے لڑکے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد چند دن تک کھلایا جائے تو عمر بھر کیلئے سو تبدیل ہو جاتی ہے۔

نوٹ :- اگر معین حمل کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو تو بعد از فراغت حیض کھلائیں اور اگر اولاد نرینہ کے لئے استعمال کرنا ہو تو حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے پہلے ہفتے میں دیں۔

نرینہ (شو بدلنے کیلئے)

ھوالشافی :- تخم بھنگ سفوف شدہ ایک ماشہ صبح ہمراہ پانی اور تخم شونگی چار عدد بوقت شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ یہ دوائیں حمل کے دو ماہ بعد شروع کریں اور تیسرا مہینہ سالم کھلاتے رہیں تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

جناب ڈاکٹر ہنس راج شرما صاحب فرماتے ہیں کہ میرے اس نسخہ نے تمام ہندوستان میں شہرت حاصل کر لی ہے۔ میں نے اس سے بہت روپیہ کمایا ہے۔ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ اس نسخہ سے لڑکا ہی پیدا

ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے شو تبدیل ہو جاتی ہے۔

بغیر دوا کے شو بدلنے کا طریقہ

حمل ہونے کے فوراً بعد حاملہ کو صرف وہی غذائیں دیں جن میں کیلشیم (سردی خشکی) کے اثرات پائے جائیں جن میں دہی، مکھن، پنیر، سبزیاں، پھل، چنے کی روٹی، ترش پھل اور بیسنی روٹی شامل ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہر عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی غذا و دوا اور اشیاء کے استعمال کرنے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے

نسخہ جات ، احتباس

ھوالشافی :- اجوائن ۴ تولے، رائی ۲ تولے، مرمکی ۲ تولے، سنبل الطیب ۲ تولے، سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنا کر دیں۔

مقدار خوراک :- ۱ تا ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ حب فرجی

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی مقوی رحم ہے فوراً خون جاری کرتی ہے موثا یا اور بانجھ پن کے لئے بہترین دوا ہے۔

حب فرجی

ھوالشافی :- بلادر ۱ تولہ، صبر ۲ تولہ، حنظل ۲ تولہ نہایت باریک کر کے چھوٹے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔

مقدار خوراک:- ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار

افعال و اثرات:- افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے اعصابی تحریک سے پیدا شدہ ہر علامت میں بہترین دوا ہے کمزور اور دبلے پتلے جسم والے مریض کو دیں

مُعین حمل

ھوالشافی:- درخت پیپل سفیدہ کی داڑھی ۱ تولہ ، بیج شونگی ۱ تولہ

دونوں ادویہ کا سفوف بنا کر ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی محرک ہے بے حد مقوی رحم ہے خصوصاً رحم کے عضلات میں قوت ، مانسکہ بڑھ کر استقرار حمل کا سبب بنتا ہے۔

مختصر نسخہ ہونے کے باوجود مایوس گھروں کو روشن کر دیتا ہے۔

ھوالشافی:- ناگ کیسر باریک کر کے حیض سے فارغ ہو کر ۳،۳ ماشہ ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھلائیں۔ اس کے استعمال سے بہت سے مایوس گھر اولاد جیسی نعمت سے مالامال ہو گئے ہیں۔

ھوالشافی:- ریش درخت پیپل حسب ضرورت گڑ یا شکر ملا کر ۴،۴ ماشہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی یا بھینس گائے کے دودھ سے جس سے بچھڑا جنا ہو۔

ھوالشافی:- پھٹکڑی بریان سفوف کر کے محفوظ کریں۔ ۲،۲

دیگر معین حمل ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اور ہر روز بعد از حیض ۲ ماشہ یہی سفوف ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں ہر ماہ صرف ۲۔ دن رکھانا کافی ہے۔ صرف دو تین ماہ کے اندر حمل قائم ہو جاتا ہے۔

برائے ورم و درد رحم

ھوالشافی

کسٹرائل	گھی دیسی	ہلدی انڈیا
½۲ تولہ	½۲ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری تینوں ادویہ کو ملا کر اتنا گرم کریں کہ ہلدی کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے پھر پن کر ململ کی ٹاکی سے رحم اور اندام نہانی میں رکھائیں صبح شام کافی ہے

نوٹ:- اسی نسخہ میں سے ۲ تولہ صاف تیل جس سے ہلدی علیحدہ کر دی گئی ہو ایک پاؤ اونٹنی کے دودھ میں ملا کر صبح شام پلایا جائے تو چند دنوں میں درد اور ورم رحم دور ہو جاتا ہے۔

برائے ناسور رحم

جلے ہوئے چھڑے کی راکھ ، کتھہ سفید ، سنگ جراحت ، موم ہر ایک ہم وزن ملا کر گائے کے مکھن میں ملا کر ململ کی ٹاکی سے رحم میں رکھوائیں۔

مُعین حمل

ھوالشافی :۔ اسگندناگوری، چینی حسب ضرورت پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک :۔ ۳،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے۔

موقع استعمال ایسی عورتیں جنہیں ورم رحم اور سوزش رحم عسرالطمث وغیرہ کی تکالیف رہ چکی ہو اور اب ان کا علاج ہو چکا ہو استعمال کریں

"بھپارا" سوزش و ورم رحم دور کرنے کیلئے

ھوالشافی :۔ ۵ تولہ، تخم بکو جو تازہ بیلوں کی صورت میں بکو کے پودہ پر لگے ہوتے ہیں۔ اور تخم کاسنی خشک ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری :۔ دو تولوں کو باریک پیس لیں اور پانچ حصہ کرلیجئے۔

ترکیب استعمال :۔ ۲ تولہ دوا ایک پاؤ پانی میں جوش دیں نیم گرم ہونے پر دیگچی کے منہ پر بند ڈھکنا رکھ کر ایک نصف انچ قطر کی ربڑ کی نالی لے کر اس کا ایک سرا دیگچی میں ڈالیں۔ دوسرا سرا اندام نہانی اور فرج کی نالی پر لگائیں تاکہ بھاپ دیگچی سے اندر رحم تک پہنچے، پندرہ بیس منٹ روزانہ کرنے سے ورم رحم ختم ہو جاتا ہے

برائے سیلان الرحم

ھوالشافی :۔ گل سپاری، گوند ڈھاک، کشتہ مرجان، کشتہ عقیق، کشتہ قلعی
۴ تولہ ۳ تولہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۲ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک :۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی۔

موقع استعمال یہ نسخہ ایسی عورتوں کو کھلانا چاہئے جنہیں رحم میں پانی کی طرح رقیق اور سفید رنگ کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہو اس کے کپڑے بھیگے رہتے ہوں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی عضلات نسخہ ہے سیلان الرحم کے لئے تو تریاق سے کم نہیں۔

جو عورتیں سیلان الرحم سے کمزور ہو گئی ہوں یا کمی خون ہو گئی ہو کے لئے لاجواب نسخہ ہے تسکین قلب اور کمزوری دل کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ایسی عورتوں کو اکثر دل ڈوبنے لگتے ہے، چکر آتے ہیں۔ ان کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

آنکھوں میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

حواس

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
حواس	حواس	سینسیز SENSES

لفظ حواس لفظ حاسہ کی جمع ہے جس کے معنی احساس وادراک کرنے والی قوت ہیں دیکھنے کو تو حضرت انسان گوشت پوست کا ایک پتلا معلوم ہوتا ہے لیکن خالق کائنات نے اس کے ذرہ ذرہ میں نہایت ہی عجیب غریب اسرار ورموز سمو دیئے ہیں جن کا اظہار ضرورت کے وقت خود بخود ہوتا رہتا ہے۔

مثلاً اندھیرے اور روشنی سے آنکھیں سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں، روشنی سے یہ دنیا کی تمام چیزوں کو ایک دوسری سے تمیز کرتی ہیں انسان آنکھوں ہی سے اشیاء کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسلد میں ایسی عجیب صفت رکھی ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی کیفیات دگرمی، سردی، خشکی، تری، کا احساس دلاتی ہے ہر ہر قسم کی نرم و سخت اشیاء میں تمیز کرتی ہے۔

کان :- آوازوں میں تمیز کر کے دماغ کو مطلع کرتے ہیں۔ ہم سریلی آوازوں سے کان ہی کے ذریعے لطف اندوز ہوتے ہیں

ناک :- اشیاء اغذیہ ادویہ کی خوشبو اور بدبو میں تمیز کا احساس کرتا ہے جس سے ناک اشیاء کی تازگی اور عیب دار حالت میں تمیز کر سکتا ہے۔

زبان :- زبان بھی ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے ذائقوں میں تمیز کرنے کی صفت رکھی ہے۔

جلد، آنکھ، کان، ناک، زبان تو جسم انسان کے ظاہری اعضا ہیں جو بیرونی معلومات کو انسان کے دماغ تک پہنچاتے ہیں بار بار جب ایک ہی قسم کی معلومات حاصل ہوتی ہیں تو وہ حق الیقین کی صورت اختیار کر کے دماغ میں محفوظ رہنے لگتی ہیں کیونکہ انسان کے لئے یہ ضروری تھا کہ جو معلومات اس نے آنکھ کان، ناک، جلد اور زبان کے تجربات سے حاصل کی تھیں ان سے مستفید ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے قدرت نے ان معلومات کو حواس خمسہ بیرونی کے مرکز دماغ، میں سٹور کا انتظام کر دیا اور یہ بھی انتظام کر دیا کہ ان جمع شدہ معلومات کو دوبارہ بوقت ضرورت ذہن کے سامنے پیش کرنے کے لئے حواس خمسہ اندرونی کی ڈیوٹی لگائی اب حضرت انسان کو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیئے جس نے اس کو وقت ضائع کئے بغیر سابقہ معلومات اور حقائق سے مستفید ہونے کا معقول انتظام کر دیا۔

مثلاً گندھک کی بو، ہینگ کی بدبو، صندل کی خوشبو وغیرہ سے ساتھ ان کی شکلیں، ذائقے اور قوام وغیرہ کا ایک تصور دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

ہم جب چاہیں ان کو دوسری چیزوں سے الگ کر سکتے ہیں بلکہ ان میں سے کسی چیز کے بارے میں (ان کی غیر موجودگی میں) ہم کسی شخص کو پوری صفات بتا سکتے ہیں اور وہ شخص ان صفات کو ذہن میں بٹھا کر مطلوبہ شے کو لا سکتا ہے یہ اس شخص کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس پر کرم نوازی ہے جس نے حواس دماغ میں معلومات محفوظ کرنے اور دوبارہ ذہن میں لانے کا انتظام کر دیا ہے۔

جو معلومات ہم جسم کے بیرونی اعضا سے احساس ولمس کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں انہیں

حواس خمسہ بیرونی محسوس کرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک، زبان، جلد اور [illegible]
حواس خمسہ بیرونی کی تمام معلومات دماغ میں محفوظ ہو جاتی ہیں، جنہیں ضرورت کے مطابق
حواس خمسہ اندرونی اصل چیزوں کی غیر موجودگی میں ذہن کے سامنے ان کی شکل، ذائقہ، بو، رنگ اور
دوسری کیفیات کو لاتی ہیں۔
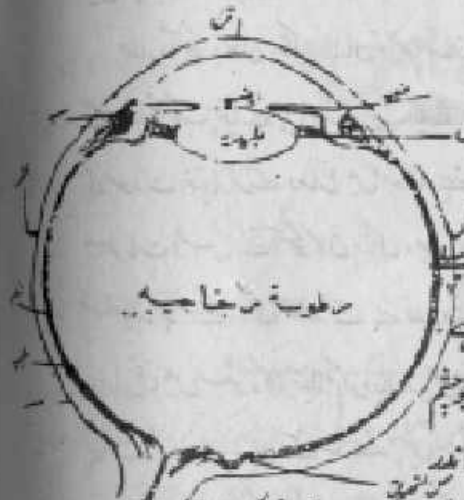
آنکھوں کی غیر طبعی علامات

آنکھوں کی غیر طبعی علامات سمجھنے سے
ان کی بناوٹ اور مختصر افعال جاننا ضروری ہے
جاننا چاہئے کہ آنکھ ایک مخروطی گیند ہے جو چشم
خانوں کی ہڈیوں کے اندر اور تین پردوں کے اندر
اور تین پردوں کے اندر اس طرح لپٹی ہوئی ہے کہ ان کے اندر تین قسم کی رطوبتیں آگے سے
پیچھے تک محفوظ ہیں ان تینوں حصوں کے سہارے اندر بند ہے۔ بیرونی پردہ صلبیہ ہے۔
یہی پردہ جب آنکھ کے سامنے آجاتا ہے تو سفید اور شفاف ہو جاتا ہے اس کے اندر جو رطوبت
ہوتی ہے اس کو رطوبت بیضیہ کہتے ہیں۔ درمیانی پردہ کو مشیمہ کہتے ہیں اور جب یہ سامنے
اور قرنیہ کے پیچھے سے گزرتا ہے عنبیہ کہلاتا ہے اس میں جو رطوبت ہوتی ہے اسکو جلیدیہ
کہتے ہیں۔ آخری اور اندرونی پردہ شبکیہ کہلاتا ہے یہ آنکھ کے سامنے دونوں طرف
ہوتا ہے اس کے سامنے جو رطوبت ہوتی ہے اس کو زجاجیہ کہتے ہیں۔
مندرجہ بالا پردوں سے متعلق پھر ذہن نشین کرلیں جو پردہ دماغ پر ام غلیظ کے
نام سے بیان کیا جاتا ہے یہی پردہ صلبیہ کے نام سے آنکھوں میں موجود ہے یہی عضلاتی
پردہ ہے اس میں عروق کم اور اعصاب بھی برائے نام ہوتے ہیں۔

دماغ کا دوسرا پردہ جو ام رقیق کے نام سے مشہور ہے یہی پردہ آنکھوں میں مشیمہ کہلاتا
ہے اس میں عروق کثرت سے ہوتا ہے اس کی اندرونی سطح سیاہ ہوتی ہے اس سے جو رطوبت
اخراج پاتی ہے اس سے آنکھ پرورش پاتی ہے یہ پردہ غدی دغشائی کہلاتا ہے۔
تیسرا پردہ چونکہ دماغ پر نہیں ہوتا بلکہ دماغ خود وہ نسیج ہے جو تمام جسم کے اعضا پر اپنے
عصبی پردے بناتا ہے۔ اس لئے آنکھ کا تیسرا پردہ جو شبکیہ کے نام سے مشہور ہے یہی
دماغی و عصبی پردہ ہے جو رطوبت زجاجیہ کی حفاظت کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق استعمال
کرتا ہے۔

امراض کی ابتدا

آنکھوں کے امراض و علامات اس وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں
جب آنکھوں کے پردوں کے افعال میں تیزی و سستی پیدا
ہو جائے یا ان کے اندر کی رطوبات میں کمی بیشی ہو جائے۔ مثلاً جو رطوبت پردہ صلبیہ
اور مشیمہ کے درمیان ہوتی ہے جو رطوبت جلدیہ کے نام سے مشہور ہے اس کے مکدر
ہو جانے سے نزول الماء ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو رطوبت بیضہ جو عضلاتی پردہ سے تعلق
رکھتی ہے خشک ہو جاتی ہے تو سیاہ موتیا اتر آتا ہے جس کا آج تک علاج دریافت نہیں ہو سکا
یعنی رطوبت بیضہ ایسی رطوبت ہے جو عضلاتی خلیات میں ہوتی ہے سودا کے قائم مقام ہے
رطوبت جلیدیہ بالکل ایسی رطوبت ہے جو غدی خلیات کے اندر ہوتی ہے یہ صفرا کے قائم مقام
ہے اسی طرح رطوبت زجاجیہ ایسی رطوبت ہے جو اعصابی خلیات کے اندر ہوتی ہے یہ بلغم
کے قائم مقام ہے۔ چونکہ یہ رطوبات تین مختلف پردوں کے اندر بند ہیں اور انہیں سے اپنی
غذا حاصل کرتے ہیں اس لئے جب بھی ان پردوں میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو اسکے
یہ رطوبات بھی متاثر ہوتی ہیں۔
اسی طرح جب جسم کے کسی نسیج میں کسی قسم کا شدید اثر ہوتا ہے خاص طور پر جب دماغی
انسجہ پر کسی قسم کا اثر ہوتا ہے تو وہ ان کی رطوبات کو بھی متاثر کرتا ہے یا ایسی تشریح اور افعال میں

جن سے فرنگی طب بالکل بے خبر اور بے علم ہے

رطوبت بیضہ کے افعال اور ماہیت

رطوبت بیضہ کے نام سے واضح ہے کہ یہ انڈے کی سفیدی کی طرح بالکل سفید شفاف اور بے رنگ ہوتی ہے۔ یہ رطوبت آنکھ کے بیرونی پردہ صلبیہ جسے قرنیہ بھی کہتے ہیں کے نیچے ہوتی ہے اس رطوبت کے بالکل برابر پردہ عنکبوتیہ لگا ہوتا ہے جو رطوبت جلیدیہ کو سہارا دیئے ہوتا ہے۔

آنکھوں میں رطوبت بیضہ کی موجودگی اس لئے ضروری ہے تاکہ ایک تو رطوبت جلیدیہ کی حفاظت رہے یعنی بیرونی صدمات اس کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکیں جن میں تیز روشنیاں گرم خشک ہوا آنکھوں میں خراش دار چیز کا پڑ جانا وغیرہ شامل ہیں دوسرے اپنی مزاجی قوت سے اسے ضرورت کے مطابق حرارت پہنچاتے رہیں جس سے اس کا قوام مناسب رہے۔

رطوبت بیضہ کی کمی بیشی کی علامات

رطوبت بیضہ میں زیادہ سے زیادہ دو اقسام کا بگاڑ ہو سکتا ہے۔

ا۔ رطوبت بیضہ زیادہ ہو جائے جس سے اس کا حجم بھی پہلے سے زیادہ ہو جائے اور قوام بھی پتلا ہو جائے لہذا جب اس کی زیادتی ہو جاتی ہے تو چونکہ اس کا قوام بھی پتلا ہو جاتا ہے اس لئے اس میں روشنی پہلے کی نسبت زیادہ رطوبت جلیدیہ پر پڑتی ہے جس سے ایسے شخص کے لئے تیز روشنی میں دیکھنا محال ہو جاتا ہے بلکہ عام روشنی بھی برداشت نہیں ہو پاتی یہی وجہ ہے کہ اس رطوبت کی زیادتی والا انسان قریب کی چیزوں کو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا جس کی وجہ ظاہر ہے کہ نزدیک کی چیزوں کی شعاعیں دور پڑتی چیزوں کی شعاعوں سے قوی ہوتی ہیں۔

اس رطوبت کی زیادتی کی علامت یہ ہے ایسا شخص نزدیکی چیزوں کو دیکھنے کی بجائے دور کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ دوسرے اس کے سر میں عموماً درد اور بوجھ رہنے لگتا ہے۔

۲۔ رطوبت کم ہو جائے جس سے اس کا حجم بھی پہلے سے کم ہو جاتا ہے اور قوام میں بھی غلاظت آ جاتی ہے۔ رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ بینائی بالکل ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ہر قسم کی شعاعیں رطوبت جلیدیہ پر پڑ کر عکس بناتی ہیں۔ جب رطوبت جلیدیہ پر کسی قسم کی شعاعیں نہ پڑ سکیں گی تو لامحالہ کسی قسم کا عکس پردہ شبکیہ پر نہیں بن سکیگا اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اس علامت کو سیاہ موتیا کہتے ہیں۔

چونکہ آج تک اس رطوبت کے کم ہو جانے کو دوبارہ پورا نہیں کیا جا سکا اسلئے آج تک یہ لاعلاج سمجھی جاتی ہے۔ انشاء اللہ نظریہ مفرد اعضا میں اس کا کامیاب علاج کیا جائیگا جب کسی انسان میں رطوبت بیضہ کم ہونے لگتی ہے تو ایسے شخص کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جایا کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو اسے اپنے سامنے گہرے گڑھے نظر آتے ہیں

رطوبت بیضہ کی کمی بیشی سے پیدا ہونیوالی علامات کا علاج

ا۔ چونکہ رطوبت بیضہ کا مزاج خشک سرد اور سودا کے قائم مقام ہے لہذا خشک سرد مزاج والے اشخاص کی آنکھوں میں یہ رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہے قانون مفرد اعضا کے تحت ایسے اشخاص عضلاتی اعصابی مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔

رطوبت بیضہ کے کم کرنے کے لئے عضلاتی غدی مزاج کی ادویہ اغذیہ اشیا کھلانی شروع کر دیں آنکھوں میں سرمہ کے طور پر عضلاتی غدی کحل یا اسی مزاج کا سرمہ ڈالیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں کحل اور سرمہ کے نسخہ جات دیئے ہوئے ہیں۔ بوقت ضرورت استعمال کرا کر خلق خدا کو مستفید کریں

۲۔ رطوبت بیضہ کی کمی دو وجہ سے ہوتی ہے ا۔ غدی تحریک سے ۲۔ اعصابی تحریک سے۔

صحیح تحریک تشخیص کر کے علاج کریں، صحیح علاج سے انشاء اللہ کالا موتیا تک درست ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ بعض دفعہ خشکی سردی کا اثر اتنا سخت ہوتا ہے کہ رطوبت بیضیہ جم جاتی ہے جس سے کالا موتیا ہو جاتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کا جم جانا بالکل ایسا ہوتا ہے جیسے جوڑوں میں رطوبت جم کر تحجر مفاصل ہو جاتا ہے جو جکڑ جاتے ہیں کسی قسم کی حرکت کرنا محال ہو جاتی ہے اگر کسی انسان میں ایسی صورت ہو جائے تو اسے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ ہی مفید رہتی ہیں۔ رطوبت بیضیہ سیال ہوتی ہے اور نظر درست ہو جاتی ہے

یاد داشت بعض جگہ اور حکیم خشکی کی علامت دیکھ کر فوراً رطوبت پیدا کرنے کے لئے مغزیات اور روغنیات کی بھرمار شروع کر دیتے ہیں جس سے اکثر علاج ناکام ہو جاتا ہے اور قسمت کا رونا رو کر مریض و معالج خاموش ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں:۔ قانون مفرد اعضا فطری قوانین کے تحت علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے لہذا حامل قانون مفرد اعضا کو چاہئے کہ وہ خشکی سردی کا علاج خشکی گرمی سے کریں کیونکہ خالق کائنات خشکی سردی کے موسم کو جب برف باری ہوتی ہے، خشکی گرمی میں تبدیل کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضا خشکی سردی (سوداویت عضلاتی اعصابی کا علاج) خشکی گرمی (عضلاتی غدی، صفراویت کی ابتدا سے کرتا ہے۔

کالا موتیا کے مریض کو اگر عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں اور عضلاتی غدی ایسی ادویہ جن کے اثر جلد بھٹ سکتے ہوں سے سرمہ جات یا کحل استعمال کرائے جائیں تو کالا موتیا کے مریض درست ہو سکتے ہیں۔

عضلاتی غدی ادویہ سے ایسے مریض کی آنکھیں بھی ٹھیک ہو سکتی ہیں جن کی آنکھیں ورد عصابہ (ال) سے ضائع ہو چکی ہوں۔

میرا ایک تجربہ ۱۹۷۸ء میں میں نے ایک پاکستانی عورت جو لیبیا میں رہائش پذیر تھی جس کی آنکھوں کی نظر درد کی وجہ سے بند ہو چکی تھی کا علاج اسی اصول کے تحت کیا تھا۔

اس عورت کی آنکھوں کے بارے میں ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ چونکہ اس کی آنکھوں میں آنے والے اعصاب مردہ ہو چکے تھے اس لئے اس کی نظر درست نہیں ہو سکتی علاج مکمل ہونے پر میں نے اس عورت کے تمام حالات اور مکمل روداد ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا میں بھی شائع کی تھی

رطوبت جلیدیہ کی ماہیت اور کمی بیشی کی علامات

اس رطوبت کی آنکھوں کو سب رطوبتوں سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ حقیقت میں بینائی اسی سے تعلق رکھتی ہے باقی سب رطوبتیں و پردے اس کے خادم ہیں۔ رئیس ہونے کی وجہ سے سب کے درمیان واقع ہے۔

چونکہ یہ رطوبت ایک محدب شیشے کی مانند ہے جس کا مخصوص زاویہ پر قائم رہنا ضروری ہے اس لئے جب بھی کسی سبب سے اس کا زاویہ بدلے گا لامحالہ پردہ شبکیہ پر عکس بننے میں خرابی آ جائے گا اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

الف اندر کی طرف یعنی پردہ شبکیہ کی طرف کھنچ جائے اس کا سب سے بڑا سبب پردہ شبکیہ کی رطوبت کا کم ہو جانا ہے جو ضرورت کے مطابق اسے دھکیل رہی ہوتی ہے اس کا سبب عضلاتی غدی تحریک ہوتا ہے۔

ب باہر کی طرف جھک جائے جس کا سب سے بڑا سبب رطوبت بیضیہ کا خشک ہونا یا کم ہونا ہے جو اس کو اندر کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہے۔

دوسرا بڑا سبب عضلات چشم کا ڈھیلا ہو جانا ہے جو اسے ضرورت کے مطابق کھینچ رہے

ہوتے ہیں اس کا عضوی سبب اعصابی عضلاتی تحریک ہوتا ہے۔

۳۔ دونوں آنکھوں کی رطوبت جلیدیہ ایک دوسری سے اوپر نیچے ہو جائیں تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز دونوں آنکھوں سے ایک نظر نہیں آتی بلکہ دو یا دو سے زیادہ نظر آتی ہیں

۴۔ اسی طرح اگر آنکھوں کی رطوبت جلیدیہ دائیں بائیں کھچ جائے تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مریض کو چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔ مندرجہ بالا دونوں علامات کا سبب غدی تحریک ہوتا ہے جو کبھی غدی عضلاتی اور کبھی غدی اعصابی ہوتی ہے

۵۔ رطوبت جلیدیہ اپنے حجم یا وزن میں زیادہ ہو جائے اس کا سب سے بڑا سبب اعصابی غدی ہوتا ہے چونکہ رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ پر صحیح نہیں بنتا اس لئے چیزیں درست دکھائی نہیں دیتیں۔ بعض دفعہ اتنی بڑی نظر آتی ہیں جن میں تشخیص کرنا مشکل ہو جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ نظر بند ہو جاتی ہے کیونکہ رطوبت جلیدیہ انتہائی غلظت کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے

۶۔ پردہ شبکیہ یا پردہ صلبیہ کا ورم بھی رطوبت جلیدیہ کے زاویہ پر اثر انداز ہو جاتا ہے جب پردہ شبکیہ پر ورم ہوگا تو یہ رطوبت باہر کو جھکے گی۔ جب پردہ صلبیہ میں ورم ہوگا تو اندر کو جھک جائے گی۔

رطوبت جلیدیہ کی غیر طبعی علامات کا علاج

چونکہ رطوبت جلیدیہ محدب شیشے کی مانند ہے اس میں سے اجسام کے عکس بصورت شعاع گزر کر پردہ شبکیہ پر پڑتے ہیں۔

پردہ شبکیہ سے اس کا زاویہ کم و بیش ہوتے ہی اشیاء چھوٹی بڑی نظر آنے لگتی ہیں اگر رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے دور ہو جائے تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اشیاء بہت بڑی نظر آنے لگتی ہیں۔

علاج کے لئے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں آنکھوں میں غدی اعصابی سرمہ بالکل ڈالنے کی ہدایت کریں اگر رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے قریب ہو جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے جس سے رطوبت بیضیہ کم ہو جاتی ہے دباؤ کم ہونے سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے اس وقت آنکھیں قدرے بیٹھ جاتی ہیں۔

اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے کحل اور سرمہ جات تحریک کے مطابق استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ جلد شفا دے گا۔

آنکھوں کے کسی پردے میں ورم ہو تو پوری تحقیق کے بعد داول تحریک معلوم کریں پھر ضرورت کے مطابق غذا دوا استعمال کرائیں۔

رطوبت زجاجیہ کی ماہیت اور کمی بیشی کی علامات

یہ رطوبت ایک پردہ سے رطوبت جلیدیہ کے اندر کی طرف بند ہے جو پردہ شبکیہ پر پھیلی ہوتی ہے قوام میں گاڑھی کی دیکھ، بچی پگھلے ہوئے شیشے کی مانند ہے اس کا کام پردہ شبکیہ پر عکس بننے میں مدد دینا ہے تاکہ باہر سے جتنی شعاعیں آئیں وہ اپنا صحیح عکس بنا سکیں۔

رطوبت زجاجیہ کے دو بڑے نقائص ہوتے ہیں۔

۱۔ رطوبت زجاجیہ ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے جو اعصابی غدی تحریک کا مظہر ہے اس کی زیادتی رطوبت جلیدیہ کو باہر کی طرف دھکیل دیتی ہے جس سے رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ پر قائم نہیں رہتا جس سے چیزوں کا عکس صحیح نہ بننے کی وجہ سے چیزیں نظر نہیں آسکتیں اگر کچھ نظر آتی بھی ہیں تو وہ بہت بڑی اور دھندلی سی معلوم ہوتی ہیں۔

۲۔ رطوبت زجاجیہ خشک ہو کر ضرورت سے کم ہو جائے اس کا سبب کبھی عضلاتی اعصابی اور کبھی عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اس کی کمی سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے جس سے رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ کے پیچھے بنتا ہے اسی طرح کسی چیز کا عکس پردہ شبکیہ پر نہ پڑنے سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

اصول علاج

جسم انسانی میں آنکھیں نہایت اہم ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت نازک اور حساس بھی ہیں اس سے ان کے علاج میں ذرا سی غلطی سے بڑا نقصان ہو سکتا ہے لہذا آنکھوں کی تکلیف کا علاج اس وقت نہیں کرنا چاہئے جب تک تکلیف کے سبب و اسباب کا علم نہ ہو جائے۔

یعنی حکیم و ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ آنکھوں کے مفرد اعضا کی مشینی و کیمیاوی افعال کو اچھی طرح سمجھے اور پھر دوا دے کیونکہ رطوبات کی بیشی مفرد عضو کے افعال اور ان کی تحریک کے مطابق ہوتی ہے صرف مسکن عضو کو تحریک دینا ہی صحیح علاج ہے۔

چونکہ رطوبت زجاجیہ کی زیادتی اعصابی غدی تحریک سے ہوتی ہے جس سے آنکھیں باہر کو جھکی ہوئی نظر آتی ہیں اس کا اصل علاج تو یہ ہے کہ اعصاب کی مشینی تحریک پیدا کر دی جائے جس سے فاضل رطوبات خارج ہو جائیں مریض کو پھر درست نظر آنے لگے گا آنکھوں میں لگانے کے لئے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو آنسوؤں کو جاری کر دیں جیسے امونیا کارب کا سونگھنا، ایسے مریض کو عضلاتی اعصابی ادویہ بھی کھلا سکتے ہیں کیونکہ عضلاتی اعصابی ادویہ یعنی رطوبات کو جذب کر کے ختم کر دیتی ہیں اور دوبارہ تکلیف کے عود کا خطرہ نہیں رہتا اگر ایسے مریض کی آنکھوں میں پیاز کا پانی ڈالا جائے تو بہت جلد آرام آ جایا کرتا ہے کھانے کے لئے مریض کو اطریفل زمانی کھلا سکتے ہیں غذا بھی عضلاتی ہونی چاہئے۔

ایک اہم راز:۔ جب بھی رطوبات جسم کے کسی حصہ میں جمع ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ

اپنے مزاج کے عضو مفرد کی کیمیائی تحریک سے اکٹھی ہوا کرتی ہیں کیونکہ ہر حیاتی عضو اپنی کیمیائی تحریک میں رطوبات و اخلاط کو خون اور اعضا میں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اکٹھی کرتا ہے جب تک کیمیائی تحریک قائم رہتی ہے خون اور اعضا میں رطوبتیں جمع ہوتی رہتی ہیں ان فاضل اور رکی ہوئی رطوبات کو وہی عضو رئیس اپنی مشینی تحریک میں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتا ہے۔

جب فاضل رطوبات خون اور اعضا سے خارج ہو جاتی ہیں تو فطری طور پر اگلے عضو کی کیمیائی تحریک شروع ہو جاتی ہے

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ جب بھی کسی مفرد عضو میں کیمیائی تحریک شروع ہو جاتی ہے اس وقت پہلے محرک عضو کی پیدا کردہ رطوبات نئے محرک عضو کی خلط میں تبدیل ہوا کرتی ہیں مثلاً جگر کی مشینی تحریک کے بعد دماغ کی کیمیائی تحریک صفراوی رطوبات کو بلغم میں تبدیل کیا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ متقدمین اطباء مولد بلغم ادویہ کو قاطع صفرا اور مولد سودا کو قاطع بلغم تسلیم کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اس لئے کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک سے اس کی پیدا کردہ خلط زیادہ ہو سکتی ہے جس کی زیادتی کسی عضو میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔

مثلاً استسقاء زقی کی رطوبت جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کا نتیجہ ہے جب جگر کی مشینی تحریک پیدا کر دی جاتی ہے تو نہ صرف استسقاء رفع ہو جاتا ہے بلکہ مریض پہلے سے بھی زیادہ توانا تندرست ہو جاتا ہے۔

جب کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک مسلسل قائم رہتی ہے تو وہ پہلے محرک عضو کی ضرورت کی رطوبت کو بھی جذب کر لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے پہلے عضو میں رطوبات کی کمی ہو کر تکالیف شروع ہو جاتی ہیں بالکل یہی صورت آنکھوں میں رطوبات بڑھنے اور کم ہونے کی ہے۔

رطوبت زجاجیہ کے کم ہونے کا علاج

جب آنکھوں میں رطوبت زجاجیہ کم ہوجائے تو اس وقت عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔ علاج کے لئے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی اغذیہ اور ادویہ نہایت مفید اثرات رکھتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا سے تمام غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں جب خاطر خواہ فائدہ ہوجائے تو غدی اعصابی مقویات کھلائیں اسی مقصد کے لئے مغز بادام مکھن میں ملا کر کھلائیں اس کے علاوہ چہار مغز اخروٹ، سونف وغیرہ بھی مقوی غذائے دوائی ہیں۔

ہر قسم کے حلوے اور دودھ سے تیار کئے ہوئے کھوئے بھی نہایت مفید اثرات کے حامل ہیں، آنکھوں میں ڈالنے کے لئے غدی اعصابی کحل فوری اثر رکھتا ہے۔

مفید حلوہ

ہوالشافی: دال چنے ۵ تولہ، مغز بادام ۲½ تولہ، دودھ ½ سیر، چینی حسب ضرورت

ترکیب تیاری: پہلے دال چنا اور مغز بادام اتنے پانی میں بھگو دیں کہ ڈوب جائیں صبح سردائی کی طرح رگڑ کر دودھ اور چینی شامل کر دیں پھر دیگچی میں آگ پر پکائیں جب گاڑھی لئی سی بن جائے اتار لیں۔ نیم گرم کھلائیں

پردہ صلبیہ کے غیر طبعی افعال

جاننا چاہئے کہ یہ پردہ آنکھ کا سامنے کا بیرونی پردہ ہے جو آنکھ کے ڈھیلے کو مناسب زاویہ پر رکھتا ہے۔

اس پردہ کے غیر طبعی افعال کی تین بڑی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

1۔ پردہ میں تحریک شدید ہو کر ورم ہوجائے اور درد ہونے لگے۔

2۔ پردہ میں تحلیل ہو کر ضعف ہوجائے۔

3۔ پردہ میں سکون ہو کر سستی پیدا ہوجائے

پردہ صلبیہ میں تحریک

یاد رکھیں کہ پردہ صلبیہ میں جب تحریک و تیزی پیدا ہوگی تو چونکہ یہ پردہ آنکھ کے سامنے کا پردہ ہے اور یہ آنکھ کے ڈھیلے کو مناسب زاویہ پر رکھتا ہے جب اس میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے تو دوران خون کی زیادتی سے پردہ میں ورم ہوجاتا ہے جس سے آنکھ کا ڈھیلا اندر کو دبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، مریض محسوس کرتا ہے کہ آنکھ پر سخت دباؤ پڑ رہا ہے اور ساتھ ہی درد محسوس ہوتا ہے۔ روشنی کی تیزی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ چونکہ کیمیاوی طور پر آنکھ سوداوی رطوبت کا غلبہ ہوتا اس لئے آنکھوں میں خشکی اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ مریض اپنی آنکھوں کو ملتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ آنکھوں میں ریت پڑ گئی حالانکہ یہ سب کارروائی سے پردہ صلبیہ کے ورم و تحریک کی ہوتی ہے۔

علاج

جب صرف آنکھوں سے خارش ہو مریض ہر وقت آنکھوں کو ملتا ہے تو اسی صورت میں مریض کو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے لیکن اگر درد اور ورم اور سرخی بھی ساتھ ہو تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے۔

علاج کے لئے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی نسخے استعمال کرنے چاہئیں۔ نظریہ مفرد مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی نسخے نہایت مفید ہیں۔ قند غدی عضلاتی کمل بھی تریاق کا اثر رکھتا ہے۔

نور العین

آنکھوں کی سرخی اور خارش کے خاتمہ کے لئے میرے تایا جان مرحوم جہانیاں منڈی والے نور العین بنایا کرتے تھے ان کی شفقت سے ہی

ہمیں یہ نسخہ ملا ، آنکھوں کی عضلاتی تکالیف کے ازالہ کے لئے نہایت مفید اور بے ضرر نسخہ ہے
ان کا صدقہ جاریہ کے خیال سے قارئین کی نذر کرتا ہوں اپنائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں ۔
ہو الشافی :۔ نیلا توتیا ا رتی ، ست پودینہ ا رتی ، ست کافور ا رتی ، ایکری فلیوین ا رتی ،
یہ ایک انگریزی دوا ہے جو اسی نام سے میڈیکل ہال سے عام مل جایا کرتی ہے ۔ گلیسرین
ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک پیس لیں جب ذرات ختم ہو جائیں تو تھوڑی تھوڑی گلیسرین
ملاتے جائیں جب ساری گلیسرین ختم ہو جائے تو تیار ہے
ترکیب استعمال :۔ ایک ایک سلائی صبح شام آنکھوں میں لگایا کریں ۔ آنکھوں کی سوزش
سرخی ، دھند ، خارش وغیرہ کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ۔

پردہ صلبیہ کی تحلیل کی علامات اور اس کا علاج

جب پردہ صلبیہ میں تحلیل ہوگی تو اس وقت عضوی طور پر غدی تحریک ہوگی ۔
اس وقت مریض آنکھوں میں سخت جلن محسوس کرے گا ۔ اس کا علاج اعصابی غدی تحریک
پیدا کرنا ہوگا جونہی اعصابی غدی تحریک پیدا ہوگی تو اس پردہ میں تحلیل ختم ہو کر سکون ہو جائیگا
اور کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہے گی ۔
اندرونی طور پر اعصابی غدی ادویہ جو نظریہ مفرد اعضا کے فارما کوپیا میں درج ہیں نہایت
مفید ہیں ، آنکھوں میں لگانے کے لئے اعصابی غدی کحل بھی مفید ہے ۔
آنکھوں پر سرد پانی ڈالنا چاہئے بلکہ پانی کے اندر آنکھیں کھولنا نہایت مفید عمل ہے آنکھوں
پر تم گرم گھی سے روئی کا پھایہ تر کر کے باندھنا نہایت اعلیٰ عمل ہے چند منٹوں میں آنکھوں
کی جلن ختم ہو جاتی ہے ۔

پردہ صلبیہ میں سکون کی علامات اور انکا علاج

جب پردہ صلبیہ میں سکون ہوتا ہے تو اس میں عظم بوجہ رطوبات ہوتا ہے ۔ آنکھ
کی گرفت کمزور پڑ جاتی ہے مریض اپنی آنکھوں کو گرتا ہوا محسوس کرتا ہے خصوصاً سجدہ کی حالت
میں یہ علامات واضح محسوس ہوا کرتی ہیں ۔
اطباء نامدار اس حالت ضعف یا استرخاء صلبیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ آنکھیں
پانی سے بھری معلوم ہوتی ہیں ، مریض اپنے سامنے پانی کا تالاب یا دریا محسوس کرتا ہے ۔
چونکہ یہ سب کاروائیاں اعصابی تحریک کا نتیجہ ہیں اس لئے

علاج اس حالت کو رفع کرنے کے لئے اس پردہ میں تحریک پیدا کرنا
ہوگی جو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ سے بخوبی پیدا ہو جائے گی ۔
قانون مفرد اعضا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق
استعمال کرائیں خلق خدا کو مستفید کریں اگر آنکھوں میں کحل ڈالنے کی ضرورت محسوس کریں
تو تحریک کے مطابق کحل آنکھوں میں لگوائیں ۔

غذا غذاؤں میں عضلاتی غدی ادویہ نہایت مفید ہیں جن میں پرندوں کا
گوشت ، میوہ جات میں چھوہارے انگری ، چلغوزے اور اخروٹ وغیرہ
شامل ہیں ۔ اناج میں مکی ، باجرہ اور چنے کا استعمال ضروری ہے

رمد چشم

رمد چشم سے مراد آنکھ کا دکھنا ہے اس حالت میں آنکھوں سے غلیظ رطوبات
نکلتی ہیں بعض اوقات اس قدر رطوبات اخراج پاتی ہیں کہ وہ آنکھوں کے اوپر جم
جاتی ہیں ۔ صبح کے وقت مریض آسانی سے آنکھیں کھول نہیں سکتا ۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ چونکہ رمد چشم میں آنکھوں سے رطوبات رقیق یا غلیظ
اخراج پاتی ہیں ۔ اس لئے رمد چشم بلغمی تو تسلیم

کر سکتے ہیں جس کی زیادہ سے زیادہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اعصابی غدی ۲۔ اعصابی عضلاتی۔

لیکن رمد دموی، رمد صفراوی و سوداوی کو ان معنوں میں نہیں سمجھا جاتا کیونکہ ان صورتوں میں رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔

ہاں البتہ جس طرح رمد چشم بلغمی میں آنکھوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہو کر آنکھیں دکھنے لگتی ہیں اور رطوبات رقیقہ یا غلیظ اخراج پاتی ہیں اسی طرح آنکھوں کے غدی دغشائی اور عضلاتی و حجابی پردوں میں سوزش ہو کر بعض مخصوص علامات لیکن ان صورتوں میں کسی قسم کی رطوبات اخراج نہیں پاتیں۔

یہاں بعض حکماء یہ کہہ سکتے ہیں جو زرد رنگ کی رطوبات غلیظ آنکھوں سے نکل کر گردوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں وہ صفراوی رطوبات نہیں تو اور کیا ہے۔

لیکن یاد رکھیں کہ یہ اعصابی غدی تحریک کی رطوبات ہیں ہیں جن میں صفراء کی آمیزش ہے جس کی وجہ سے ان کا رنگ زرد ہوتا ہے حقیقت میں یہ خالص صفراوی رطوبات نہیں یہی وجہ ہے کہ رمد صفراوی اور رمد بلغمی و سوداوی کو رطوبات کے اخراج کی کمی بیشی سے تشخیص کرتے ہیں۔ طب اکبر کے مطابق

طب اکبر کے مطابق ان کی تشخیصی علامات یہ ہیں

رمد صفراوی اس کی علامت یہ ہے کہ ورم اور پھولنا اور کھچنا، میل آنا، آنسو وغیرہ کا بہنا خونی کی نسبت اس میں بہت کم ہوتا ہے

رمد یبسی یا سوداوی اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کھچی رہے اور گرانی اور آنسو بالکل نہ ہوں۔ کبھی درد کے سبب سے سرخی بھی آجاتی ہے۔

رمد بلغمی: اس کی علامت یہ ہوتی ہے آنکھ کا بہت پھولنا اور بوجھ شدت

سے ہونا اور میل اور آنسو بہت آنا سونے کی حالت میں دونوں پلکیں آپس میں چمٹ جاتی ہیں، سرخی کا کم ہونا۔

نوٹ:۔ رمد صفراوی میں جو یہ کہا گیا ہے کہ آنسو بہنا خونی کی نسبت اس میں بہت کم ہو یعنی رمد دموی سے بہت حد تک کم ہو

حقیقت یہ ہے کہ رمد خونی ہوتی ہے اور نہ دموی کیونکہ خونی کے لئے اعصاب غدد اور عضلات کے علاوہ اور کوئی علیحدہ مفرد عضو نہیں ہے۔

یہاں آنسو بہنا خونی کی نسبت کم ہوتا ہے مراد رمد بلغمی ہی ہے جس میں رطوبات کے اخراج کے ساتھ سرخی ہوتی ہے غلطی سے حکماء اسے رمد دموی سمجھ لیتے ہیں۔

علاج رمد بلغمی

چونکہ رمد بلغمی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لئے رادع ادویہ استعمال کرنی چاہییں جن میں پھٹکڑی رسونت طیلہ زرد، ایلوا، سرمہ سیاہ۔ نیلا تھوتھا، افیون اور اسطوخودوس قابل ذکر ہیں قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات اس مقصد کے لئے مفید ہیں۔ عضلاتی اعصابی کسل میں ذرا سی افیون ملا کر آنکھوں میں ڈالنا فوری اثر ہے

سرمہ برائے آشوب چشم

ہوالشافی:۔ سرمہ سیاہ اتولہ، رسونت اتولہ، نیلا تھوتھا بریاں ۱ ماشہ، افیون ۲ ماشہ، پھٹکڑی

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو مثل سرمہ باریک کر لیں بوقت ضرورت سلائی سے آنکھوں میں لگائیں دو ایک دن میں نہ صرف رطوبات کا اخراج بند ہو جائے گا بلکہ سرخی چشم اور درد وغیرہ بھی رفع ہو جائیں گے اور روشنی کی برداشت بھی ہو جائے گی۔

ضماد برائے آشوب چشم

ہوالشافی:۔ رسونت ۱ ماشہ، افیون ۱ رتی، پھٹکڑی بریاں ۱ ماشہ، ہلیلہ زرد ۲ ماشہ، پانی حسب ضرورت

ترکیب تیاری:۔ اول افیون کو پھٹکڑی بریاں کے ساتھ باریک کرلیں پھر رسونت ملا کر رگڑیں بعد میں ہلیلہ زرد کو شامل کرکے باریک کریں پھر پانی شامل کرکے لیٹی سی بنالیں بعد میں آنکھوں پر تمام دوا کا لیپ کردیں چند منٹوں میں تڑپتا ہوا مریض آرام کی نیند سو جائے گا۔

دو تین دن متواتر لگانے سے کلی طور پر آرام آجاتا ہے۔

نوٹ:۔ رمد بلغمی والے مریضوں کا اکثر دل گھبرانے لگتا ہے جو تسکین قلب کی علامت ہے اس نقص کو دور کرنے کے لیے جوارش آملی یا مربہ ہلیلہ یا سیب کھلانا نہایت مفید رہتا ہے۔ اطریفل اسطوخودوس بھی اس کے لیے بھروسہ کی دوا ہے۔

ایسے شخص کی آنکھ میں غدی عضلاتی تحریک سے رطوبات جلیدیہ پہلے سے مقدار اور حجم میں بڑھ جاتی ہیں جب دن کا وقت ہوتا ہے تو گرمی کی شدت سے (خاص ۹ بجے سے ۳ بجے تک) ان میں اضافہ ہوتا ہے جس سے دن کے وقت پردہ شبکیہ پر عکس نہیں بنتا نتیجہ ظاہر ہے کہ دن کے وقت کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی لیکن جونہی رات کا وقت آتا ہے فضا میں بھی ٹھنڈک بڑھ جاتی ہے جس کا اثر آنکھوں کی رطوبات جلیدیہ پر پڑتا ہے جس سے ان میں سکیڑ ہو کر حجم میں کمی ہو جاتی ہے جس سے ہر شے کا عکس پردہ شبکیہ پر پڑتا ہے اور صاف نظر آتا ہے

علاج

چونکہ روز کوری غدی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے تحت اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ سے کر سکتے ہیں۔ اگر تکلیف شدید ہو تو اعصابی غدی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں البتہ کم معمولی تکلیف ہو تو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ سے ہی مکمل آرام آجائے گا۔

آنکھوں میں تحریک کے مطابق کحل بھی استعمال کرائیں۔ روز کوری کے مریض کو سرد پانی کے چھینٹے آنکھوں پر مارنے چاہئیں اگر ممکن ہو سکے تو صبح سویرے تالاب میں نہانا اور پانی میں آنکھیں کھولنی چاہئیں

نوٹ:۔ یہ عمل ٹب یا بالٹی میں سرد پانی ڈال کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

ایک مجرب نسخہ:۔ ہوالشافی:۔ مرچ سیاہ ۲ ماشہ، نوشادر ۳ ماشہ ملا کر پانی میں حل کرکے سلائی سے صبح شام لگائیں

شب کوری

(اندھراتا)

سورج کے غروب ہوتے ہی مریض کو فضا میں نظر آنا بند ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پاخانہ پیشاب کرنے کے لئے گھر سے باہر نہیں جا سکتا۔ البتہ اگر آسمان کی طرف مریض دیکھے تو اسے ستارے نظر آتے ہیں اسی طرح کسی جگہ آگ یا چراغ روشن ہو تو وہ بھی نظر آتا ہے یعنی چمک دار شے کے بغیر مریض کو کچھ نظر نہیں آتا۔ بعض مریضوں کے سر میں بوجھ اور ہلکا ہلکا درد رہنے لگتا ہے بعض مریضوں کی آنکھوں میں آنسو ٹپکتے ہیں۔

اسباب

اندھراتا یا شب کوری کی تکلیف اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے کبھی اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے کبھی اعصابی عضلاتی۔

جب آنکھوں میں اعصابی تحریک کے اثرات بڑھتے ہیں تو ان کا اثر رطوبات زجاجیہ پر پڑتا ہے جس سے ان میں زیادتی ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ رطوبات رطوبت جلیدیہ کو آگے کی طرف دھکیل دیتی ہے جس سے پردہ شبکیہ پر صحیح عکس نہیں بن سکتا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے چیز بھی نظر نہیں آتی۔

جونہی دن چڑھتا ہے اور گرمی بڑھتی ہے فوراً مریض کو نظر آنے لگتا ہے کیونکہ رطوبات حرارت سے تحلیل ہو جاتی ہیں اور ان میں کمی واقع ہو جاتی ہے

علاج

چونکہ شب کوری اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے لہذا پہلے صحیح تشخیص کریں کہ کونسی تحریک ہے پھر تحریک کے مطابق دوا

تداویں۔

۸۔ کوری کے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مجربات حسب ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں درج کمل کو استعمال کرا سکتے ہیں۔

یہ مجربات بھی نہایت مفید اور موثر ہیں۔

سرمہ تریاق شب کوری:- ھوالشافی:- کلیجی بکرا ایک عدد، لونگ ۱ تولہ مرچ سیاہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری:- اول لونگ اور سیاہ مرچ کو باریک پیس لیں پھر تمام کلیجی پر چھڑک کر کلیجی کے ٹکڑے کرلیں پھر ان ٹکڑوں کو توے پر گرم کریں ان سے جو پانی نکلے اسے علیحدہ کرلیں سیال سرمہ تیار ہے سلائی سے آنکھوں میں لگائیں چند بار لگانے سے ہی اندھراتا ختم ہو جاتا ہے۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے:- ھوالشافی:- چھلا ریٹھا ۳ ماشہ، پانی ۲ ۱/۲ تولہ میں ابال کر محفوظ کریں، اکسیر اندھراتا تیار ہے پچکاری سے صبح و شام آنکھوں میں لگائیں چند دفعہ لگانا ہی کافی ہے۔

شب کوری کے مریض کو درج ذیل غذا دیں۔

صبح:- ایک عدد انڈے کا سالن کھلا کر قہوہ پلا دیں، یا ۱ تولہ مربہ آملہ یا ہلیلہ کھلا کر قہوہ پلائیں دوپہر:- کوئی گوشت، ساگ، شلغم، اچار پکوڑے، بیسن کی روٹی یا مکی و باجرہ کی روٹی کھلائیں شام:- صرف قہوہ:- لونگ ۶ ماشہ دار چینی ۶ ماشہ پکا کر پلایا کریں۔ اگر زیادہ بھوک لگے تو منقی یا چھوہارے کھلا کر قہوہ پلائیں۔ پھل:- آم، کنوں، سنگترہ، سیب، انار وغیرہ۔

کمند

کمند کے معنی ریت یا کنکر کے ہیں اس علامت کا مریض سو کر اٹھتا ہے تو محسوس کرتا ہے

سی آنکھ میں ریت پڑ جاتی ہے اس کا تعلق پلکوں سے ہوتا ہے کبھی اوپر کی پلکوں میں کبھی دونوں میں ہو سکتا ہے۔ یہ سب کار روائی اعصاب کی سوزش و ورم سے نمودار ہوتی ہے اس کے علاج کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں

ھوالشافی:- رسونت ۱ ماشہ، افیون ۱ رتی، پھٹکڑی ۱ ماشہ، ہلیلہ زرد ۶ ماشہ، پانی ۲۰ قطرے

اول افیون اور پھٹکڑی کو باریک کریں پھر رسونت ملا کر رگڑیں بعد میں ہلیلہ زرد اور پانی ملا کر لئی سی بنا کر آنکھوں پر لیپ کریں۔

آنکھ کے صدمات

آنکھوں میں جہاں اندرونی مشینی و کیمیائی تبدیلیاں اکثر مختلف تکالیف ہو جایا کرتی ہیں وہاں بیرونی و خارجی اسباب سے بھی آنکھوں میں مختلف قسم کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آنکھوں میں کوئی چیز پڑ جاتی ہے یا کسی قسم کی چوٹ آ جاتی ہے

آنکھ میں کچھ پڑ جانا

اسباب خاک کے چھوٹے چھوٹے ذرے یا بھُس کے ذرے یا کوئلہ، چونا، بارود، لوہے کے ذرات، ریت کے کنکر، تنکا، کیڑا وغیرہ ہوا میں اڑ کر جو قریب کو گھیرے کے آنکھ میں پڑ کر موجب تکلیف ہو سکتا ہے۔

علامات آنکھوں میں کوئی چیز پڑنے سے سخت خراش اور سوزش ہوتی ہے آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے مریض آنکھ کھول کر نہیں دیکھ سکتا بعض دفعہ آنکھ سرخ اور دردناک ہو جاتی ہے۔

علاج پلکوں کو پکڑ کر غیر جنس کو کپڑے یا روئی کی بتی سے نکال دیں۔

اگر آنکھ کے قرنیہ پر زخم ہو گیا ہو تو پہلے کوئی مخدر جیسے مثلاً افیون، کوکین لوشن سے آنکھ کو بے حس کر کے باریک موچنے سے باحتیاط ذرے کو نکال دیں۔ اگر آنکھ میں لوہے کا ذرہ پڑ گیا ہو تو موچنے کی بجائے مقناطیس کو قرنیہ پر پھرائیں تاکہ ذرہ اس سے چمٹ کر نکل آئے اگر کسی وجہ سے آنکھ زخمی ہو جائے تو روغن بید انجیر لگائیں فوراً درد بند ہو جائے گا۔

اگر بارود وغیرہ کے ذرات آنکھوں میں پڑ جائیں تو کپڑے کی بتی شہد سے تر کر کے آنکھوں میں پھرائیں تمام ذرات اس کے ساتھ چمٹ کر نکل آئیں گے۔ بعد میں آنکھوں میں عرق گلاب یا کسٹرائل ڈالیں۔

اگر آنکھوں میں چونا پڑ گیا ہو تو یہ تکلیف کا موجب ہوتا ہے اس سے اکثر آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے اس لئے اس کے علاج میں بڑی جلدی اور احتیاط کی ضرورت ہے لہٰذا آنکھ اول تازہ پانی سے دھوئیں پھر گھی یا کسٹرائل کی ایک دو بوند ڈالیں۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

اگر چونے کے ذرات آنکھ میں پڑ گئے ہوں تو بالوں کے برش سے پہلے آنکھ کو صاف کریں پھر سرکہ یا ایسٹک ایسڈ (تیزاب سرکہ) کو پانی سے ڈل کر کے آنکھ میں ڈالیں اس سے چونہ فوراً کیمیائی ترکیب کھا کر بے اثر ہو جائے گا۔

قروح العین، آنکھ پر چوٹ لگنا

اسباب :۔ چوٹ لگنا، یا آنکھ میں کسی چیز کا چبھ جانا۔

علامات :۔ آنکھ قدرت نے سر کی کھوپڑی میں ایسے محفوظ مقام پر بنائی ہے اس پر چوٹ شاذونادر ہی آتی ہے البتہ سامنے سے کوئی موثر تیزی سے آنکھ میں ٹکرا سکتا ہے یا انسان بے اختیاری سے چیز پر گر پڑے اور آنکھ پر چوٹ آجائے آنکھ پر چوٹ آجائے آنکھ پر چوٹ لگتے ہی آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے ڈھیلہ خون کے اجتماع

سے سرخ ہو جاتا ہے ابرو و پلکوں کا گوشت سوج جاتا ہے
کبھی آنکھ پر زور سے ٹکر لگنے سے بینائی زائل ہو جاتی ہے

علاج :۔ اگر ابرو و پپوٹوں پر چوٹ لگنے سے گہرا زخم ہو جائے تو اسے ریشم کی تار سے سی کر بورک لوشن سے پٹی تر کر کے لگائیں۔ اگر درد زیادہ ہو تو کوئی مسکن لوشن کا پھاہا رکھیں یا پوست کے جوشاندہ سے نیم گرم ٹکور کریں

اگر ڈھیلہ زیادہ سرخ ہو تو انڈے کی سفیدی سے کپڑے کی گدی تر کر کے آنکھ پر رکھیں۔

اگر جریان خون جاری ہو تو ٹنکچر سٹیل کا پھاہا تر کر کے رکھیں یا انزروت اور دم الاخوین کا لوشن بنا کر آنکھ پر لگائیں۔ برگ بھنگ کی ٹکیہ بھی آنکھ کے درد کو فوراً سکون دیتی ہے

روہے، ککرے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
روہے، ککرے	جرب العین	گرے نیولر لڈز
آنکھ کی خارش	جرب الاجفان	ٹرے کوما

تعارف :۔ کبھی بالائی پپوٹے کے اندرونی جانب کبھی نیچے کے پپوٹے کے اندرونی جانب چھوٹے چھوٹے سرخ دانے پیدا ہو جاتے ہیں انہی دانوں کو روہے یا ککرے کہتے ہیں

علامات :۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات سوزش ناک ہو جاتے ہیں شروع میں ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے آنکھوں میں ریتک معلوم ہوتی ہے مریض کو بار بار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ میں کوئی چیز پڑ گئی ہے اس نے نکالنے کے لئے ملتا ہے جس سے کچھ پانی نکل کر سکون ہو جاتا ہے چند دنوں تک ایسی حالت رہ کر آنکھیں اور زیادہ سوزش ناک ہو جاتی ہیں سرخی بڑھتی جاتی ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں پر پپوٹوں کے دانے ہر وقت چبھتے رہتے ہیں مریض پلک نہیں جھپک سکتا ہے آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہے۔

اگر یہ دانے سخت ہو جائیں اور ایک مدت سے قائم رہیں تو اکثر لوگوں کی آنکھوں کی نظر کمزور ہونے لگتی ہے آنکھوں میں پھولا پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی آنکھیں ملنے سے ذرا سا خون نکل جائے تو کئی دن آرام رہتا ہے

اسباب:۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات سوزش ناک ہونے کی وجہ سے ورم آجاتے ہیں جس سے چھوٹے چھوٹے دانے بن جاتے ہیں سوداوی مادہ کی کثرت کی وجہ سے آنکھوں میں ہلکی ہلکی خارش ہوتی رہتی ہے اسی وجہ سے اسے جرب الاجفان بھی کہتے ہیں گرد و غبار، دھواں یا کسی خشک دوا کا آنکھوں میں ڈالنا بھی گکروں کا سبب بن سکتا ہے

تحریک:۔ پپوٹوں کے عضلات میں چونکہ ورم ہو چکا تھا جو عضلات کی مشینی علامت ہے اسی سے روہے یا گکرے کی تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے

علاج

ایک غلط فہمی کا ازالہ:۔ آشوب چشم کی طرح روہے یا گکرے کو بھی اعصابی عضلاتی تحریک سمجھ کر اکثر معالج علاج کرتے ہیں جس سے مریض کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرض پہلے سے بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس طرح تو مرض کی مدد ہوتی ہے۔

حقیقت میں چونکہ گکرے عضلاتی تحریک کا مظہر ہیں لہٰذا ان کے علاج کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ استعمال کریں۔ انشاءاللہ فوراً فائدہ ہوگا

احتیاط:۔ آنکھوں کو گرد و غبار سے دھوئیں اور تیز روشنی سے بچائیں، آنکھوں سے سرد پانی کے چھینٹے نہ ماریں بلکہ گرم پانی یا روئی گرم سے ٹکور کرائیں۔

نوٹ:۔ اگر گکرے پرانے یا مزمن صورت اختیار کر گئے ہوں تو سب سے بہتر یہی ہے کہ انہیں اپریشن سے درست کریں۔

اس کے برعکس اگر ابتدائی حالت میں ہوں تو کاسٹک لوشن سے علاج کریں دانوں

کو روئی سے رگڑ کر ذرا سا خون نکال دیں تو فوراً آرام آجاتا ہے۔

نوٹ:۔ آنکھوں کے پپوٹے الٹا کر اول نمکین پانی سے گکروں کو دھولیں پھر روئی سے آہستہ آہستہ گکروں پر رگڑیں چند بار رگڑنے سے خون روئی پر لگے گا۔ بس اتنا ہی کافی ہوگا۔ آنکھ میں نمکین پانی ڈال بند کر دیں دوسرے دن پھر یہی عمل کریں انشاءاللہ مکمل آرام آجائے گا اگر کوئی دوائی ڈالنی ہو تو بورک ایسڈ ڈالیں شہد کی سلائی ڈالنا بھی فوری اثر ہے

یہ نسخہ بھی فوری اثر ہے۔ **ہوالشافی:۔** ہلدی ۳ ماشہ، گھی ایک تولہ۔
اول گھی گرم کریں پھر ہلدی ڈال دیں جب خوب پک جائیں تو آنکھوں پر لگانے کے لئے روئی کے پھائے اس میں ڈال دیں۔ نیم گرم حالت میں آنکھوں پر رکھ کر باندھ دیں ہر قسم کی ادویہ سے بہتر ہے میرا آزمودہ ہے۔

سرخی چشم

تعارف:۔ آنکھوں کا سرخ ہو جانا، سرخی چشم کہلاتا ہے۔

اسباب:۔ آنکھوں کے اعصاب غدد عضلاتی ورم سے آنکھوں میں سرخی آجایا کرتی ہے معالج کو سوزش و ورم کی حقیقت معلوم کر کے علاج کرنا چاہئے جو لوگ دھوئیں میں کام کرتے ہیں ان کی آنکھیں اکثر سرخ ہوتی ہیں

علامات:۔ اگر آنکھوں میں اعصاب سوزش ناک ہوں تو روشنی ناقابل برداشت ہوتی ہے آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے، گدا در پیپ نما رطوبت آنکھوں پہ جمی رہتی ہے صبح کے وقت تو آنکھیں کھولنا مشکل ہوتا ہے۔

اگر آنکھوں کے عضلات میں سوزش ورم ہو تو آنکھوں سے پانی تو کم آتا ہے البتہ خارش بہت ہوا کرتی ہے۔

غدی تحریک سے آنکھیں سرخ ہوں تو تھوڑا تھوڑا گرم پانی نکلتا ہے جلن ہر وقت رہتی ہے

علاج

جب آنکھوں میں سرخی مستقل صورت اختیار کرے تو معالج کو فوراً آنکھ دکھنے کی مرہم یا قطور نہیں دینے چاہئیں بلکہ مریض کا بغور معائنہ کریں اس کی نبض و قارورہ ضرور دیکھیں تاکہ صحیح مرض کا تعین کر کے یقینی علاج کیا جا سکے۔

یاد داشت:۔ عضلاتی تحریک سے آنکھوں کی سرخی مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے لہذا اسے مد نظر رکھتے ہوئے تشخیص کر کے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں ہر تحریک سوزش و ورم کو دور کرنے کیلئے قطور کے نسخے درج ہیں۔ ضرورت کے مطابق استعمال کر کے خلق خدا کو مستفید کریں۔

آنکھ میں خونی نقطہ

تعارف:۔ آنکھ کے ڈھیلے میں ایک گہرا سرخ نقطہ نما داغ پڑ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ سے خون ٹپکنے والا ہے

اسباب:۔ ڈھیلے کے بیرونی پردہ کے نیچے کوئی شریان یا ورید پھٹ جاتی ہے خون نکلتے ہی جم جاتا ہے اور مزید خون نہ آنے کی وجہ سے تمام آنکھ میں نہیں پھیلتا بلکہ ایک نقطہ سا بن جاتا ہے۔

اس کا عضوی سبب تو عضلاتی غدی تحریک ہے اس کا کیفیاتی سبب انتہائی خشکی گرمی ہے جس سے شریانیں پھٹنا شروع ہو جاتی ہیں۔

جو مریض شدید عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے کھانسنے اور قے کرنے سے بھی شریانیں پھٹ جایا کرتی ہیں۔ پھیپھڑوں میں سے تو خون اکثر آ جاتا ہے کبھی کبھار آنکھ کے ڈھیلے سے خون نکل کر خونی نقطہ بن کر قائم ہو جاتا ہے

علاج:۔ خالق کائنات نے انسانی جسم اس قسم کا بنایا ہے کہ وہ معمولی قسم کے نقصانات کا ازالہ خود بخود ہی کر دیتا ہے۔ مثلاً معمولی قسم کے پھوڑے پھنسیاں علاج نہ کرنے سے بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں، نزلہ زکام کا اکثر ہم علاج نہیں کراتے وہ چند دن رہ کر ختم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح آنکھ کا خونی نقطہ بھی اکثر خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر بفرض محال ٹھیک نہ ہو تو آنکھ میں غدی اعصابی قطور ڈالیں چند دن میں خون جذب ہو جائیگا آنکھ پہلی حالت میں آ جائے گی۔

نیم گرم نمکین پانی آنکھ کو دن میں دو بار دھونے سے بھی خونی نقطہ غائب ہو جایا کرتا ہے۔

ناخونہ

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
ناخونہ	ظفرہ	ٹیریجی ام PTERYGIUM

تعارف:۔ ڈھیلہ چشم پر سرخ مثلث نما پردہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی جڑ عموماً ناک کی طرف اندرونی گوشہ چشم میں ہوتی ہے۔

علامات:۔ گوشہ چشم پر سرخی مائل پردہ پیدا ہو جاتا ہے جس کا اگر فوراً علاج نہ کیا جائے تو بڑھ کر تمام قرنیہ کو ڈھانپ لیتا ہے جس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے

تحریک:۔ ناخون گوشت کا ایک بڑھاؤ ہے جو عضلاتی اعصابی تحریک سے نشو و نما پکڑنے لگتا ہے۔

علاج

عمل جراحی سے کاٹ دیا جائے یا کاسٹک سے جلایا جائے تو اکثر دوبارہ ہو جاتا ہے۔

البتہ اگر عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ و ادویہ کھلائی جائیں اور قانون مفرد اعضا میں دیئے ہوئے غدی عضلاتی قطور آنکھ میں ڈالے جائیں تو ناخونہ ختم ہو جائیگا اور پھر اس کا دوبارہ ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا۔

گہانجنی

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
شعیر	گیری ، انجن بارل	STYE

تعارف:۔ آنکھوں کے پپوٹوں میں پھنسی نکل آنا، گہانجنی کہلاتا ہے۔

اسباب:۔ متعفن آب ہوا، تیزابیت کی کثرت اور سودا گہانجنی کے بڑے اسباب ہیں۔

علامات:۔ آنکھوں کے پپوٹوں پر سرخ رنگ کی سخت پھنسی نکل آتی ہے جو پپوٹوں کی ذرا سی حرکت سے شدید درد کرنے لگتی ہے بعض اوقات گہانجنی آنکھ کے ڈھیلے سے ٹکرانے لگتی ہے جس سے مریض کے لئے آنکھ جھپکنا مشکل ہو جاتا ہے۔

گہانجنی کے متعلق یہ کہاوت مشہور ہے کہ اگر ایک ہی گہانجنی نکل کر ختم ہو جائے تو بہتر ورنہ اگر سے زیادہ نکل آئیں تو یکے بعد دیگرے سات نکل آتی ہیں اگر صحیح علاج میسر آجائے تو اکثر ایک دو نکل کر ختم ہو جاتی ہیں۔

تحریک:۔ گہانجنی آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات میں ورم ہونے سے نکلا کرتی ہے جو عضلاتی غدی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے۔

اصول علاج

گہانجنی کے اسباب اور اس کی تحریک کے مطابق ہی اصول علاج ترتیب پاتا ہے۔ چونکہ خون میں تیزابیت اور سوداویت کی کثرت ہوتی ہے، ساتھ ساتھ عضلاتی غدی تحریک کی شدت ہوتی ہے لہذا قانون مفرد اعضا کے تحت گہانجنی کا اصول علاج یوں ترتیب پائے گا کہ مریض کو ایسی اغذیہ اور ادویہ کھلائی جائیں جو ایک طرف اینٹی ایسڈ (دافع تیزابیت) ہوں دوسری طرف قلب و عضلات میں تحلیل کرنے والی ہوں اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی۔

اعصابی اغذیہ ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ صرف ایک دو دن تک مدبج گہانجنی تحلیل ہو جائے گی یعنی اس میں پیپ پڑ جائیگی اور اس میں درد بند ہو جائے گا۔ اور آئندہ نئی گہانجنی بھی نہیں نکلے گی۔

یادداشت:۔ جسم کے کسی حصہ پر کہیں بھی ورم یا پھوڑا پھنسی پیدا ہو جائے اور ان کی تعداد زیادہ نہ ہو تو اکثر معالج مقام ماؤف پر مرہم، لیپ، پلستر یا پالش لگا کر تحلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اندرونی طور پر کوئی دوا یا غذا کھلانا ضروری نہیں سمجھتے اس طرح موجودہ ورم یا پھنسی یا پھوڑا تو تحلیل ہو جاتا ہے لیکن ایک دو دن بعد نئی پھنسی نکل آتی ہے۔

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مقام ماؤف پر موجود زہریلا مادہ تو مرہم یا پلستر سے تحلیل ہو جاتا ہے لیکن مریض کے جسم و خون میں زہریلا مادہ موجود ہوتا ہے جس کی جسم کو ضرورت نہیں لہذا انسانی جسم اسے پھوڑا پھنسی کی شکل میں دوبارہ خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے جب تک زہریلا مادہ خون میں موجود ہوتا ہے پھوڑا پھنسی نکلتی رہتی ہیں۔ معالج کا کام ہے کہ جہاں وہ مقام کے ورم یا پھوڑے کو تحلیل کرے وہاں وہ مریض کے تسکین والے اعضا کو تحریک دینے والی اغذیہ ادویہ کھلائے تاکہ زہریلا مادہ اپنے طبعی راستوں سے اخراج پا جائے اس طرح مزید ورم یا پھنسیاں نکلنے کا امکان کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔

علاج

گہانجنی کے مریض کو اینٹی ایسڈ یا محرک غدد دیگر اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاء اللہ پھر نئی کوئی گہانجنی نہیں نکلے گی۔

جہاں گہانجنی ہو اس کے اوپر غدی طلا لگا سکتے ہیں۔ غدی عضلاتی مسہل بھی ذرا سا لگا سکتے ہیں غدی طلا اور محرک غدد دیگر ادویہ کے نسخہ جات قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا سے لے کر استعمال کریں۔

باھمنی سُلاق

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
باھمنی	التہاب اجفان ۔	BLEPHARITIS

تعارف :- آنکھ کے پپوٹوں کا نیم متورم ہونا اور بال گرتے رہنا سُلاق یا باھمنی کہلاتا ہے۔

اسباب :- آنکھوں کو صاف نہ کرنا۔ گرد و غبار اور میلا کچیلا رہنا۔ پلکوں میں جم جوئیں پڑنا۔ خسرہ، سرد خشک اور ترش اغذیہ و ادویہ کا کثرت استعمال، غلیظ سوداکا خون میں بڑھ جانا

تحریک :- قانون مفرد اعضا باھمنی کا غلطی سبب سوداکی کثرت اور عضوی سبب عضلاتی اعصابی تحریک قرار دیتا ہے۔

علامات :- آنکھ کے پپوٹے موٹے ہوجاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پپوٹے متورم ہوگئے ہیں حقیقت میں ورم نہیں ہوتا اگر ورم ہو تو درد ضرور ہوا کرے۔

چونکہ سوداکی کثرت ہوتی ہے لہذا مریض مقام ماؤف کو صاف کرنے کے لئے بار بار نوچتا ہے اس طرح بال اکھڑتے رہتے ہیں اگر مریض بالوں کو نہ بھی کھینچے تو بھی بالوں کی جڑیں کمزور ہونے کی وجہ سے گرتے رہتے ہیں۔

پپوٹے موٹے ہونے کی وجہ سے ڈھیلے سے رگڑ کھانے لگتے ہیں جس سے آنکھوں سے پانی آتا رہتا ہے اسی وجہ سے صبح آنکھیں باہم چپکی ہوئی ہوتی ہیں کبھی تھوڑی کبھی زیادہ پپوٹوں پر خارش ہوتی رہتی ہے۔

نوٹ :- حیوانات میں گائے بھینس کی دُم پر اکثر باھمنی لگا کرتی ہے وہ اکثر دم کو کھجلانے کے لئے بیتاب رہتی ہے جس کی وجہ سے کبھی خون بھی رستا ہے۔

اصول علاج باھمنی چونکہ سوداکی کثرت اور تیزابیت اور عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوا کرتی ہے اس کا علاج عضلاتی غدی

ادویہ سے کرنا ہوگا۔ بیرونی طور پر عضلاتی غدی مرہم یا پلستر لگا سکتے ہیں۔ باھمنی کی علاج چیل اور خارش کے اصول پر کریں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

حب اکسیر جدید

رسکپور	دار چکنا	بابچی	رائی
½ حصہ	½ حصہ	۸ حصہ	۳ حصہ

حب بقدر دانہ موٹھ تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل کھلائیے۔

پڑبال

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
پڑبال، پربال	شعر منقلب	ٹرے کائے سس۔

تعارف :- پلکوں کے نیچے زائد بال پیدا ہو کر آنکھ کے ڈھیلے پر چبھتے ہیں

اسباب :- طبی کتب میں پڑبال کے اسباب روہے یا گکرے۔ پپوٹوں کے کنارے کی پرانی سوزش، باھمنی وغیرہ تحریر ہے۔

میری تحقیقات کے مطابق مندرجہ بالا تمام اسباب پڑبال کے اسباب قرار نہیں دیئے جاسکتے کیونکہ روہے یا گکرے پڑبال کی جگہ نہیں ہوتے۔ باھمنی میں پر پیدا ہونے کی بجائے اکھڑتے ہیں۔

میری تحقیقات پڑبال کے بارے میں یہ ہیں کہ جگر و غدد کے فعل میں تیزی آجاتی ہے صفراو حرارت بڑھنے لگتی ہے جس سے سوداویت و تیزابیت ختم ہو کر

جسم میں نئے بال پیدا کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جہاں اور جس مقام پر غدی تحریک پیدا ہو جائے اور صفرا کی رکاوٹ ہو جائے وہاں نئے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

یادداشت:۔ قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بالوں کا گرنا اعصابی تحریک سے بالوں کا قائم رہنا عضلاتی تحریک اور بالوں کا پیدا ہونا غدی تحریک کے تحت ہوا کرتا ہے۔

تحریک:۔ پڑبال کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

علامات:۔ پلکوں کے نیچے زائد بالوں کی ایک قطار پیدا ہو جاتی ہے جس کا رخ آنکھ کے ڈھیلے کی طرف ہوتا ہے یعنی بال نیچے کی طرف مڑے ہوتے ہیں بال ہر وقت آنکھ کے ڈھیلے سے ٹکراتے ہیں آنکھ سے ہر وقت آنسو بہتے رہتے ہیں اکثر مریضوں میں قرنیہ پر زخم ہو جاتا ہے اور سفید یعنی پھولا ہونے لگتا ہے۔

اصول علاج

چونکہ پڑبال غدی عضلاتی تحریک سے ہوتے ہیں لہٰذا پڑبال کا اصول علاج یہ ہوگا کہ مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کی ضرورت کے مطابق استعمال کی جائیں تاکہ صفراویت کم ہو کر نئے بال پیدا ہونے لگیں ہو جائیں اور جو نئے اور زائد بال پیدا ہو گئے ہیں ان کی غذا کم ہو کر وہ گر جائیں۔

علاج:۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں پڑبال پر لگانے کے لئے غدی اعصابی کحل استعمال کرائیں۔

اگر شدید تکلیف ہو تو بالوں کو موچنے سے ایک ایک کر کے نکال دیں اور پھر کحل استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہو الشافی:۔ قلمی شورہ ۱ تولہ ، سرمہ سفید ۳ تولہ ، باریک مثل سرمہ کر کے بالوں پر لگائیں اگر بال اکھاڑ کر لگائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر دوائی علاج سے جلد افاقہ نہ ہو تو کسی سرجن

سے اپریشن کرا دیں۔

جحوز العین

تعارف:۔ یہ ایک ایسی علامت ہے جس میں رطوبات زجاجیہ مقدار میں بڑھ کر آنکھوں کے ڈھیلوں کو آگے کی طرف دھکیل دیں ہیں آپ نے کئی اشخاص ایسے دیکھے ہوں گے جن کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو ابھرے ہوتے ہوتے ہیں یہ رطوبت زجاجیہ کی زیادتی کے مریض ہوتے ہیں اسی طرح بعض اشخاص کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوتی ہیں ایسی مریض رطوبت زجاجیہ کی کمی کے مریض ہوتے ہیں۔

علاج

تجوز العین کے علاج کے لئے رطوبت زجاجیہ کو کم کر دیں رطوبت زجاجیہ کا علاج کرنے کا طریقہ اور نسخہ جات شروع مضمون میں تفصیلاً درج ہیں وہاں سے دیکھ کر علاج کریں۔

بیاض الاہداب

تعارف:۔ آنکھوں کی پلکیں سفید ہو جاتی ہیں۔

حقیقت مرض

بیاض الاہداب کوئی نئی علامت نہیں ہے بلکہ یہ وہی برص ہے (سفید داغ) جو جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو جایا کرتا ہے، برص اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتے ہیں اس لئے ایسے مریض

علاج

کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اس علامت کے لئے بابچی سب سے بہتر ثابت ہوتی ہے چار چار رتی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ استعمال کریں تقریباً ایک دو ماہ کے اندر بیاض الاہداب غائب ہو جائیں گے۔

آنکھوں کی تکالیف

(ایک نظر میں)

پڑوال
بڑھاپے کی نظر
دھند
ناخنہ
موتیا بند
قریب نظری

قمود

تعارف:۔ قمود ایک ایسی علامت ہے کہ مریض جس چیز کو دیکھتا ہے وہ اسے سفید نظر آتا ہے۔
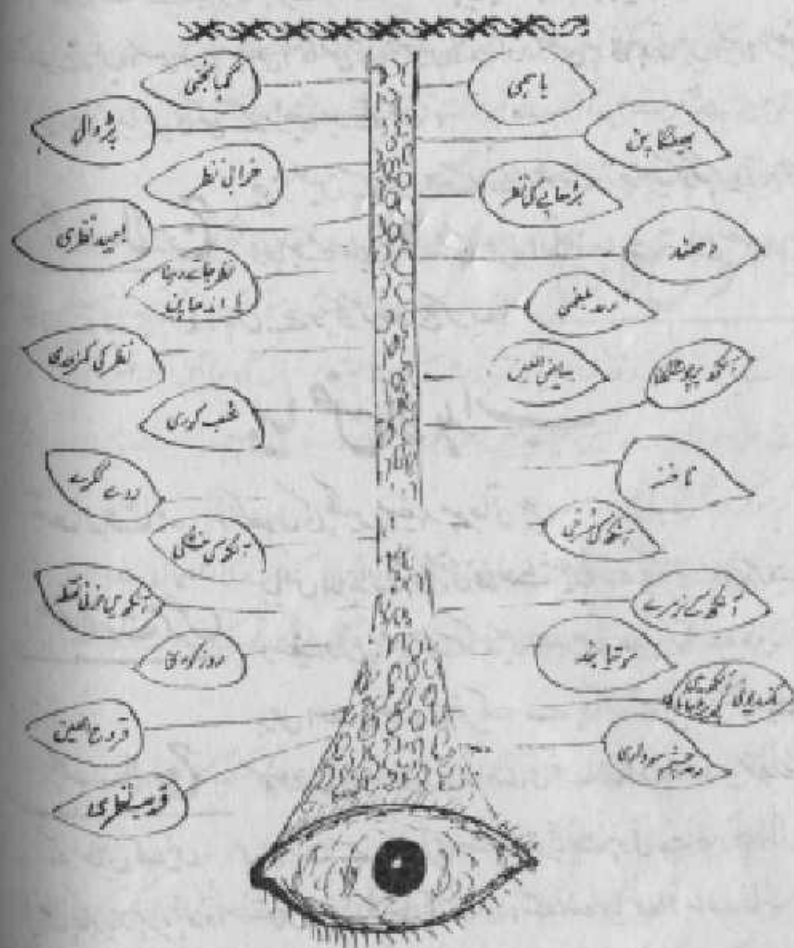
اسباب:۔ سفید چیزوں کا زیادہ دیکھنا۔ بجلی کی زیادہ روشنی جس سے آنکھیں چندیا جائیں۔ سفید اور اعصابی چیزوں کا کھانا۔

تحریک:۔ اعصابی عضلاتی تحریک سے قمود کی علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

علاج: قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات استعمال کریں۔ آنکھوں میں عضلاتی کحل بھی ضرور استعمال کریں چند دنوں کے اندر ہی قمود کی علامت ختم ہو جایا کرتی ہے۔

آنکھ کے ترمزے

تعارف:۔ ہوا کے اندر رنگا رنگ چیزوں کا دیکھنا خصوصاً چھوٹے ذرات مثل بکھرتے اڑتے ہوئے نظر آتے رہنا۔

اسباب:۔ آنکھوں کی یہ علامت آنکھوں کے غدد کا ضرورت سے زیادہ رطوبات خارج کرتے رہنا سے ہو جایا کرتی ہے۔ اعصابی اغذیہ کے کثرت استعمال سے بھی یہ علامت ہو جاتی ہے

علاج: چونکہ رطوبات کی شدت ہوتی ہے لہٰذا ایسی اغذیہ اور دیہ کھلائیں جس سے ایک طرف رطوبات خشک ہو جائیں دوسری طرف عضلات تیز ہو کر رطوبات کو جذب کرنا شروع کر دیں اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ شفا

دے گا۔ نیز غذا اعصابی کھلائیں۔

بھینگا پن

تعارف:- آنکھوں کی اس علامت میں مریض آنکھ کو بھرا کر یعنی ڈھیلا کو اوپر نیچے کرکے دیکھتا ہے اس علامت کو ٹیڑھا جھانکنا بھی کہتے ہیں۔

اسباب:- آنکھوں کے اندر یا باہر کسی قسم کا ورم بھی ڈھیلا کے زاویہ کو کم و بیش کر دیتا ہے جس سے پردہ شبکیہ پر عکس صحیح نہ بن سکنے کی وجہ سے مریض ڈھیلا کو ادھر اُدھر یا اوپر نیچے کر دیکھتا ہے۔ گویا بچی، سر کا ورم، پردہ صلبیہ کا ورم، سر میں پانی جمع ہونے سے بھی یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

اکثر لوگوں کو اعصابی تحریک سے تسکین عضلات ہو کر یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج: اصل سبب معلوم کرکے تحریک کے مطابق علاج کریں اگر جلد آرام نہ آئے کسی آئی سپیشلسٹ کو دکھا کر علاج کرائیں وہ اگر آپریشن کا مشورہ دے تو آپریشن کرا دیں۔

نظر کی کمزوری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کمزوری نظر	ضعف بصر	ASTHINOPIA

تعارف:- آنکھوں کی اس علامت میں انسان کسی کتاب یا مضمون کو لگاتار پڑھ نہیں سکتا، آنکھوں کے اندر اندھیرا آتا ہے۔ مریض کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دیکھنا چاہتا ہے۔

اسباب:- تسکین اعصاب اور ضعف عضلات اور تحریک غدد اس علامت کے عضلاتی اسباب ہیں یعنی غدی تحریک میں اس علامت کا اصل سبب ہوتا ہے تمام لفظوں میں یوں سمجھیں کہ صفرا کی شدت سے یہ علامت اکثر پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

علاج: صفراوی اور محرک جگر اغذیہ ادویہ روک دیں۔ اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے ضرور ماریں، سر پر روزانہ غسل کریں صحت افزا مقامات کی سیر کریں خاص کر صبح کے وقت ایک گھنٹہ سیر کو ضرور جائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:- مغز بادام، سونف، مغز کدو، کشنیز مغز، چینی، پانی۔

مغز بادام	سونف	مغز کدو	کشنیز مغز	چینی	پانی
۵ دانہ	۱ ماشہ	۳ ماشہ	۱ ماشہ	۲ تولہ	حسب ضرورت

تمام ادویہ کو باریک پیس کر پانی میں ملا کر بصورت سردائی صبح شام پلائیں۔ چند خوراکوں سے واضح فائدہ ہو جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کی کحل اعصابی عضلاتی آنکھوں میں لگائیں۔

دھند، غبار

تعارف:- اس علامت میں مریض فضا میں دھند اور گرد و غبار دیکھنے کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اول سبز اور نیلے رنگ کی اور سال بعد زرد رنگ کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور آخر میں بینائی بالکل بند ہو جاتی ہیں۔

اسباب:- آنکھ کے اعصابی پردوں میں تحریک و تیزی آ جاتی ہے جس سے آنکھوں میں رطوبات کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اشیاء کے عکس پردہ شبکیہ پر صحیح نہیں بنتے بلکہ دھندلے بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فضا میں بھی مریض کو دھند اور گرد و غبار نظر آتا ہے۔

علاج:- چونکہ آنکھوں کے اعصابی پردوں میں تحریک و تیزی ہوتی ہے لہٰذا دھند

غبار کے مریض کو فوراً عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ قانون مفرد اعضا کے عضلاتی مرکبات فوری اثر ہیں۔

نوٹ :- دھند کے ابتدا میں یہ علاج بہت موثر ثابت ہوتا ہے البتہ اگر زیادہ مدت ہو گئی ہو تو کسی آئی سرجن سے مشورہ ضروری ہے

قریب نظری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قریب نظری	قصر البصر	مائی اوپیا

تعارف :- اس علامت میں مریض کو قریب کی چیزیں تو صحیح دکھائی دیتی ہیں لیکن دور کی چیزیں نظر نہیں آتیں۔

اسباب :- قریب نظری کے اسباب باریک بینی، خراب روشنی، پیدائشی اور وراثتی لکھے ہیں لیکن کوئی عضوی سبب کسی کتاب میں درج نہیں کیا گیا جسے اغذیہ ادویہ سے تیز و تند کر کے قریب نظری کو دور کیا جا سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک رطوبت جلیدیہ (لینز) کا فاصلہ پردہ شبکیہ سے اعتدال پر رہتا ہے چیزیں دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں آتی جونہی فاصلہ کم و بیش ہوتا ہے چیزیں کم و بیش فاصلہ سے دکھائی دینے لگتی ہیں قریب نظری کی تکلیف اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کے قریب آجاتی ہے جس کی وجہ رطوبت بیضہ کا کم ہونا ہے۔

رطوبت جلیدیہ
پردہ شبکیہ
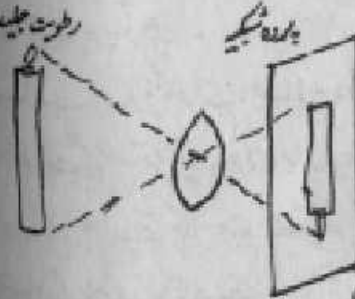
رطوبت بیضہ چونکہ صفراوی رطوبت ہے جو غدی اعصابی تحریک کی شدت سے کم ہو جایا کرتی ہے رطوبت بیضہ کے کم ہوتے ہی اس کا دباؤ کم

ہو جانا چاہیے جس سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے اس وقت آنکھیں بھی قدرے بیٹھ جاتی ہیں۔

دیئے ہوئے نقشہ میں رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کے قریب آچکی ہے۔ نقشہ میں موم بتی کا عکس پردہ پر پہلے سے بھی چھوٹا بنتا ہے اس طرح تمام چیزیں صرف چھوٹی نظر آتی ہیں بلکہ صاف بھی دکھائی نہیں دیتیں آنکھ سے جتنی جتنی دور ہوں گی۔ دھندلی نظر آئیں گی چیزوں میں تفریق کرنا مشکل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسا مریض ہر شے کو قریب سے دیکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔

علاج

قریب نظری کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے کمل اور سرمہ جات تحریک کے مطابق استعمال کرائیں اللہ شفا دے گا۔

نوٹ :- اگر جلد علاج سے نظر ٹھیک نہ ہو تو فوراً آئی سرجن سے عینک لگوائیں پھر علاج جاری رکھیں آہستہ آہستہ عینک چھوٹ جائے گی

بعید نظری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بعید نظری	طول البصر	ہائی پرمیٹروپیا

تعارف :- بعید نظری قریب نظری کے برعکس علامت ہے اس علامت میں مریض نزدیک کی بجائے دور کی چیزیں صاف دیکھ سکتا ہے۔ نزدیک کی چیزیں اول تو دکھائی نہیں دیتیں اگر آئیں بھی تو دھندلی ہوتی ہیں

اسباب :- بعید نظری کی علامت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب رطوبت جلیدیہ (لینز) پردہ شبکیہ سے دور ہو جاتی ہے۔

رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے اس وقت دور ہوتی ہے جب عضلاتی غدی تحریک سے

رطوبت بیضہ کم ہو جاتی ہے۔ رطوبت بیضہ سوداوی رطوبت ہے جو عضلاتی غدی تحریک سے کم ہو جایا کرتی ہے۔

چونکہ یہ رطوبت، رطوبت جلیدیہ سے باہر کی طرف واقع ہے جو نہی یہ کم ہوتی ہے۔ رطوبت جلیدیہ دباؤ کم ہوتے ہی باہر کی طرف آجاتی ہے اس طرح رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے دور ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہو جاتی کہ دور کی اشیاء کا فوٹو بہت بڑا بنتا ہے جس سے وہ صاف دکھائی دینے لگتی ہیں۔
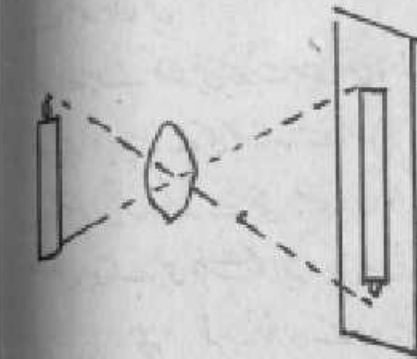
علاج

رطوبت بیضہ کا کم ہو جانا بعید نظری کا اصل سبب ہے، جو عضلاتی غدی تحریک سے کم ہوا کرتی ہے۔

عضلاتی غدی تحریک ترش و تیزابی اشیاء اغذیہ ادویہ سے ہوا کرتی ہے لہذا ان چیزوں سے پرہیز کرائیں ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں جو دافع سودا و تیزابیت ہوں دوسرے لفظوں میں سوداوی صفرا اور محرک جگر و غدد ہوں۔ غدی عضلاتی کمل بطور سرمہ استعمال کریں۔

قانون مفرد اعضا کے غدی عضلاتی سے غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

کالا موتیا یا سبز موتیا بند

رنگ دار چیزوں کا صحیح رنگ معلوم نہ ہونا (کلر بلائنڈ)

تعارف :۔ رنگ دار چیزیں اپنے صحیح رنگ میں نظر نہیں آتیں اس لئے چیزوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسباب :۔ جیسا کہ آنکھ کے پردوں کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ ہر چیز کا عکس پردہ شبکیہ پر پڑتا ہے پردہ شبکیہ کی بناوٹ میں دس طبقات ہوتے ہیں جن کے ذمے علیحدہ علیحدہ کام ہیں۔ ان میں ایک طبق راڈز اور کونز کا ہے قوت بصارت اسی میں پائی جاتی ہے اس طبق میں خاص قسم کے سیلز ہوتے ہیں ان میں بعض عصا یا ڈنڈے کی شکل ہوتے ہیں جن کو راڈز کہتے ہیں اور بعض مخروطی شکل کے جن کو کونز کہتے ہیں

روشنی کی شعاعوں سے تحریک ہو کر اس لطیف ساخت میں ارتعاش ہوتا ہے چنانچہ راڈز روشنی اور تاریکی کا احساس کرتے ہیں اور کونز کے ذریعہ مختلف رنگوں کا احساس ہوتا ہے جب ان راڈز میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے تو روز کوری یا شب کوری کی علامت پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب کونز میں کوئی خرابی ہوتی ہے تو رنگ کوری کی علامت پیدا ہو جاتی ہے یعنی چیزیں اپنے صحیح رنگوں میں نظر نہیں آتیں جس سے ان میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے

علاج

جب روز کوری کی شکایت ہو جاتی ہے تو صفرا و حرارت کی شدت سے رنگین پردہ پر سیاہی کم ہو جاتی ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک کرنے سے روز کوری کو آجاتا ہے۔

اس کے برعکس جب حرارت کی کمی ہوتی ہے تو رنگین پردہ کی سیاہی زیادہ ہو جاتی ہے جو عضلاتی غدی تحریک کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

قاعدہ کلیہ :۔ یاد رکھیں کونز کا مزاج عضلاتی ہے اگر رنگوں میں تمیز نہ ہو سکے تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تحریک پیدا کرنی چاہئے یعنی حرارت غریزی کو بڑھائیں انشاء اللہ شفا ہو گی۔ اس مقصد کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔

سفید موتیا، موتیا بند

اردو نام	طبی نام	انگریزی
موتیا بند یا سفید موتیا	نزول الماء	کیٹریکٹ.

تعارف :- اس علامت میں آنکھیں آہستہ آہستہ دیکھنے سے معذور ہونے لگتی ہیں آنکھیں دھندلی اور سفیدی مائل ہو جاتی ہیں آہستہ آہستہ انسان اندھا ہو جاتا ہے

علامات :- کبھی ایک آنکھ کبھی دونوں آنکھوں کے لینز رطوبت جلیدیہ دھندلے ہو جاتے ہیں جس سے انسان کے دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے اگر آنکھوں میں ایٹروپین ڈال کر دیکھیں تو پتلی کے نیچے نیلگوں سفیدی مائل یا عنبری رنگ کی شے دکھائی دیتی ہے جو حقیقت میں آنکھ کا موتی دیتر یا رطوبت جلیدیہ ہوتا ہے۔

مریض بتاتا ہے کہ روشنی پھٹ جاتی ہے ایک چراغ بہت بڑا دکھائی دیتا ہے کبھی دو دو یا چار چار چراغ دکھائی دیتے ہیں آہستہ آہستہ چمکدار چیزوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

اسباب :- بڑھاپا۔ ذیابیطس مسلسل اسہال یا کثرت بول، آتشک، مرگی، بجلی وغیرہ سے موتیا بند ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ موتیا بند کے مریض اعصابی تحریک کے ہوتے ہیں لہٰذا ان کو غذا اور ادویات اعصابی کھلائیں۔ ضرورت کے مطابق آنکھوں میں ڈالنے کے لئے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی کحل آنکھوں میں ڈالنے کے لئے دیں تاکہ اندرونی علاج کے ساتھ ساتھ مقامی علاج بھی ہو جس سے جلد مرض بڑھنے سے رک جائے گا اور آہستہ آہستہ موتیا بند کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نوٹ :- اگر موتیا اتر چکا ہو یعنی لینز فاسد رطوبت سے گدلا ہو چکا ہو اور کچھ دکھائی نہ دے تو فوراً آپریشن کرا دیں اللہ شفا دے گا۔

شروع مرض میں جب پانی آنکھوں سے بہنے لگے یا آنکھیں پانی سے بھر جایا کریں تو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ نیز یہ نسخہ آنکھ میں لگانے سے بہت لگتا ہے لیکن موثر بہت ہے۔

ہوالشافی۔ صابن، نیلا تھوتھا، رائی، ہر ایک ہم وزن، مثل سرمہ باریک کر کے محفوظ کر لیں

ترکیب استعمال۔ دانہ خشخاش کے برابر لے کر ایک قطرہ پانی میں ملا کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں دو تین دن لگانا کافی ہے۔

نورالعین :- نیلا تھوتھا۔ ست پودینہ، ست کافور۔ الکحل، گلیسرین
۱ رتی　۱ رتی　۱ رتی　[illegible]　۱ پونڈ

کالا موتیا یا سبز موتیا بند

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سبز موتیا بند	کالا موتیا	خضرۃ العین	گلاکوما.

تعارف :- پاکستان بھر میں سبز موتیا بند یا خضرۃ العین کی بجائے کالا موتیا کے نام سے آنکھوں کی یہ علامت مشہور ہے۔

شروع میں کالا موتیا کے مریض کی متاثرہ آنکھ کی رنگت سبز ہو جاتی ہے اسی نسبت سے اسے سبز موتیا بند کہتے ہیں۔

علامات :- موتیا بند کے مریض کی آنکھ کی پتلی ابتدا میں سبز رنگ کی ہو جاتی ہے ساتھ ہی کرہ چشم (ڈھیلہ) سخت ہونا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں سختی بڑھتی جاتی ہے نظر کا حلقہ بھی کم ہوتا رہتا ہے بالآخر آنکھ کا ڈھیلہ اندرونی بیرونی پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے اور نظر بھی کلی طور پر بند ہو جاتی ہے۔

ابتدا مرض میں کبھی کبھی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے بعض دفعہ چراغ کے گرد

دائرہ سا نظر آتا ہے۔

بعض دفعہ مریض کے ڈھیلے میں شدید درد ہونے لگتا ہے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے مریض مارے درد کے بے چین ہوتا ہے دیواروں سے ٹکریں مارنے لگتا ہے اگر مسلسل کئی دن درد رہے تو قرنیہ کے طبقات زخمی ہو جاتے ہیں زخموں کے نشان آرام آنے کے بعد پھولا کی صورت میں باقی رہ جاتے ہیں نظر بالکل بند ہو جاتی ہے اس لئے علاج سے دوبارہ نظر نہیں بنتی بعض دفعہ قابل ترین آئی سرجن بھی آنکھ نہیں بنا سکتے۔

نوٹ:۔ اگر کسی مریض کی آنکھ میں شدید درد ہونے لگے تو فوراً کسی معالج قابل سے آنکھوں کا معائنہ کرائیں تاکہ آنکھ ضائع ہونے سے بچ سکے۔

جب کسی شخص کی صرف آنکھ کا ڈھیلہ میں درد ہو تو اسے عرف عام میں درد اُل کہتے ہیں درد اُل کا فوری اور موثر علاج قانون مفرد اعضا میں موجود ہے۔ لیکن دواخانہ دنیاپور میں اس کا علاج صرف پانچ منٹ میں کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پھر دوبارہ درد نہیں ہوتا۔ آنکھ میں جتنی نظر باقی ہوتی ہے اتنی قائم ہو جاتی ہے۔

اسباب:۔ کالا موتیا کے مریض عضلاتی تحریک کے مریض ہوتے ہیں ان کے جسم میں تیزابیت اور ترشی کی زیادتی ہو جاتی ہے ورترشی کی زیادتی سے آنکھ کے اندر کی رطوبات خشک ہونا شروع ہو جاتی ہیں جوں جوں رطوبات کم ہوتی جاتی ہیں ویسے ہی آنکھ کا ڈھیلہ سخت اور پتھریلا ہونا شروع ہو جاتا ہے

ایک اہم نکتہ

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کالا موتیا کی اگر تجربہ تفاصیل سے تشخیص دے دی جائے تو میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں اس طریقے سے اس علامت کا علاج کرنا بہت آسان ہوگا اور بعد میں اس مسئلہ پہ تحقیقات کرنا کا راستہ مل جائے گا۔

قارئین تجربہ مفاصل کی حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے بڑے جوڑوں کے درمیان جو لیس دار رطوبت ہوتی ہے وہ جوڑوں کو آسانی سے ادھر ادھر حرکت کرنے میں مدد ملتی ہے جب عضلاتی اعصابی تحریک سے یہ رطوبت خشک ہو جاتی ہے تو جوڑ حرکت کرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اگر زبردستی حرکت کرتے سے عاری ہو جاتے ہیں اگر زبرد بالکل یہی صورت آنکھ کے اندر واقع ہوتی ہے جوں جوں رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں ویسے ویسے آنکھ کا ڈھیلہ سخت ہوتا جاتا ہے جب تمام رطوبت خشک ہو جاتی ہیں تو آنکھ نہ صرف پتھرا جاتی ہے بلکہ دیکھنے سے بھی عاری ہو جاتی ہے اسی حالت کا نام کالا موتیا رکھا جاتا ہے کیونکہ جس طرح پتھر سے روشنی نہیں گذر سکتی اسی طرح کالا موتیا کی آنکھ میں روشنی کا گذرنا بند ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اکثر حکماء اس کی شدت خفت کے تحت کالا موتیا بند کے چار درجات بتاتے ہیں مثلاً شدید، مزمن، نوتی، تانوی وغیرہ۔

نوٹ:۔ اکثر کتب میں کالا موتیا کا سبب کرۂ چشم میں معمول کی نسبت رطوبت پیدا تو زیادہ ہوتی ہے لیکن جذب کم ہوتی ہے اس لئے اجتماع رطوبت یا اجتماع خون سے کرۂ چشم ڈھیلا تن کر سخت ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ نظر ناقص اور زائل ہو جاتی ہے لکھا ہے جو درست معلوم نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ کالا موتیا کے مریض کے جسم میں تیزابیت اور ترشی کی زیادتی ہو جاتی ہے رطوبات جسم خصوصاً طبعی رطوبات کم یا خشک ہو جاتی ہیں رطوبت کی زیادتی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ جس مقام میں رطوبات کا اجتماع ہو اور دوسرے مقامات کی طرف جذب ہو کر وہاں کا جسم پھول جاتا ہے اور پیلا ہو جایا کرتا ہے نہ کہ سخت بعض دفعہ آنکھ کی عضلات میں سوزش و ورم ہو کر زخم ہو جایا کرتا ہے جو ناسور کی شکل اختیار کر کے آنکھ کے

اندر سوراخ کر دیتا ہے جس سے آنکھ کا موتی اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے یا باہر نکل جاتا ہے جس سے
نظر بند ہو جایا کرتی ہے اس صورت کا علاج اپریشن سے بھی مشکل ہوتا ہے

علاج

جب بھی نظر کی کمزوری کا مریض آئے تو ایسے ہی اٹھا کر کوئی دوا نہیں دے دینی چاہئے بلکہ پہلے اچھی طرح تشخیص کریں کہ نظر کی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے۔ کیا سفید موتیا اتر رہا ہے یا کالا موتیا دونوں کی تشخیص و علامات تحریر کر دی ہیں اگر کالا موتیا کی علامات پائی جائیں تو یہ جاننا ضروری ہے کہ آنکھ پر چوٹ لگنے سے نظر کمزور تو نہیں ہوئی آنکھ میں ورم تو نہیں ہے، درد کی کیفیت کیا ہے ناسور یا زخم تو نہیں ہے اگر ان میں سے کوئی سبب نہ ہو تو کالا موتیا تیزابیت کی زیادتی اور رطوبات کی کمی سے اتر رہا ہوگا۔ جس سبب سے نظر کی کمزوری ثابت ہوا سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

چوٹ سے نظر کی کمزوری

اگر چوٹ کی وجہ سے نظر کی کمزوری ہوگی تو مریض خود ہی چوٹ لگنے کا ذکر کرے گا۔
اس مقصد کے لئے زخم بند کرنے کی اغذیہ ادویہ دیں جس سے فوراً نظر بحال ہو جائے گی۔

آنکھ میں ورم و درد سے نظر کی کمزوری

جب آنکھ کے ڈھیلا میں شدید درد ہو، آنکھ سرخ ہو اور نظر کمزور ہونے لگے تو سمجھیں کہ اس سے کالا موتیا اترے گا جو کسی علاج سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ لہذا اس کا تدارک فوراً کرنا چاہئے۔ قارئین عرف عام میں اس حالت کو درد اُل کہتے ہیں جس سے اکثر آنکھ میں پھولا ہو جایا کرتا ہے۔
ایسے مریض عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ورم اور درد آنکھ ہوا کرتا ہے اس کی زری

اثر کے لئے اندرونی طور پر یہ نسخہ دیں۔
ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۲ ماشہ، کالی مرچ ۱۰ دانہ، دھنیا ۲ ماشہ، یہ ایک خوراک ہے
ایسی دو خوراکیں صبح شام کھلائیں۔
ترکیب استعمال:۔ تمام ادویہ کو توڑ پھوڑ کر آدھ پانی میں بھگوئیں کہ ڈوب جائیں صبح سردائی کی طرح رگڑ کر پن چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلائیں اسی طرح شام کو رگڑ کر پلائیں۔ کھانے کے لئے یہ نسخہ دیں۔
غدی اعصابی ملین: دن میں تین بار ہمراہ سونف کی چائے پلا دیں اگر قبض ہو تو ساتھ غدی اعصابی مسہل کھلائیں۔
بیرونی علاج:۔ کنپٹی پر بلیڈ سے ذرا ذرا زخم کر کے یہ دوا زخموں پر مل دیں فوراً درد کافور ہوگا اور انشاء اللہ دوبارہ نہیں ہوگا۔
ہوالشافی:۔ جمالگوٹہ ۲ حصہ، کالی مرچ ۳ حصہ، نوشادر ۳ حصہ، رائی
تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔ کنپٹی پر بلیڈ سے ذرا ذرا زخم کر کے تھوڑی سی دوا زخموں پر ڈال دیں دوا لگتے ہی درد کافور ہوگا اور انشاء اللہ دوبارہ نہیں ہوگا

آنکھ کا موتی ٹل جانا

چوٹ وغیرہ لگنے سے آنکھ کا موتی اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے اور نظر کم یا بند ہو جاتی ہے۔
عمل جراحی سے آنکھ کے موتی کو اصل جگہ پر ٹھہرائیں نظر پھر بحال ہو جائے گی۔

رطوبت کے کم ہونے سے کالا موتیا

اگر جسم میں ترشی و تیزابیت کی زیادتی سے آنکھوں کی رطوبت خشک ہو رہی ہو اور نظر بند ہو رہی ہو یا ہو چکی ہو تو درج ذیل علاج کریں

قارئین :- یہ تو آپ جانتے ہیں کہ بلغمی رطوبات کی پیدائش زیادہ ہو رہی ہو تو ترشی وسودا کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اگر سودا و ترشی کی زیادتی ہو تو جسم میں صفرا قریباً بند ہو جاتا ہے یا اس کی بہت کمی ہو جاتی ہے۔

اس طرح صفرا کی زیادتی سے بلغم و رطوبات کی پیدائش بند ہو جایا کرتی ہے۔ پیدائش بند ہو چکی ہو تو اس خلط سے متعلقہ علاج کے لئے ہمارے پاس آسان اصول یہ ہے کہ جس خلط کی متعلقہ مفرد حیاتی عضو کو تحریک دینے سے وہ خلط پیدا ہونے لگتی ہے اور بڑھی ہوئی خلط کم ہونے لگتی ہے۔

کالاموتیا کے مریض میں چونکہ تیزابیت وسودا کی زیادتی ہوتی ہے لہٰذا ہم صفرا کی پیدائش بڑھانے کے لئے جگر و غدد کو تحریک دینے والی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں گے جو سوداویت کو کم کر دیں گی آنکھوں کی سختی نرم ہو جائے گی۔ آہستہ آہستہ نظر بحال ہو جائے گی۔

بالکل اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے میں نے لیبیا میں رہنے والے ایک پاکستانی بھائی کی بیوی کا علاج کیا جو سو فی صد کامیاب رہا اس کا ذکر میں نے ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا میں بھی کیا تھا۔

قارئین کے مفاد کی خاطر اس سرمہ کا نسخہ من وعن درج کر رہا ہوں احتیاط سے تیار کر کے ایسے کالاموتیا کے مریضوں کو استعمال کرائیں جن کو ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا ہو۔

ہوالشافی :-

جماگوڑ	ریٹھہ	انزروت	کجلی	پتہ بکرا
۴ ماشہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۳ تولہ	۲ عدد

ترکیب تیاری :- سب سے پہلے جماگوڑ کو رگڑیں بعد میں ریٹھہ ساتھ ڈال کر خوب رگڑیں دو تین گھنٹہ رگڑنے کے بعد انزروت باریک کردہ ملا کر رگڑیں پھر کجلی ملا کر دو دن رگڑائی کریں بعدہ دو عدد پتہ بکرا ڈال کر خوب رگڑائی کریں حتیٰ کہ تمام پانی خشک ہو جائے اور انتہائی باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

کجلی بنانے کا طریقہ

پارہ ایک تولہ گندھک آملہ سار ۲ تولہ دونوں کو ملا کر دو تین گھنٹہ خوب رگڑیں حتیٰ کہ بالوں کی طرح سیاہ ہو جائے کجلی تیار ہے حسب ضرورت استعمال کریں۔

ترکیب استعمال سرمہ :- اس سرمہ میں زیادہ تیز اثر جماگوڑ ہے۔ یہی نسخہ کا جزو اعظم ہے اس کی وجہ سے سرمہ بہت تیز ہے جب کسی مریض کی آنکھوں میں ڈالنا ہو تو اسے ذرا ہلکا کریں تاکہ جلن نہ ہو۔ ہلکا کرنے کے لئے اس سرمہ میں کالا سرمہ دوگنا شامل کر کے استعمال کرائیں۔ سرمہ ایک ذرہ صبح ایک دفعہ شام ڈالنا ہوتی ہے

افعال اثرات :- یہ سرمہ غدی عضلاتی مزاج کا حامل ہے آنکھوں میں عضلاتی تحریک سے اور ترشی و تیزابیت سے ہونے والی تمام علامات کے لئے خصوصاً کالاموتیا کیلئے بے حد مفید ہے آنکھوں کی خارش، بالچر، پھولا، آنکھوں کی خشکی وغیرہ کے لئے فوری کام کرتا ہے کالاموتیا کے مریض کی آنکھوں میں اکثر درد ہوا کرتا ہے ایسی صورت ہو تو کنپٹی پر جونکیں لگوائیں فوراً درد ختم ہو جاتا ہے۔ افیون یا مارفیا کی پچکاری کا بھی کام کر سکتے ہیں۔ آنکھوں میں افیون پانی میں حل کر کے ڈال سکتے ہیں۔

غذا :- کالاموتیا کے مریض کو تیزابی و ترش اغذیہ ادویہ بند کرا دیں۔ گرم خشک سے گرم تر اغذیہ استعمال کرائیں۔

صبح بیکھی بادام کھلا کر سونف اجوائن کا قہوہ۔ دوپہر :- کدو توری ٹینڈے شلغم مولی وغیرہ بغیر روٹی چاول کے دیں۔ **شام :-** صرف دودھ گھی ملا دیا۔

نوٹ :- کالاموتیا کے شروع میں اگر اپریشن کرا دیا جائے تو بہتر ہے۔

جلد میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

جلد کی ماہیت

جلد کی ماہیت کے بارے میں حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب اپنی شہرۂ آفاق کتاب مخزن الجواہر میں یوں رقمطراز ہیں۔

جلد

جلد۔ پوست کھال جو تمام جسم کی بیرونی سطح پر بطور پوشش یا غلاف کے واقع ہے یہ لبوں اور ناک کے نتھنوں اور ہونٹوں اور کان کے سوراخوں اور مقعد کے کناروں پر اس جھلی سے ملتی ہے جو جسم کی اندرونی تجاویف میں استر کرتی ہے جس کو غشا مخاطی کہتے ہیں گویا جلد جسم کی بیرونی پوشش ہے اور غشا مخاطی تجاویف جسم کا اندرونی استر ہے۔

جلد کے دو پرت ہوتے ہیں (۱) بالائی (۲) زیریں بالائی پرت کو عربی میں بشرہ یا جلد کاذب اور انگریزی میں اپی ڈرمس یا کیوٹیکل کہتے ہیں۔ زیریں پرت کو آدم یا جلد صادق اور انگریزی میں کوریم CORIUM یا ڈرما DERMA کہتے ہیں۔ عروق و اعصاب بالوں کی جڑیں اور پسینہ کے غدد اسی تہ میں ہوتے ہیں۔ جلد کو ڈاکٹری میں سکن کہتے ہیں۔ SKIN

جلد کا مزاج

چونکہ جلد ایک قسم کی غشا مخاطی ہے اور غشا مخاطی غدی مادہ سے بنی ہوتی ہے لہذا جلد کی غشا مخاطی ہونے کی وجہ سے غدی مزاج کی حامل ہے چونکہ اس کے اندر لاکھوں سوراخ ہیں جن کے ذریعہ فضلات اندرونی خارج ہوتے ہیں لہذا اس کا مزاج غدی اعصابی گرم تر ہے۔

جلد کا سرخ ہوجانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جلد کا سرخ ہونا	حمرۃ الجلد	اری تھیما ERYTHEMA

علامات: ۱۔ ماؤف جلد قدرے موٹی اور سرخ ہوتی ہے اکثر سرخ دھبے یا چتاخ پیدا ہوجاتے ہیں جن میں جلن اور ہلکا درد ہوتا ہے یہ دھبے کبھی تو خود بخود غائب ہوجاتے ہیں اور کبھی ان پر سے بھوسی یا چھلکے جھڑ جاتے ہیں کبھی وہاں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ اگر بیماری شدید ہو تو اعضا شکنی اور کبھی بخار ہوجاتا ہے

اسباب: گرمی کی شدت یا تیز دھوپ یا لو کا جلد پر اثر کرنا۔ کسی گرم اور سوزش پیدا کرنے والی دوا لگ جانا۔ کسی حصہ جسم کا رگڑ کھانا جیسا کہ چڈوں یا بغل کی جلد میں باہم رگڑ کھانے سے ایسی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور جلد کا سُرخ ہونا

قانون مفرد اعضا کی رُو سے کسی عضو میں اس وقت تک خون نہیں جاتا یا وہ اس وقت تک سرخ نہیں ہوتا جب تک اس میں ضرورت سے زیادہ خون کا اجتماع نہ ہوجائے۔

قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو تحریک کہتے ہیں لہذا جلد جب بھی سرخ ہوگی یا سرخ دھبے ہوں گے تو اس وقت غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے مرکز جگر میں تحریک شدید ہوگی۔

علاج

قانون مفرد اعضا میں غدی اعصابی تحریک کا علاج اعصابی غدی ہے۔ شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کر سکتے ہیں تاکہ صفرا دحرارت کا جلد اخراج ہو کر سوزش غدد جلد کم ہو سکے۔ دونوں خون غدد سے اعصاب کی زیادتی ہو جائے۔

بیرونی اسباب گرمی، گرم ماحول، تیز دھوپ یا لو وغیرہ سے بچیں جلد پر وزلین وغیرہ جلد کو ملائم کرنے والے مرہم یا تیل لگائیں اگر تارپین وغیرہ اس کا سبب ہو تو اسے استعمال کرنا ترک کر دیں۔ تیز چرپری اشیاء گرم مصالحے کھانا ترک دیں۔

گل روغن مقام ماؤف پر لگائیں اگر اندرونی طور پر چھ ماشہ دن میں دو بار کھلائیں تو فوراً ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق اندرونی بیرونی استعمال کرائیں۔

قبض کا خاص خیال رکھیں تاکہ فضلات کا اخراج بند نہ ہو جائے اگر قبض شدید ہو تو مسہل ضرور کھلائیں۔

پتی اُچھلنا یا چھپاکی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پتی اچھلنا	شرے	ارٹی کیریا URTICARIA

علامات

جسم کی تمام جلد پر چھوٹے بڑے سرخی مائل دھبے اچانک پیدا ہو جاتے ہیں شدید خارش ہوتی ہے۔ مریض جہاں خارش کرتا ہے جلن اور دھپڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔ گھبراہٹ بے چینی شدید ہوتی ہے۔ بعض اوقات گلے میں بھی خراش

ہوتی ہے اور گلا بند محسوس ہوتا ہے۔

اکثر تو چند منٹ سے چند گھنٹے رہنے کے بعد غائب ہو جاتی ہے مزمن صورت اختیار کر جائے تو کبھی کبھی دھپڑ اٹھتے ہیں۔

اسباب

چونکہ پتی اچھلنا خاص جلد کی تکلیف ہے لہٰذا یہ بھی غدی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔ گرم اغذیہ آم، بینگن، گوشت، خصوصاً بڑا گوشت کھانے سے تو ایسے اشخاص کو فوراً ظاہر ہو جاتی ہے عورتوں کی نسبت مردوں اور بچوں و جوانوں کو بہ نسبت بوڑھوں کے یہ تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے۔

علاج

چونکہ پتی اچھلنا غدی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے لہٰذا قانون مفرد اعضا کے تحت ایسے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دینی پڑے گی۔

چونکہ طبی تحقیقات کے مطابق ایسے مریض کے خون میں صفرا و حرارت کی شدت ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کو کھاری اور الکلائین کی حامل غذا دوا دینی چاہیئے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر مریض کو قبض نہ ہو تو شدید ملین کھلائیں اگر قبض ہو تو اعصابی غدی مسہل کھلائیں

اگر زیادہ کھانے یا آم یا بینگن، گوشت وغیرہ کھانے سے ہو تو بہتر ہے کہ مریض کو فوراً قے کرا دیں۔ قے کرانے کے لئے آدھی چھٹانک نمک آدھ سیر گرم پانی ملا کر پلائیں معدہ صاف ہونے ہی فوراً دھپڑ غائب ہو جائیں گے۔ شیر خوار بچوں کو ایسی تکلیف ہو تو ان کی والدہ کو مسہل اعصابی عضلاتی کھلائیں۔

دیگر نسخہ جات جو اس تکلیف میں مفید ہیں درج ذیل ہیں۔

ھوالشافی:۔ سرکہ انگوری ۱ تولہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ روغن گلاب ۱ تولہ۔ ملا کر جسم پر مالش کرائیں فوراً جلن اور خارش رک جائے گی۔

ھوالشافی:۔ ریٹھا، قلمی شورہ، چھوٹی چندن۔ ہم وزن تمام ادویہ باریک کر کے ۱ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: الائچی خورد ۱۲ عدد کے سبز رنگ کے دانے نکال کر توتیا اور ایک ماشہ ملا کر خوب کھرل کر کے شیشی میں حفاظت رکھیں بوقت ضرورت بذریعہ سلائی مریض کی آنکھوں میں لگا دیں۔ اور ہوا سے بچا کر مریض کو بٹھا دیں۔ دیکھتے دیکھتے ہی چھپاکی دور ہوگی نصف گھنٹہ کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ لگا سکتے ہیں۔

ایک مجرب نسخہ

ھوالشافی:۔ ناگ کیسر عمدہ ۱ تولہ، شہد ۳ تولہ۔

ترکیب استعمال:۔ دونوں کو ملا کر ۲ دو خوراک بنالیں۔ بوقت ضرورت ایک خوراک صبح ایک شام۔

نوٹ:۔ یہ میرا بارہا تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ اگر ایک خوراک سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پرانی چھپاکی جو کئی ماہ سے ہے اس دوا کے چار یا پانچ روز کے استعمال سے غائب ہو جاتی ہے۔

روغن تارپین یا کیا بہ چینی کے استعمال سے بھی یہ تکلیف پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ بعض اشخاص کو شہد کی مکھی یا ڈیموں کے کاٹنے سے بھی چھپاکی ہو جایا کرتی ہے۔

غذا:۔ اعصابی اغذیہ میں کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، دودھ چاول جو کا دلیا۔ پھلوں میں خربوزے تربوزے کھلائیں

آپ چونا دالا جو نسخہ جلد سرخ ہونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے چھپاکی کے

مریض کو استعمال کرائیں فوراً فائدہ کرتا ہے

دیگر:۔

ریٹھا	قلمی شورہ	صندل سفید	کافور	سقمونیا
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۳ ماشہ	۱ تولہ

ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ کچی لسی یا تازہ پانی:۔

اگر مزمن صورت اختیار کر جائے تو یہ نسخہ متواتر کھلائیں اللہ جلد شفا دے گا۔

ھوالشافی:۔ ریٹھا، گل سرخ، تخم کاسنی، اسگندھ۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ باریک کر کے ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف یا تازہ پانی سے کھلائیں۔ صفرا و حرارت کی شدت کم ہو کر جوش خون اعتدال پر آ جائے گا، آہستہ آہستہ مریض ہمیشہ کے لئے ٹھیک ہو جائے گا۔

گرمی دانے

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	انگریزی نام
گرمی دانے	پت	جاورسیہ	سوڈا مینا

تعارف:۔ موسم برسات کے شروع ہی باریک باریک سرخ دانے نکل آتے ہیں

علامات:۔ نہایت چھوٹے چھوٹے موتیوں کی شکل کے دانے لگے۔ چھاتی اور کمر پر بکثرت نکل آتے ہیں۔ ایک ہی مقام پر زیادہ ہونے کی وجہ سے جلد موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے یعنی میٹھی خارش ہوتی ہے اکثر مریض انگلیوں سے یا کسی شے سے کھجلاتا ہے ان دانوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان کی اندر کی رطوبت میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جونہی موسم کی گرمی میں کمی ہوتی ہے یا بارش ہوتی ہے فوراً غائب ہو جاتے ہیں بعض لوگ اسے پبارکی کہتے ہیں لیکن پبارکی میں بخار لازمی ہوتا ہے جبکہ گرمی دانے

صرف گرمی سے نکلتے ہیں :-

اسباب :- موسم برسات شروع ہوتے ہی فضا میں رطوبات کی کثرت ہوجایا کرتی ہے جس سے انسانی اجسام میں بھی رطوبات بڑھنی شروع ہوجاتی ہیں اور پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے۔

اگر پسینہ باقاعدگی سے آتا رہے اور کسی وجہ سے اس کے اخراج میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو کوئی تکلیف یا غیر طبعی علامات پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر کسی وجہ سے پسینہ پورے طور پر خارج نہ ہو تو پسینہ لانے والی غدد سوزش ناک ہوکر ابھر آتی ہیں جن پر ہلکی ہلکی خارش ہونے لگتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں گرمی دانوں کا سبب غدد جاذبہ کا گرمی کی وجہ سے فعل میں تیز ہوجانا اور غدد ناقلہ کا فعل میں کمزور پڑ جانا ہوتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ غدد جاذبہ جب اپنے رطوبات کا اخراج نہیں کرتے تو وہ پھول جاتے ہیں جو ہی نالی دار غدد فعل میں تیز ہوتے ہیں تو وہ ان غدد جاذبہ سے فضلی رطوبات لے کر خارج کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب گرمی پڑتی ہے تو یہ گرمی دانے یا پت نکل آیا کرتی ہے اور جونہی بارش ہوجاتی ہے یا رطوبت ہوجاتی ہے تو غدد ناقلہ فعل میں آکر تمام فاضل رطوبات کو خارج اور تحلیل کر دیتے ہیں جن سے گرمی دانے ختم ہوجاتے ہیں۔

علاج

گرمی دانوں کا اصل علاج تو مریض کے جسم اور ماحول میں گرمی کم کرنا ہے۔

طبی اصول علاج کے مطابق غدد ناقلہ کا فعل میں تیز کرنا ہے مجرم ماحول یا گرم اشیاء کا استعمال روک دینا چاہیے۔ اگر تریا سرد تر اشیاء کھلانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ نسخہ برائے گرمی دانے

ھوالشافی۔ قلمی شورہ، کالی مرچ، نوشادر، ریٹھا۔ ہم وزن، ۲۰۲ رتی دن

میں تین چار بار ہمراہ دودھ کی لسی یا تازہ پانی کھلائیں۔

یادداشت

گرمی دانوں کے علاج میں ایسی اشیاء اغذیہ اور دوا استعمال کریں جو مدر بول یا پیشاب آور ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ شربت بزوری یا سکنجبین گرمی دانوں کے علاج میں عام حکما استعمال کرتے ہیں۔

برائے مالش

گل روغن ایک حصہ، کافور ½ حصہ، سرکہ انگوری نصف حصہ ملا کر جسم پر خصوصی گرمی دانوں پر مالش کریں انشاء اللہ پہلے دن ہی دانے مرید نکلنے رک جائیں گے اور پہلے والے آہستہ آہستہ غائب ہو جائیں گے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی مسہلات گرمی دانوں کے لئے بہترین ہیں۔

کیل مہاسے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کیل مہاسے	بثور لبنی، ڈھیقیہ،	ایکنی ACNI

علامات :- چونکہ ہوتے ہی اکثر لڑکے لڑکیوں کے چہرے پر موٹی موٹی پھنسیاں سی پیدا ہوجاتی ہیں۔ جن کے منہ پر ڈاٹ کی طرح غلیظ رطوبت ہوتی ہے پھنسی کو دبانے سے سفیدی مائل غلیظ رطوبت نکلتی ہے کبھی خون بھی نکلتا ہے ان پھنسیوں پر قدرے خارش بھی ہوتی ہے۔

اسباب :- جس طرح لڑکی کو خون حیض اور لڑکے کو احتلام آنے لگتا ہے تو اس کی جوانی کی ابتدا سمجھا جاتا ہے بالکل اسی طرح اگر شروع جوانی میں کیل مہاسے نکلنے شروع ہوں تو اکثر انہیں جوان ہونے کے ساتھ ساتھ جنسی فضلات

کے اخراج نہ ہونے کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے ایسے لڑکے لڑکیوں کی شادی ہونے کے بعد یہ کیل مہاسے بغیر علاج کے ہی غائب ہو جایا کرتے ہیں۔

شادی ہونے کے بعد بھی اگر کیل وغیرہ نکلنا بند نہ ہوں تو اگر لڑکی ہو تو اس کے خون حیض کی اصلاح کریں اگر لڑکا ہو تو احتلام جریان وغیرہ کی اصلاح کریں۔

علاج :۔ چونکہ کیل مہاسوں کا اصل سبب جنسی اعضاء کے فضلات کا صحیح طور پر اخراج نہ ہونا ہے لہذا اصل سبب معلوم کر کے علاج کریں۔

لڑکیوں میں اکثر خون حیض کی خرابی اور بے قاعدگی ہوتی ہے لہذا ان کا خون حیض درست کریں۔ لڑکوں میں اگر جریان احتلام میں سے کوئی علامت ہو تو اسے رفع کریں اس کے علاوہ ترش اور خشک اشیاء اغذیہ مریض زیادہ کھاتا ہو تو اسے بند کرا دیں۔

یادداشت کیل مہاسے کی پیدائش کا عضوی سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہوتا ہے۔ لہذا ایسے مریضوں کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ مقامی طور ان میں سے کوئی دوا ضرورت کے مطابق لگا بھی سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین نسخہ اندرونی بیرونی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہایت مفید ہے۔

ہوالشافی :۔ گندھک آملہ سار، ریٹھا، ہلدی، تارامیرا ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے تیل یا ویزلین میں ملا کر رات کو چہرہ پر یا مقام ماؤف پر لگائیں۔

نوٹ :۔ اس نسخہ کو اندرونی طور پر ۱ سے ۲ رتی کی مقدار میں کھلا بھی سکتے ہیں۔

خارش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خشک خارش	حکہ	پرورائیگو

تعارف :۔ صفائی نہ رکھنے سے تمام جسم پر یا گردن سینہ بغل یا چڈوں میں خارش ہونے لگتی ہے مقام ماؤف پر خارش کرتے کرتے خون آنے لگتا ہے لیکن خارش کرنے والے کا دل نہیں کرتا۔ بعض دفعہ مغلوب لذت ہو کر خارش زدہ مقام کو زخمی کر لیتا ہے متاثرہ جگہ سوج جاتی ہے پھر اس میں درد ہونے لگتا ہے

خارش دو اقسام کی ہوتی ہے۔

(۱) تر خارش، (۲) خشک خارش۔

تر خارش عضلاتی اعصابی اور خشک خارش عضلاتی غدی تحریک میں ہوتی ہے

اسباب :۔ خارش تر ہو یا خشک دونوں کا سبب ترشی و تیزابیت اور خشکی ہوتی ہے لیکن ان میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تر خارش میں ابھی بلغمی رطوبات خون میں موجود ہوتی ہیں جو ترشی و تیزابیت کی وجہ سے گاڑھی اور غلیظ و سیاہ ہونے لگتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریانوں اور وریدوں میں دوران خون صحیح جاری نہیں رہتا جہاں جس مقام پر رکاوٹ ہوتی ہے وہاں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نتیجہ کے طور پر پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریض کو میٹھی میٹھی خارش ہونے لگتی ہے مادہ کی کمی بیشی کے مطابق خارش میں شدت خفت ہوتی ہے لیکن مادہ زیادہ ہو تو تمام جسم پر خارش ہونے لگتی ہے اگر مادہ کم ہو تو اکثر مقامات پوشیدہ پر خارش ہوتی ہے۔

عرف عام میں اسے خون کی خرابی گردانا جاتا ہے۔ ایسے مریض کے فضلات

زدہ مقام سے لیسدار پانی یا قدرے خون بھی نکلا کرتا ہے۔ ترخارش عضلاتی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔

خشک خارش

خارش کی دوسری قسم خشک خارش ہے اس خارش والے مریض کے خون میں ترشی و تیزابیت تو موجود ہوتی ہے لیکن رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ ترشی و تیزابیت اور سودا کی زیادتی سے عضلات جسم سوزش ناک ہونے لگتے ہیں اکثر تمام جسم پر خارش ہونے لگتی ہے مریض جتنا مرضی کھجلائے لیکن تشفی نہیں بنتی ہے نہ ہی خون نکلتا ہے البتہ پھنسیاں ضرور ہونے لگتی ہیں یعنی جسم پر بکثیر تمازخم ضرور ہو جاتے ہیں وہ بھی کہیں کہیں خارش کرنے سے بھوسی کی طرح چھلکے بھی اترا کرتے ہیں جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے جو رطوبات کا نام نشان نہیں ہوتا لہٰذا ایسی خارش خشک خارش کہلاتی ہے اور عضلاتی غدی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے بال اکھڑ جاتے ہیں جلد نہایت موٹی ہو جاتی ہے مریض شدید بے چینی گھبراہٹ جلن محسوس کرتا ہے

قانون مفرد اعضا اور خارش

قانون مفرد اعضا کی رو سے خارش تر یا خشک عضلاتی تحریک کا مظہر ہوتی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک اور اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین ہوا کرتی ہے ترخارش جو عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوا کرتی ہے اس وقت غدد جاذبہ سکون میں ہوتے ہیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک کے فضلات غدد جاذبہ جذب

کر کے خون میں شامل کیا کرتے ہیں جس سے خارش وغیرہ ختم ہو جایا کرتی ہے۔ اس کے برعکس خشک خارش کے فضلات یعنی عضلاتی غدی تحریک کے فضلات غدد ناقلہ خون سے خارج کیا کرتے ہیں لہٰذا جب غدد ناقلہ میں سکون ہوتا ہے تو خارش تر ہوا کرتی ہے لیکن اگر غدد ناقلہ میں سکون نہ ہو تو خشک خارش ہوا کرتی ہے۔

علاج

جیسا کہ ابھی اوپر لکھ چکا ہوں کہ جب غدد جاذبہ میں سکون ہو جاتا ہے تو ترخارش ہوا کرتی ہے لہٰذا جب بھی ترخارش کا مریض آئے تو اسے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں اور مقامی طور پر غدی عضلاتی دوا مالش بھی کرائیں صرف دو تین دن میں فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔

چنبل

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چنبل، ابرس	سکہ صدفیہ، قشف الجلد	سوریاسس

تعارف:۔ خارش کی بڑھی ہوئی اور بگڑی ہوئی شکل ہے جو عموماً جسم کے کسی خاص حصہ پر ظاہر ہونے کے بعد جلد ختم نہیں ہوتی۔ نہایت عسیر العلاج تکلیف ہے

اسباب:۔ میلا کچیلا رہنا، بدہضمی تیزابیت و ترشی اور خلط سودا کی زیادتی خون کا گاڑھا پن، جسمی فضلات کے اخراج میں بے قاعدگی، یہی وجہ ہے کہ اکثر بیس برس کی عمر کے لگ بھگ افراد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا میں چنبل کا عضوی سبب عضلات ہیں جو عضلاتی اعصابی تحریک سے کسی مقام کے عضلات تحریک میں آجاتے ہیں چونکہ تحریک نامکمل ہوتی ہے لہٰذا مقام ماؤف پر اکثر خارش ہوتی رہتی ہے جب تک تحریک غدی عضلاتی مکمل نہیں ہوتی

چنبل مدتوں قائم و دائم رہتی ہے۔

علامات :- جس مقام پر چنبل پیدا ہوتی ہوتی ہے پہلے اس مقام پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے متفرق ابھار پیدا ہوتے ہیں جن کی سطح پر چھوٹے چھوٹے چھلکے دبیز اترنے لگتے ہیں۔ یہ ابھار یا داغ آہستہ آہستہ بڑھنے لگتے ہیں ان پر خارش شدید ہونے لگتی ہے جو خارش کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پیدا ہونے لگتی ہیں جو خارش کرنے سے چھل جاتی ہیں ان سے لیسدار سیاہی مائل رطوبت نکلتی ہے مریض کا خارش کرتے کرتے دل نہیں بھرتا۔ بعض دفعہ تو وہ کسی شے (لکڑی یا کنگھی) سے ماؤف جگہ کو کھرچ کر زخمی کر لیتا ہے جب خارش کر چکتا ہے تو تھوڑی دیر بعد ماؤف جگہ دردناک ہو جاتی ہے اور سوج جاتی ہے۔

علاج

خارش نئی ہو یا پرانی چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے۔ ترشی اور سوداوی رطوبات اس کا سبب ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج چونکہ عضلاتی غدی ہے۔ لہذا چنبل کا جب علاج ہو تو مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ اور یہ کھلاتی چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ غدی عضلاتی غذا دوا دے سکتے ہیں۔

جونہی سرد قسم کی ترشی جسے عرفِ عام میں سودا کہتے ہیں کی کثرت کم ہوئی تو چنبل غائب ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

مقام ماؤف پر لگانے کیلئے یہ نسخہ نہایت مجرب ہے۔

ھوالشافی :- ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ ، مردار سنگ ۱ تولہ ، نیلا تھوتھا ۱ ماشہ، پارہ ½ تولہ، گندھک آملہ سار ۳ تولہ

ترکیب تیاری :- پہلی تینوں ادویہ باریک کر لیں پھر آخری دونوں ادویہ ملا کر خوب باریک کریں حتیٰ کہ سیاہ رنگ کی کجلی بن جائے اب پہلی اور دوسری ادویہ کو ملا دیں

ترکیب استعمال :- ۱ تولہ دوا نکال کر ۲ تولہ تیل میں ملائیں اور مقام ماؤف پر لگا دیں یا جب خارش ہو تو خارش کرتے وقت لگا دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں چنبل خارش غائب ہو جائیگی۔

شربت خارش و چنبل

ھوالشافی :- چرائتہ ، عشبہ مغربی ، عناب ، گل منڈی ، سرپھوکہ ، برگ نیم ہر ایک ۱ تولہ پانی ۳ پاؤ ، چینی ۳ پاؤ۔ بطریق معروف شربت بنا لیں ، ۲، ۲ تولہ دن میں تین بار پلائیں۔

غذا :- غدی اغذیہ کھلائیں، سرد اور ترش اغذیہ بند کرا دیں ، بینگن ، روٹی ضرور کھلائیں۔

نملہ

تعارف :- یہ ایک قسم کی پھنسی ہے جس میں چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ نملہ چیونٹی کو کہتے ہیں ، ڈاکٹری میں ہرپیز کہتے ہیں HERPES

نملہ کی پھنسی میں بعض دفعہ شدید ترشی ہوتی ہے جس میں جلن اور درد شدید ہوا کرتا ہے ، جہاں نکلتی ہے وہاں ارد گرد بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ کبھی بدن کا بہت سا حصہ گھیر لیتی ہے کبھی اپنی تیزی کی وجہ سے گوشت کو کھا کر زخمی کر دیتی ہے۔ بعض دفعہ حشفہ پر بھی نکل آتی ہے جس سے اکثر بخار ہو جاتا ہے

اسباب :- تیز گرم اغذیہ ادویہ کا کھانا حرارت و صفرا کی شدت ، گرم ماحول

میں مسلسل رہتا یا کام کرتا۔

تحریک:- تملہ کی عضوی تحریک غدی اعصابی ہے۔

علاج

چونکہ تملہ کی تحریک غدی اعصابی ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر اندر سوزش ختم ہو جائیگی۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے، مقام ماؤف پر استعمال کرا سکتے ہیں،

ہوالشافی:- صندل سفید، دھنیا، گل ارمنی، ہر ایک ہم وزن، کافور کل دوا کا ۱/۴ حصہ ملا کر تملہ پر ضماد کریں۔ غذا اعصابی کھلائیں، غدی اور عضلاتی غذا بند کر دیں، انشاء اللہ شفا دے گا۔ شربت تر دوری بھی انسدوقی طور پر پلانے سے تملہ کی سوزش بیٹھ جاتا ہے اور اس کا بڑھنا رک جاتا ہے۔

آبلے

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آبلے، چھالہ، چھالے،		نفاطات، نفاخات	روبیا

علامات

اس تکلیف میں جسم پر چھوٹے چھوٹے کبھی بڑے بڑے چھالے پیدا ہو جاتے ہیں جو مٹر کے دانے سے لے کر مرغی کے انڈے سے بھی بڑے ہوتے ہیں، شروع میں الگ الگ ہوتے ہیں لیکن اگر مادہ مرض زیادہ ہو تو بڑھتے بڑھتے ایک دوسرے مل کر بڑے بڑے چھالے بن جاتے ہیں۔ چھالے چاہے کتنے بڑے ہوں ان میں اکثر درد نہیں ہوا کرتا۔ ان چھالوں میں رقیق رطوبت بھری ہوتی ہے جب نکلتی ہے تو مقام ماؤف کے اردگرد لگ کر جم جاتی

ہے اور کھرنڈ بن کر اترتی ہے۔

نوٹ ا:- چھوٹے بچوں خصوصاً دودھ پینے والوں ننھے بچوں کے ہاتھوں اور تلوؤں پر نکل آئیں تو مرض آتشک کا شبہ کرنا چاہئے۔

اسباب

چھالے اعصابی تحریک اور غدی تحریک میں نکل سکتے ہیں، موقع پر تشخیص کریں۔ یعنی اگر مریض کا پیشاب سفید ہو اور چھالے کی رطوبت لیسدار نہ ہو تو سمجھیں کہ اعصابی تحریک سے ہیں ورنہ غدی تحریک تصور کر کے علاج کریں اصل سبب مرض کا تلاش کریں تاکہ یقینی آرام آ سکے۔

علاج

اگر آتشک چھالوں کا سبب ہو تو آتشک کا علاج کریں یعنی اعصابی عضلاتی تحریک تصور کر کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تاثیر والے نسخوجات میں سے جسے مناسب سمجھیں کھلائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق کھلائیں،

اگر غدی تحریک ثابت ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں،

نوٹ ۲:- چھالوں سے رطوبت خارج نہ کریں بلکہ علاج سے خود بخود رطوبت جذب ہو کر اپنے طبعی راستے نکل جائے گی۔

جمرہ، نار فارسی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چھاجن	جمرہ، نار فارسی	اکزیما ECZEMA

تعارف:- چونکہ نار فارسی کی سوزش اس قدر شدید ہوتی ہے جیسے آگ میں جلنے سے ہوتی ہے اسی وجہ سے اس پھنسی کو نار فارسی کہتے ہیں۔

علامات سرخ رنگ کی چوڑی چوڑی جلن دار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جن کا رنگ سرخی زردی مائل ہوتا ہے۔ گویا آگ کے انگارے دکھے ہوتے ہیں اسی نسبت سے نار فارسی کہتے ہیں۔

نوٹ:- ان کی تحریک بھی غدی اعصابی ہوتی ہے چونکہ ابھی ان سے صفرا خارج نہیں ہوا کرتا اسی وجہ سے ان کا رنگ ابھی زردی ہوتا ہے جب ان سے رطوبت خارج ہوتی ہے تو پیپ کی شکل میں زردی مائل نکلتی ہے۔ اکثر چہرہ اور سر پر زیادہ نکلتی ہے

اسباب بدہضمی، صفرا، حرارت کی زیادتی سخت گرمی یا گرم تیز چیزوں کا استعمال کرنا۔

علاج چونکہ جمرہ یا نار فارسی بھی غدی اعصابی تحریک سے نکلا کرتی ہے۔ لہذا اس کے علاج کے لئے بھی ضرورت کے مطابق اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی کھلاتی جائیں تاکہ صفرا، حرارت خارج ہوکر پھنسیاں ختم ہوسکیں۔

نوٹ:- اگر ان پھنسیوں سے پانی یا پیپ نکل رہی ہو تو اسے بند کریں

بلکہ اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر جلد خارج کرنے کی کوشش کریں فوراً سکون ہو جائے گا یہ نسخہ تیار کر مقام ماؤف پر روئی سے لگائیں فوراً سکون دے گا اور جلد زخم بند کردے گا۔

ھوالشافی:- چونا دان بجھا، ½ ۲ تولہ پانی ایک پاؤ میں حل کریں پھر اس پانی کو نتھار کر ایک پاؤ تیل میں پانی ملانا شروع کریں جب پانی مزید ملنا بند ہو جائے اور قوام لئی کی طرح گاڑھا ہو جائے تو محفوظ کریں اور ضرورت کے وقت استعمال کرائیں،

برص

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سفید داغ	برص	لیوکوڈرما

تعارف:- سفید کاغذ کی طرح ہاتھ پاؤں چہرہ پر سفید داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر گہرے سفیدی مائل داغ پیدا ہو جاتے ہیں جن کے کنارے قدرے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہلکے سرخ ہوتے ہیں ان میں درد وغیرہ نہیں ہوتا ان کی تکلیف صرف یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ پاؤں یا چہرے کو بدنما کر دیتے ہیں اگر آنکھوں میں ہو جائیں تو مریض کو روشنی برداشت کم ہو جایا کرتی ہے ایسے مریض ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ شروع میں چھوٹے چھوٹے نقطے بنتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے بڑے داغوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں،

اسباب کسی طبی کتاب کو اٹھا کر دیکھو کسی نے بھی برص کا سبب نہ عضوی نہ کیفیاتی نہ خلطی لکھا ہے البتہ عصبی فتور یا قوت کا ضعیف ہو جانا لکھا ہے زیادہ سے زیادہ اسے موروثی مرض قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے،

جیساکہ سیاہ داغ اور ہلکے سفیدی مائل داغ جنہیں چھیپ کہتے ہیں ان کے اسباب میں لکھ چکا ہوں کہ سیاہ داغ عضلاتی اعصابی اور سفیدی مائل داغ عضلاتی غدی تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ سوداان کا خلطی سبب ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح برص کا عضوی سبب غدد و جگر کا تیز ہونا اور خلط صفرا ہوتی ہے

ایک اہم نقطہ کی وضاحت

دیکھنے میں سیاہ داغ اور ہلکے سفیدی مائل داغ جنہیں چھیپ بھی کہتے ہیں، برص بھی ایسی جیسا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے سیاہ داغوں اور چھیپ میں صرف خلط سودا اور رطوبت کی کمی بیشی ہوتی ہے اس کے برعکس برص جگر و غدد کی شدید تحریک سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ غدد جگر خصوصاً ماؤف جگہ کے غدد کو ہلکی سوزش ہوتی ہے یعنی غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے جن میں غدد کی اپنی رطوبات بھی خارج ہو جاتی ہیں جس سے مقام ماؤف کی رنگت گہرائی تک سفید ہو جاتی ہے جو آخر کار برص کا نام پاتی ہے۔

ایک اور نقطہ

برص کی شناخت کے لئے یہ طریقہ وضع کیا گیا ہے کہ ماؤف جگہ میں کسی سوئی سے چبھو کر دیکھیں اگر اس میں خون نکل آئے تو برص نہیں ہے اگر پانی نما رطوبت نکلے تو سمجھ لیں کہ برص ہے۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے خصوصاً قانون مفرد اعضا کے حاملین سمجھتے ہیں کہ چونکہ اعصاب سفید ہیں ان کی ہم مزاج اغذیہ و ادویہ بھی اکثر سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ لہذا جسم پر پیدا ہونے سفید سفید داغ بھی اعصابی ہوں گے لیکن یہ یاد رکھیں

یہ خیال غلط ہے۔

کیونکہ اعصاب جسم کے اوپر ہیں۔ ان کی سوزش سے اگر کسی قسم کے داغ بھی ہوں گے تو وہ اوپر ہی ہوں گے لیکن برص کے داغ کافی گہرائی تک ہوتے ہیں،

یاد رکھیں اعصابی سوزش سے پھوڑے پھنسیوں سے بننے والے داغ بھی جلد غائب ہو جایا کرتے ہیں لیکن عضلاتی یا غدی پھوڑے پھنسیوں کے داغ زندگی بھر قائم رہا کرتے ہیں۔

علاج

چونکہ برص غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتی ہے لہذا قانون مفرد اعضا کے تحت ان کا علاج اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی غذا دوا سے کریں۔ قانون مفرد اعضا کے قارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

اگر مادہ زیادہ یا سوزش زیادہ ہے تو اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں، اور مقام ماؤف پر طلا بھی کریں اور مستقل مزاجی سے کام لیں اور دو تین ماہ استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ شفا دے گا یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ شیر عشر، عقر قرحا، قلمی شورہ، ہم وزن باریک پیس لیں، اور لیپ کریں اور ایک ایک ماشہ کی مقدار میں اندرونی طور پر کھلائیں،

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ سمندر سوکھ، تخم دھتورہ، شیر عشر البن، قلمی شورہ ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک پیس کر مقام ماؤف پر لیپ کریں،

مَسّے

اردو نام: مسّے طبی نام ثولول ڈاکٹری نام وارٹس،

تعارف :- زرم متخلل اور لمبوترے اور بند ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مقعد وغیرہ مقام میں قبض وغیرہ سے چھل جاتے ہیں جن میں سوزش ہو کر دردناک اور سخت ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں سے خون بہنے لگتا ہے جو پاخانے کے ساتھ خارج ہونے لگتا ہے۔

بعض عورتوں کی اندام نہانی میں بھی مسّے بن جایا کرتے ہیں۔ بعض سوداوی اور خشکی کے مریضوں کے چہروں پر بھی مسّے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

نوٹ :- مقعد اور اندام نہانی کے مسّے نرم متخلل اور لمبوترے ہوتے ہیں اس کے برعکس چہرے یا جسم کے کسی دوسرے حصوں پر سخت ہوتے ہیں۔

اسباب :- تیزابیت ریاح، سودا کی کثرت اور خشکی سردی کے مریضوں کو اکثر ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج

قانون مفرد اعضا مسّوں کی قطع برید کی بجائے غذا و دوا سے مسّوں کو ختم کرنے پر زیادہ تاکید کرتا ہے کیونکہ اگر مسّے کاٹ بھی دیے جائیں تو چونکہ تیزابیت اور سوداوی اثرات خون میں قائم ہوتے ہیں اس لئے نکال دینے کے بعد بھی دوبارہ نکل آیا کرتے ہیں۔ لہٰذا مریض کو کھانے اور لگانے کے لئے دوا دے سکتے ہیں۔ تاکہ اندرونی طور پر مسّوں کی نشو و نما رک جائے اور وہ مرجھا کر جھڑ جائیں۔

چونکہ مسّے خشکی سردی اور سودا کی کثرت سے ہوتے ہیں لہٰذا قانون مفرد اعضا کے اصول کے مطابق مولد صفرا ادویہ اور مزاجاً گرم خشک اغذیہ ادویہ زیادہ مفید ثابت ہوا کرتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخے مسّوں کے دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ انہیں مقامی طور پر لگا بھی سکتے ہیں۔ جو نیچے دیا جاتا

سوداوی اثرات ختم ہوتے ہیں۔ مسّے خشک ہو کر گر پڑتے ہیں۔

نیچے ایک دو نسخے لکھے ہیں :

ھوالشافی :- نمک طعام ایک کلو۔ جماگوڑ ایک تولہ، اول جماگوڑ رگڑیں، کرتیل ہو جائے۔ پھر پیسا ہوا نمک تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں، جب تمام نمک مل جائے بس دوا تیار ہے، ۴ رتی سے ۸ رتی فی خوراک دن میں تین بار کھلائیں، بیرونی طور پر مسّوں پر بھی لگائیں آہستہ آہستہ تمام مسّے جھڑ جائیں گے۔

ھوالشافی :- ان بجھا چونا، کپڑے دھونے والا صابن ہم وزن مقدار میں ملا کر رکھ کر بوقت ضرورت فی مسہ ۲ رتی لے کر مسہ پر رکھیں اور اس پر قطرہ پانی ڈالیں ایسا عمل ایک دفعہ روزانہ کریں چند دنوں میں مسّے جھڑ جائیں گے۔

بوائی پھٹنا

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بوائی پھٹنا	بیائی پھٹنا	شق الاطراف	چیپڈ ہینڈز CHAPPED HANDS

تعارف :- ہاتھوں یا پاؤں کے اطراف لمبے لمبے زخموں کی شکل میں پھٹ جاتے ہیں۔ ان سے بعض اوقات خون بھی نکلنے لگتا ہے اور ان میں دباؤ پڑنے سے درد بھی ہونے لگتا ہے۔

اسباب

بیائی اکثر بڑی عمر کے بوڑھوں کے ہاتھوں اور پاؤں پر پھٹا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے جسم میں خشکی سردی کا غلبہ ہوتا ہے جب خشکی سردی کا موسم ہو تو تقریباً تمام بوڑھوں کے ہاتھوں پاؤں بیائیوں کی وجہ سے زخمی ہوتے ہیں۔ انہیں چلنے سے اور کوئی چیز پکڑنے میں دشواری ہوتی ہے۔

گرد وغبار اور خشک تر موسم اور مولد سودا ادویہ اغذیہ ایسے اشخاص کے لئے مضر ہوتا ہے

علاج

گرد وغبار سے بچنا چاہیئے۔ جب ہاتھ پاؤں دھوئیں تو گرم پانی سے دھوئیں، دھونے کے بعد روغن زرد ضرور لگائیں تاکہ کھچاؤ اور خشکی کم رہے اندرونی طور پر بھی مکھن بادام یا روغن گھی ضرور بیکار یں قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں اور روغن زرد میں ملا کر بیاں میں گرم کر کے ڈالا کریں۔

ایک موثر ترکیب

یہ ایک موثر ترکیب ہے کہ اس پر ایک آنہ بھی خرچ نہیں آتا اور بیاں جتنی بڑی ہو۔ چند گھنٹوں بعد اس میں درد اور خون بالکل بند ہو جاتا ہے دوسرے دن زخم بھر جاتا ہے

ھوالشافی :۔ پختہ سڑکیں بنانے میں جو لُک استعمال ہوتی ہے ایک تولہ کے قریب لے لیں اور اس کی بتی سی بنالیں بتی کے سرے کو کوئلہ یا ماچس جلا کر گرم کریں جب لک گرم ہوگی تو قطروں کی شکل میں گرنا شروع ہوگی۔ تو بیاں ایک ایک قطرہ گرم گرم بیاں میں ڈالیں اور اسے فوراً زور سے دبا کر باندھ دیں تاکہ ہوا اور سردی نہ لگے پانچ منٹ بعد درد بند ہوگا۔ صبح تک زخم بند ہوگا اور کوئی تکلیف باقی نہ رہے گی

بدبودار پسینہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بدبودار پسینہ آنا ،	عرق النعن	برومی ڈار سس

تعارف ار پسینہ تو اکثر آتا ہی رہتا ہے لیکن جب اعصابی رطوبات خون میں متعفن ہو جاتی ہے تو جب وہ پسینہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں تو ایسے شخص کے جسم سے بدبو آتی ہے اس کے ساتھ بیٹھنے والا بدبو سے تنگ آجاتا ہے۔

یادداشت

تمام جسم پر پسینہ شاذونادر آتا ہے لیکن ہاتھ پاؤں بغل کنجران، سیون اور شرم گاہ میں اکثر پیدا ہوا کرتا ہے۔ جب مریض بغل یا کنجران میں ہاتھ لگاتا ہے تو پسینہ ہاتھوں کو لگ جاتا ہے۔ اگر مریض اسے سونگھے تو مکروہ قسم کی بدبو آتی ہے، ایسا شخص محفل میں بیٹھنے کے قابل نہیں نہیں رہتا۔

اسباب

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ رطوبات میں اس وقت تک تعفن پیدا نہیں ہوتا جب تک ان پر گرمی کا اثر نہ ہو جائے جس مریض کو غدی تحریک ہو اسے اکثر بدبودار پسینہ آیا کرتا ہے اعصابی تحریک سے اکثر حرارت کم ہو جایا کرتی ہے اس لئے اعصابی تحریک کے مریضوں کو بدبودار پسینہ کم آیا کرتا ہے۔

علاج

اگر غدی اعصابی تحریک ہو تو اعصابی غدی یا عضلاتی عضلاتی تحریک پیدا کریں تاکہ حرارت وصفرا کم ہو جائے جونہی صفرا کم ہوگا فوراً بدبو آنی بند ہو جائے گی۔

یہ نسخہ بھی مقید ہے۔

آب چونا	صندل سفید	کافور	گل سرخ ،
۵ تولہ	$\frac{1}{2}$ تولہ	۲ ماشہ	$\frac{1}{2}$ تولہ

آب چونا میں تمام ادویہ ملا کر مقام ماؤف پر مالش کریں ،

اورام وحادثات سے ہونیوالی تکالیف

علم الامراض کا ایک باب ۔ باب اورام ذجراحی بھی ہے جو سب سے اہم اور ضروری ہے اسکی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اورام کی ابتدائی صورت سوزش اور انتہائی صورت اورام کی علامات کے ذریعہ ۹۹ فیصد امراض کی یقینی تشخیص اور بے خطا علاج تجویز کیا جا سکتا ہے۔

جو معالج ہر قسم کی سوزش اور اورام کی حقیقت و ماہیت اور اس کی تشخیص کر سکتا ہے اس کے سامنے بڑے بڑے امراض جن کی تشخیص پیچیدہ ہو چکی ہو ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اب معالج مریض کی شکل اور مقام ماؤف دیکھتے ہی مرض کی علامات اور تکلیفیں اس طرح بیان کرنا شروع کر دیتا ہے جیسے وہ کسی کتاب سے پڑھ کر سنا رہا ہو۔

استاد محترم جناب صابر ملتانیؒ نے اپنی شعرِ آفاق کتاب تحقیقات سوزش اورام اور ان کا علاج میں سوزش اور اورام کی حقیقت ماہیت پر تفصیلاً بحث کی ہے اور قانون مفرد اعضاء کے ذریعے ایسے تشخیصی قوانین بیان کئے ہیں کہ ان کے ذریعے مشکل اور پیچیدہ امراض کی تشخیص فوراً ہو جاتی ہے چونکہ سوزش اور اورام کی ماہیت حقیقت اور ضرورت پر استاد محترم نے تفصیلاً تحقیقات پیش کی ہیں لہذا یہاں انھیں لکھنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے سوزش اورام کی حقیقت ضرورت اور ماہیت جاننے کے لئے استاد محترم کی کتاب تحقیقات سوزش اور اورام اس پتہ سے منگوا کر پڑھیں۔ حکیم مسلم ناصر شکیل صاحب گلی نمبر ۱ فیض باغ لاہور۔ لہذا اس باب کی ابتداء ہم اورام سے ہی کر رہے ہیں اور یہاں ورم کی مختصر

ماہیت حقیقت اور اس کی تشریح لکھ رہے ہیں تاکہ قارئین مستفید ہو سکیں۔

ورم ــــــ سوجن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سوجن	ورم التہاب	ان فلے مشین

تعارف

کسی مقام پر خون کے اجتماع سے سُرخ ہو جانا۔ ابھر آنا یا سوج جانا کو ورم یا سوجن کا نام دیا جاتا ہے۔

یادداشت

لفظ سوجن سے ایک مغالطہ ہو سکتا ہے کہ جہاں کہیں بھی سوجن ہو چاہے اس میں درد ہو یا نہ ہو۔

مقام ورم خون کے اجتماع سے ہو یا کسی اور سبب سے سُوج گیا ہو ورم کہلائے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس ورم میں خون کا اجتماع ہو اس کا رنگ سرخ ہو وہی حقیقی ورم کہلا سکتا ہے اسکے برعکس جس ورم میں گڑھا پڑتا ہو دبانے سے درد نہ ہوتا ہو۔ اس کا رنگ پھیکا یا پیلا ہٹ پر ہو ورم نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایسے ورم کو تہبج یا اماس کہتے ہیں۔

یاد رکھیں حقیقی ورم میں سرخی اور درد ہونا ضروری ہے اور مقام ورم ہمیشہ گرم ہوا کرتا ہے۔

اسباب

ورم کے اسباب اندرونی اور بیرونی ہوتے ہیں کبھی بیرونی اسباب سے مثلاً چوٹ یا رگڑ سے۔ کسی خراش دار زہریلی اور محرش دوا سے کسی زہریلے جانور کے کاٹ لینے سے کسی کیفیت یعنی گرمی سردی۔ تری اور خشکی کی

شدت سے بھی ورم ہوجایا کرتا ہے۔

اندرونی اسباب

(۱) کسی زہریلی دوا کے زیادہ وزن میں کھانے سے معدہ امعا، مقعد گلا اور منہ وغیرہ کا ورم کر آنا مثلاً ورم معدہ ورم امعا، منہ اور گلا کا سوج جانا وغیرہ۔

(۲) کسی ایسی محرک شے جو حیاتی مفرد اعضاء میں دوران خون تیز کر کے ورم کر دے مثلاً ورم دماغ ورم جگر اور ورم قلب وغیرہ۔

(۳) کوئی ایسی محرک دوا جو کسی نظام کو تیز کر دے مثلاً جنسی نظام کی تیزی سے سوزاک ہونا، آتشک ہو جانا، بواسیر ہو جانا وغیرہ۔

(۴) کسی حیاتی مفرد اعضا کے فضلات اور اخلاط کی صورت میں صحیح خارج نہ ہوسکنا اور کسی جگہ رک جانا۔ جسے نکالنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن مقام ماؤف پر دوران اکٹھا کر کے ورم کر دیتی ہے۔ جو خارش جس کی ابتدائی صورت لذت۔ خارش اور انتہائی صورت پھنسی اور پھوڑا یعنی ورم ہوتی ہے۔

یادداشت

پرانے زمانے کے لوگ سمجھتے تھے کہ ورم ایک موذی اور نقصان رساں ہے لیکن جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ورم درحقیقت زندہ ساخت کے مفرد اعضا کی طبعی مدافعت و محافظ ہے کیونکہ نقصان رساں مادہ یا سمیت چاہے وہ جراثیم کی شکل میں ہو چاہے فاسد مادہ ہو۔

زہر کی صورت میں ورم کا سبب ہوتی ہے زندہ ساخت کو بچانے کے لیے طبیعت مدبرہ بدن دوران خون کو متاثرہ مقام پر بھیج کر موذی مادہ یا زہر کو خارج کرنے کی تدبیر کر رہی ہوتی ہے جونہی زہریلا مادہ یا سمیت براہ خون خارج ہو جاتی ہے تو ورم بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن اگر زہریلا مادہ مقام ماؤف سے خارج نہ ہوسکے تو طبیعت مدبرہ بدن اس موذی مادہ یا سمیت میں تعفن پیدا کر دیتی ہے جس سے وہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور مردہ

جلد کو کھا کر زخم کر کے باہر خارج ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ورم وغیرہ غائب ہو جاتا ہے بعض دفعہ طبیعت کا ردعمل کمزور ہوتا ہے لیکن زہریلے مادہ یا سمیت کا اثر شدید ہوتا ہے جس سے بعض اوقات موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً کینسر کا ورم، نمونیہ کا ورم، سرسام وغیرہ۔

اورام کے نام

اسباب کے لحاظ سے ورم کے بے شمار نام رکھے گئے ہیں مثلاً ورم ضربی (ٹرومیٹک انفلے مشین)۔ ورم خنازیری (سکروفلس انفلے مشین) ورم نقرسی (گاؤٹی انفلے مشین) ورم آتشکی (سفلیٹک انفلے مشین) مخصوص مقامات کے اورام کو ان کا نام دے کر اورام کا نام رکھا گیا ہے مثلاً جب لعابدار جھلی میں ورم ہو تو اس کو نزلی (کٹارل انفلے مشین) کا نام دیا جاتا ہے۔

جب کسی عضو کی ریشہ دار ساخت میں ورم ہو تو اس کو ورم بین الانسجہ (انٹرسٹیشل انفلے مشین) کہتے ہیں۔ جب کسی خاص ساخت یا غدد میں ورم ہو تو اس کو ورم بارنشیمی (پیرنکائی ٹس انفلے مشین) کہتے ہیں جب ورم اپنی جگہ بدلتا رہے تو ایسے ورم کو ورم انتقالی کہتے ہیں جسے انگریزی میں میٹاسٹیٹک انفلے مشین کہتے ہیں۔

اسی طرح بلحاظ خاصیت کے بھی ورم کی بھی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

ورم قوی

جسے انگریزی میں سی تھی نک انفلے مشین۔ ورم ضیف والیسی تھی نک انفلے مشین۔ ورم خاص سپے سی فک انفلے مشین۔

شدت خفت کے لحاظ سے بھی اورام کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً ورم حاد یا شدید ورم (ایکوٹ انفلے مشین) ورم تحت الجلد۔ ورم مزمن۔ ورم خفیف وغیرہ۔

قانون مفرد اعضاء اور ورم

مندرجہ بالا سطور میں خاص خاص اورام جو طب اسلامی اور ڈاکٹری طریقہ علاج میں مشہور ہیں کے نام لکھے ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سے اورام تھے جنھیں بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ان کا بھی کوئی فائدہ نہیں کیونکہ انھیں کسی بھی طریقہ علاج نے بالا اعضا پیش نہیں کیا نہ ہی ان ناموں سے تشخیص میں مدد ملتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے نزدیک زیادہ سے زیادہ تین اقسام کے اورام ہیں کیونکہ تین ہی حیاتی مفرد اعضاء ہیں جو دل دماغ اور جگر ہیں جب بھی جسم میں کسی مقام پر ورم ابھرے گا وہ ان میں سے کسی ایک کی ساخت و بافت میں ہوگا جسے ہم اعصابی ورم یا غدی یا عضلاتی ورم کہیں گے کیونکہ جو ورم اعصابی ساخت و بافت میں ہوگا وہ اعصابی ورم ہی کہلائے گا جو ورم غدد یا غدی ساخت و بافت میں ہوگا وہ غدی ورم کا نام پائے گا۔ بالکل اسی طرح جو ورم عضلاتی ساخت و بافت میں ہوگا۔ وہ عضلاتی ورم سے ہی پکارا جائے گا اس کے علاوہ نہ کوئی ورم ہوسکتا ہے نہ ہم اس کا کوئی نام رکھ سکتے ہیں جتنے ورم اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ انھیں تین اورام کی اقسام میں سے ہوں گے۔

کاربنکل یا ان ڈٹھ پھوڑا

اردو نام	فارسی نام	طبی نام	پنجابی	ڈاکٹری نام
شب چراغ	شب چراغ	ثمور قنفا	ان ڈٹھ پھوڑا	کاربنکل
ہزار چشمہ	یاقوت احمر	یاقوت احمر	"	"

تعارف یہ جلد اور اس کے نیچے کی ساخت میں پھیلنے والی سوزش ہے درحقیقت یہ ایک قسم کا بڑا دمل یعنی پھوڑا ہے۔

جس مقام پر شب چراغ نکلتا ہے وہاں کی مقام ماؤف کی جگہ نہایت سُرخ ہوتی ہے اسی وجہ سے اسے یاقوت احمر کہتے ہیں۔

چونکہ اس کے اوپر سینکڑوں اور ہزاروں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن کے اندر سفیدی مائل غلیظ رطوبت جمع ہوتی ہے اسی وجہ سے اسے ہزار چشمہ کہتے ہیں۔

علامات مقام ماؤف کی جگہ نہایت سُرخ۔ دردناک اور متورم ہوتی ہے ورم سخت ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے کئی دن سیاہی مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اس کی اوپر کی جلد گل سڑ کر اتر جاتی ہے۔ جس سے سخت بدبو آتی ہے جلد اترنے کے بعد زخم میں سینکڑوں ہزاروں چھوٹے چھوٹے سفیدی مائل نقطے سے ہوتے ہیں، جو حقیقت میں اسکی منہ یا سوراخ ہی ہوتے ہیں۔

ان سوراخوں کو دبانے سے کچے لہو۔ یا غلیظ چھیچھڑے سے نکلتے ہیں ان میں سخت درد ہوتا ہے اگر پھوڑا گل جائے تو تمام سُوراخوں کا ایک ہی سُوراخ بن جاتا ہے جس کے اندر بھی خاکستری رنگ کا چھیچھڑا ہوتا ہے اگر یہ چھیچھڑا بھی نکل جائے تو ایک بہت بڑا گہرا گڑھا پیدا ہو جاتا ہے جب چھیچھڑا نکل جاتا ہے تو درد اور کھچاؤ میں کمی آجاتی ہے۔

یادداشت اس قسم کا پھوڑا اکثر گردن پشت یا سرین پر نکلتا ہے اسی وجہ سے اس قسم کے پھوڑے کو ان ڈٹھ کہتے ہیں کیونکہ ایسا پھوڑا مریض کو نظر نہیں آیا کرتا اگر ایسا پھوڑا گردن یا سر میں نکلے تو درد اور نقاہت بہت ہوا کرتی ہے۔

اسباب سب سے اول اور بڑا سبب انکا ذیابیطس ہوتا ہے مرطوب ماحول اور رطوبتی غذا دوا سے بھی اکثر ہو جایا کرتا ہے۔

علاج چونکہ اس کا بڑا سبب ذیابیطس یا شوگر ہوتا ہے لہٰذا صحیح تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔ اگر شوگر اور کثرت بول کی وجہ ہو تو شوگر کا علاج کریں اگر کوئی اور سبب معلوم ہو تو اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

شوگر کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تسریحات بہتر ہیں مقام ماؤف پر اعصابی غدی مرہم ایسے پھوڑے کے لئے مفید دوا ہے۔

اگر ورم بہت سخت اور دردناک ہو تو ورم پر السی کی پلٹس بنا کر باندھیں تاکہ ورم نرم ہو جائے اور اس میں غلیظ مادہ اخراج پا سکے۔

اگر ورم میں پیپ بن گئی ہو تو نشتر سے چیر کر خارج کر دیں۔ ورنہ پیپ بننے تک ورم کو چیرا نہ دیں۔

جب ورم میں پیپ خارج ہو جائے تو یہ مرہم لگائیں۔

ھوالشافی

ہلدی	ریونڈ خطائی	تیل سرسوں
۳ تولہ	۵ تولہ	۹ر تولہ

ترکیب تیاری اول تیل کو تیز گرم کریں پھر دونوں ادویہ باریک کردہ ملا دیں جب ابال آئے اور رنگ سیاہ ہونے لگے۔ اتار لیں بس مرہم تیار ہے کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے پر لگا کر ورم پر چپکا دیں۔ صبح شام بدلیں جب ورم میں درد وغیرہ رک جاتے اور ورم بھرنا شروع ہو جائے تو پھر بار بار بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ متقدمین اطباء نے بوجہ مجبوری اس قسم کے ورم کو قطع کر کے فاسد گوشت و رطوبات کو خارج کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن کچے ورم کو قطع کرنے کے عمل کو خطرناک قرار دیا ہے۔

پھوڑا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پھوڑا	دبیلہ	ایبسس

تعارف ایسا ٹھوس اور سخت اور سرخ بڑا ورم جس میں کچھ دن بعد پیپ پڑ جائے پھوڑا کہلاتا ہے چنے یا چنے سے چھوٹے ورم کو پھنسی کہتے ہیں۔

پھوڑے کی اقسام!!

شدید پھوڑے اس قسم کے پھوڑے بہت جلد بڑھتے ہیں اُن کا رنگ سرخ چمکیلا اور ابھرے ہوتے ہیں ہاتھ لگانے سے گرم معلوم ہوتے ہیں دبانے سے نہیں دبتے۔ البتہ ان میں درد شدید ہوتا ہے۔

خفیف پھوڑے ایسے پھوڑے آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں ان میں سرخی ابھار اور درد بہت کم ہوتا ہے۔

غدودی پھوڑے اس قسم کے پھوڑے غدد جاذبہ میں فالتو مادہ کے رک جانے ہوتے ہیں اور یہ بغل یا چڈوں کے غدوں میں پیدا ہوتے ہیں ایسے پھوڑے جلد مکمل ہو کر پک جاتے ہیں یعنی ان میں پیپ جلد بنتی ہے جس سے درد میں بہت جلد کمی آجاتی ہے چیرنے پر بہت سی پیپ خارج ہوتی ہے۔

ہوائی پھوڑے اس قسم کے پھوڑے میں پیپ کی نسبت ہوا زیادہ خارج ہوتی ہے۔

پھیلنے والے پھوڑے اس قسم کے پھوڑے جلد پھیلتے ہیں۔ یہ دراصل شدید قسم کے پھوڑے ہی ہوتے ہیں ان میں گرمی جلن اور درد کی شدت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور پھوڑے

قانون مفرد اعضا تین قسم کے پھوڑے تسلیم کرتا ہے (۱) اعصابی پھوڑے (۲) عضلاتی پھوڑے (۳) غدی پھوڑے چونکہ اعصاب، عضلات اور غدد حیاتی و فعلی مفرد اعضا ہیں ان میں تیزی سستی ہوتی رہتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں یہ بات بنیادی طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ کہ جب کسی مفرد عضو میں تیزی اور تحریک پیدا ہو تو وہاں دوران خون زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے جب ضرورت سے زیادہ آجاتا ہے تو وہاں تحریک سے بڑھ کر سوزش اور آخر میں پھوڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اعصاب و دماغ کا مزاج چونکہ تر اور قریب بہ سرد ہے لہذا اعصابی پھوڑے میں پیپ نہیں پڑتی۔ مثلاً کاربنکل پھوڑا جو ذیابیطس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اگر کچھ جمع ہو جائے تو سفیدی مائل پانی کی طرح پتلا خارج ہوتا ہے یا چھیچھڑے سے نکلتے ہیں عضلات و قلب کا مزاج خشک ہے اور قریب بہ حرارت ہے لہذا ان میں بہت دیر سے پیپ بنتی ہے اگر پیپ نہ بنے تو کینسر کہلاتا ہے عام طور پر گرم قسم کے پھوڑے جنہیں پلٹس باندھ باندھ پکایا جاتا ہے عضلاتی پھوڑے ہوتے ہیں۔

غدد و جگر کا مزاج گرم ہے لہذا ان میں بہت جلد پیپ بنتی ہے اور درد بھی جلد ختم ہوتا ہے۔

اسباب چونکہ پھوڑے تینوں مفرد اعضاء میں ہو سکتے ہیں لہذا بغیر صحیح تشخیص کے علاج شروع نہیں کرنا چاہیئے ایسے ہی پلستر یا مرہم لگا دینا معالج کا کام نہیں ہے وہ خود ورم و پھوڑے کے بگڑ جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے لہذا اول ورم کا یہ معلوم کریں کہ ورم کون سے مفرد عضو میں ہوا ہے پھر اسباب ورم تلاش کر کے انھیں دور کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ بہت جلد کامیابی ہوگی۔

علاج میں احتیاطیں عام طور پر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ ورم کو چیر کر صاف کر دیا جائے لیکن یہ عمل اس وقت تک نہیں کرنا چاہیئے جب تک ورم میں نرمی پلپلا پن اور پیپ نہ بن جائے جب یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو اسے چیر کر صاف کر دینا بہتر ہے ورنہ زیادہ جگہ گل جائے گی۔

ورم کو جب چیرنا ہو تو قینچی نما شگاف دینا چاہیئے تاکہ ورم میں پیپ اور فاسد مادہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

شدید قسم کے پھوڑے پر پٹیاں باندھیں جو ایک طرف ورم کے کھچاؤ تناؤ اور درد کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ جلد پکا دیں۔

یادداشت شدید ورم میں چونکہ شدید درد ہوا کرتا ہے اس لئے اس پر صرف مسکن درد چیزیں ہی نہ لگائیں۔ بلکہ اسے پکانے کی کوشش کریں اس طرح درد تناؤ میں بھی جلد فرق پڑتا ہے۔

شدید ورم اور دردناک کے پھوڑے کے مریض کو آرام سے لیٹنے کی ہدایت کریں۔

یادداشت جب ورم پک جائے اور اسے چیر کر صاف کر دیا جائے تو بھی ورم پر گرم پیپ والی پٹیس ہی باندھیں۔ تاکہ جو مادہ پیچھے سے رہ گیا ہے وہ بھی پک کر خارج ہو جائے اس طرح مقام ورم چند دنوں میں بھی

بھر جایا کرتا ہے

اندرونی علاج اندرونی علاج کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرنا ضروری ہے بلکہ بیرونی علاج سے بہتر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ صحیح تشخیص سے صحیح علاج کرنے سے فوراً ورم دیھوڑے کا فاسد مادہ اپنے طبعی راستے خارج ہو جاتا ہے اور ورم وہیں بیٹھ کر غائب ہو جاتا ہے۔ اور یہی صحیح علاج ہے۔

ڈاکٹر لوگ شروع مرض میں یعنی دبیلہ یا پھوڑے کے شروع میں تین چار فیصدی والد، کاربالک لوشن بذریعہ پچکاری داخل کر دیتے ہیں جن سے اکثر بلا پیپ پڑنے کے ورم اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر پیپ پڑے بغیر آرام نظر نہ آئے تو پیپ کا انتظار کیا جاتا ہے۔ جب پیپ پڑ جاتی ہے تو نشتر سے چیر دے کر زخم کی تمام پیپ نکال کر ٹینکچر آئیوڈین لگاتے رہتے ہیں۔ اس طرح ورم بگڑنے نہیں پاتا اور جلد آرام آجاتا ہے۔

یادداشت دمل دبیلہ یا بڑے پھوڑے میں جب تک پیپ نہ بنے اکثر ٹھیک نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب ورم چند دن تک ٹھیک نہ ہو تو اس کو پکانے کی کوشش کریں جس کے لئے ایک یا چند ادویہ محلل کی پلٹس باندھنا ضروری ہے۔

پلٹس السی السی کو باریک پیس کر تیل سرسوں میں حلوئے کے آٹے کی طرح بھون لیں اور تھوڑا سا پانی ڈال کر حلوہ تیار کر لیں اور گرم گرم ورم پر باندھیں اور کچھ دیر تک ٹکور کرتے رہیں تاکہ السی کی محلل تاثیر بڑھ جائے۔

دیگر پلٹس السی، میتھی، پیاز ہر ایک ہم وزن اول السی اور میتھی کو باریک کر لیں اور پیاز کو ہاون دستہ میں گھوٹ لیں۔ پھر تینوں کو تیل میں بھون کر حلوہ بنا کر پھوڑے پر باندھ لیں یہ بہت جلد پکاتی ہے۔

نوٹ جب پیپ بن جائے تو پھوڑے کو پھوڑنے کے لئے سہاگہ اور نیلا توتیا ایک ایک رتی پھوڑے پر رکھ کر اوپر پلٹس باندھ دیں۔ ایک دو دن میں پھوڑا پھوٹ جاتا ہے اور تمام پیپ خارج ہو جاتی ہے جب پھوڑا صاف ہو جائے صرف پلٹس ہی باندھتے رہیں بہت جلد اچھا ہو جائے گا۔

مرہم سیاہ یہ مرہم پھوڑے کو پھوڑنے اور مندمل کرنے کے لئے بے حد مفید ہے

مرہم سیاہ

ھوالشافی سندھور ۳ر تولہ نیلا توتیا ۳ر ماشہ تیل سرسوں ۹ر تولہ

ترکیب تیاری اول نیلا توتیا باریک کر کے سندھور میں ملائیں پھر تیل کڑاہی میں ڈال کر پکائیں جب تیل تیز گرم ہو جائے تو سندھور وغیرہ کو کڑاہی میں ڈال دیں۔ آگ تیز کر دیں کڑاہی میں کڑچھی ہلاتے رہیں جب دھواں نکلنا شروع ہو تو اتار دیں سرد ہونے پر محفوظ کر لیں۔

بوقت ضرورت کپڑے کی ٹاکی پر لگا کر ورم پر لگائیں اگر شگاف ہو تو زخم کے اندر بھی لگائیں۔

نوٹ جب ٹاکی پر مرہم لگائیں اس میں دو تین سوراخ کر دیں تاکہ جو مواد اندر ہو وہ رس رس کر باہر نکلتا رہے جب مواد ختم ہو جائے تو پٹی بدلنے کی ضرورت نہیں۔ آرام آنے پر پٹی خود بخود اتر جاتی ہے۔

مرہم کافور کافور ۲ر ماشہ مردار سنگ سفیدہ کاشغری ہر ایک ایک تولہ موم سفید ۳ر تولہ روغن سرسوں یا روغن کنجد ۹ر تولہ، انڈے کی

سفیدی ایک عدد۔

ترکیب تیاری پہلے موم کو پگھلائیں پھر تیل ڈال کر گرم کریں بعدۂ تمام ادویہ ڈال کر پکائیں جب خوب پک جائے تو انڈے کی سفیدی شامل کر کے اتار لیں۔ سرد کر کے محفوظ کر لیں بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

زخم۔ گھاؤ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زخم	قرحہ	السر

تعارف کسی تیز دھار چیز کے لگنے سے یا خود مارنے یا گھانے سے جلد بمعہ گوشت کا پھٹ جانا زخم یا گھاؤ کہلاتا ہے کسی پھوڑے کو نشتر سے پھاڑنے سے جو گہرا شگاف پڑ جاتا ہے اسے بھی زخم کہتے ہیں۔

زخموں کی اقسام

صحیح زخم ایسے زخم کی سطح سرخی مائل ہوتی ہے ایسے زخم اکثر چوٹ وغیرہ سے یا خود نشتر سے کئے جاتے ہیں۔

علاج زخمی سطح کو آرام دیں ان کی صفائی روزانہ ایک دفعہ ضرور کیا کریں۔ گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لئے زخم پر مرہم وغیرہ لازمی لگائیں۔ زخم پر اگر پٹی باندھنی ہو تو نہ سختی سے کھینچ باندھیں نہ زیادہ ڈھیلی رکھیں۔ کیونکہ اگر سختی سے پٹی باندھی گئی تو زخم میں نشو نما رک جائے گی اور اگر زیادہ ڈھیلی ہو تو

تو زخمی جگہ زیادہ دنوں میں بھرے گی اور بدنمائی ہونے کا خطرہ ہے۔

مرہم سفیدہ

ہوالشافی سفیدہ، موم سفید ہر ۶ ماشہ، روغن گل ۳ تولہ۔

ترکیب تیاری موم کو گرم کر کے گل روغن میں ملالیں پھر سفیدہ تھوڑا تھوڑا ملاتے رہیں اور کھرل کرتے رہیں جب تمام مل جائیں۔ مرہم سفیدہ برائے زخم تیار ہے ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

کمزور زخم

جب مریض کمزور اور لاغر ہو تو ایسے مریض میں کسی وجہ سے زخم ہو جائے تو ایسے زخم بھی آہستہ آہستہ بھرتے ہیں۔ ایسے زخموں کا انگور موٹا اور پلپلا ہوتا ہے۔

علاج جو زائد انگور سطح جلد سے ابھرا ہوا ہو اسے نشتر سے صاف کر دیں یا نیلا تو تیا یعنی کاپر سلفیٹ سے جلا دیں۔ روزانہ نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھویا کریں اور اس کے اوپر یہ مرہم سیاہ لگایا کریں۔

ہوالشافی نیلا تو تیا ۳ رتی، سندھور ۳ تولہ، تیل سرسوں ۹ تولہ

ترکیب تیاری اول نیلا تو تیا اور سندھور کھرل میں ملا دیں۔ پھر تیل سرسوں کو کڑاہی میں ڈال کر پکائیں جب خوب ابلنے لگے تو پیسی ہوئی دونوں دوائیں ڈال دیں۔ جب دھواں نکلنے لگے اتار لیں بس سیاہ مرہم تیار ہے۔

ترکیب استعمال یہ مرہم بہت چپڑھی اور لیسدار رہتی ہے۔ لہٰذا ململ کپڑا پر لگا کر زخم کو بند کر کے کھینچ کر لگانی چاہیئے اگر زخم زیادہ چوڑا ہو تو کچھ مرہم زخم میں بھر دیں اوپر سے کس کر مرہم کی ٹاکی لگا دیں تاکہ بند رہے چند دنوں میں ہی زخم جلد ہو جائے گا۔

دردناک زخم اس قسم کا زخم دیکھنے میں تو بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں درد نہایت شدت کا ہوتا ہے جس سے مریض سخت بے چین رہتا ہے ایسے زخم اکثر متورم زخم میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس مقام کے کسی منفرد اعضا میں تحریک و تیزی اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ وہاں دوران خون بڑھ کر بافوقت جگہ کو دردناک کر دیتا ہے۔

علاج ایسے زخم یا ورم جس میں شدید درد ہوتا ہو تو اول اس مقام پر گرم گرم پلٹس باندھیں۔ تاکہ شریانوں کا سیکو تحلیل ہو کر درد کم ہو جائے اس مقصد کے لئے السی اور گندم کے آٹے کی پلٹس بنا کر باندھیں زخم پر لگانے ہی درد ختم ہو جائے گا جب درد بند ہو جائے تو اوپر والی مرہم سیاہ لگائیں انشاءاللہ درد بھی نہیں ہوگا اور زخم بھی چند دنوں میں بھر جائے گا۔

سڑاندار زخم

اس قسم کے زخموں کی اندرونی ساختیں مردار پڑ کر چھچھڑے بن جاتی ہیں ایسے زخموں سے ناگوار بدبو آتی ہے اور زخم بدنما ہو جاتا ہے ایسے زخم کمزور اور نحیف لوگوں کو ہوتے ہیں۔

علاج ایسے زخموں کو اول نشتر وغیرہ سے اچھی طرح صاف کریں تاکہ تمام

غلیظ چھچھڑے اور پیپ وغیرہ دور ہو جاتے پھر یہ مرہم لگائیں۔

ھوالشافی پھٹکری۔ نیلا توتیا۔ ہر ایک تولہ کتھہ سرخ۔ رال۔ روغن کنجد آب تازہ ہر ایک پانچ تولہ۔

ترکیب تیاری اول پانی اور روغن کو کانسی کے برتن میں ڈال کر ہاتھ سے خوب ملیں پھر دوائیں کوٹ کر باریک کر کے ملائیں جب اچھی طرح یکجان ہو جائیں تو زخموں پر استعمال کریں۔

نوٹ ایسے زخموں کو ایک دفعہ روزانہ صاف کرنا ضروری ہے ورنہ جلد آرام نہیں آئے گا۔

اورنگ زیبی زخم

ایسے زخموں کو دہلوی۔ لاہوری یا سرحدی زخم بھی کہتے ہیں۔ ابتداء میں پھنسی کے کانٹے کا سا نشان ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ سرخی۔ درد جلن ہو کر دو تین ہفتہ کے اندر زخم نمایاں ہو جاتا ہے جس کی سطح پر سرخ بلند انگور دکھائی دیتے ہیں انگوروں پر کھرنڈ بند ہو جاتا ہے زخموں سے مواد جاری رہتا ہے اس قسم کا زخم مدت تک رہتا ہے۔

علاج نیلا توتیا یا کاسٹک بتی زخم میں رکھ کر زائد گوشت دائیں بائیں اور اوپر کے موٹے چھلکے جلا دیں۔ تاکہ اندر سے صحیح گوشت نکل آئے پھر مرہم سیاہ جس کا نسخہ اوپر دے چکا ہوں۔ استعمال کریں۔ انشاءاللہ چند دنوں میں ہی آرام آجائے گا یہ مرہم بھی مفید ہے۔

ھوالشافی نیلا توتیا ۱ ماشہ سندھور ۶ ماشہ رال ۳ تولہ۔ روغن کنجد ۸ تولہ

ترکیب تیاری اول روغن تیز گرم کریں پھر باقی ادویہ باریک کرکے یک دم ملادیں۔ جب دھواں نکلنا شروع ہو یا دو تین جوش آجائیں اتار کر محفوظ کریں اور بوقت ضرورت زخموں میں لگائیں۔

بستر کا زخم

پرانے امراض میں مبتلا مریض جب کمزور اور ضعیف ہوجاتے ہیں تو عرصہ تک بستر پر پڑا رہنے کی وجہ سے زخم ہوجاتے ہیں جن کا فوراً مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

علاج مریض کو روزانہ کئی بار کروٹ بدلنے کی ہدایت کریں اگر فالج زدہ یا زیادہ کمزور ہو تو تیمار دار کو چاہیئے کہ ہر دو گھنٹے بعد کروٹ بدلوائے اگر ممکن ہو تو اسفنج یا آبی بستر پر لٹائیں اگر زخم ہوگئے ہوں تو نرم تکیوں سے زخموں پر دباؤ پڑنے سے روکیں روزانہ نیم کے جوشاندے سے صاف کریں اور مرہم سیاہ کا پلستر لگائیں۔

ناروا۔نہروا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناروا۔ نہروا۔	عرق مدنی۔ رشتہ پا۔	گنی ورم

تعارف بعض علاقوں میں یہ تکلیف کثرت سے ہوتی ہے خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں نہری پانی جمع کرکے (تالاب وغیرہ) استعمال کیا جاتا ہو یا جھیل یا کثیف چشمے کا پانی پینا پڑتا ہو۔ یا ایسے علاقے جہاں کی زمین سیم زدہ ہو۔

وہاں کے رہنے والوں کو اکثر کیچڑ میں چلنا پڑتا ہو وہاں کے رہنے والوں کے پاؤں اور ٹانگوں میں کسی جگہ نمودار ہوجاتا ہے۔

علامات ناروا سفید سوت کی مانند ایک پتلا کرم ہوتا ہے جو بذریعہ پانی جسم میں داخل ہوکر سال ڈیڑھ سال تک بلا کسی نقصان یا تکلیف کے وہاں پڑا رہتا ہے لیکن جب اس کے بچے پیدا ہوکر اسکی نسل بڑھنے لگتی ہے تو اسکا اظہار ہونے لگتا ہے مقام ماؤف پر شروع میں سخت درد ہونے لگتا ہے پھر چھالا سا بن کر پھوٹ جاتا ہے اور اس سے کرم کا سر باہر نکل آتا ہے۔ اس کے بچے اخراج پاتے ہیں اگر کرم زخمی یا ٹوٹ جاتے تو اس میں سے پیپ کی مانند مواد نکلنے لگتا ہے جس میں اس کے بے شمار بچے ہوتے ہیں۔

علاج اس کا اصل علاج کرم کا نکالنا ہے۔ ورنہ اگر ٹوٹ جاتے تو دیگر مقامات میں ایسے پھوڑے نکلنے لگتے ہیں۔

کرم نکالنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ جتنا کرم نکل آئے اسے پتلی سی موم بتی یا سلائی جس پر تیل لگایا گیا ہو پر کرم کو لپیٹیں صرف معمولی کھینچیں۔ دوسرے دن کچھ اور باہر آجائے اسے بھی بتی پر لپیٹ دیں۔ آہستہ آہستہ چند دنوں میں تمام نکل آئے گا اور زخم بھی ٹھیک ہوجائے گا۔

شروع جب چھالا ہو تو اس پر پیاز یا بیری کے پتے باندھیں تاکہ چھالا خود پھٹ جائے جب کرم معلوم ہو تو اسے باہر لانے کے لئے آک کے پتوں کو گرم کرکے باندھیں۔ کلونجی کا باندھنا بے حد مفید ہے یہ چند دنوں میں تمام کرم نکال دیتی ہے۔ ضماد

ہو الشافی افیون ایک ماشہ، پیاز ۶ ماشہ صابن دیسی ۶ ماشہ روغن کنجد ایک تولہ۔

ترکیب تیاری

صابن اور پیاز کو ریزہ ریزہ کر کے افیون کے ہمراہ پانی میں جوش دیں اور آہستی کڑاہی میں ڈال کر خوب گھوٹیں جب مثل مرہم کے ہو جائے تو مقام ماؤف پر لیپ کر دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی

نمک خوردنی میں قدرے آک کا دودھ ملا کر ناروا پر باندھیں۔

قانون مفرد اعضاء اور ناروا

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ناروا غدی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے یہ کرم باہر سے آنے کی بجائے جسم کے اندر ہی پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہذا اس کا علاج غدی اعصابی ہے ضرورت کے مطابق غدی اعصابی طبی مسہل اور تریاق مقام ماؤف پر لگا سکتے ہیں اور کھلا بھی سکتے ہیں بلکہ اندرونی طور پر ایسی ادویہ کھلانا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ زہریلا مواد جو رک گیا تھا اسے نالی دار غدد تحریک میں آکر اپنے طبعی راستہ سے خارج کر دیتے ہیں۔

گھیگھ گلھڑ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گھیگھ	غر	برانکوسیل
گلھڑ	غوتر	گائیٹر

تعارف

ٹھوڑی کے نیچے گردن میں نرخرہ کے ارد گرد ابھار پیدا ہو جایا کرتا ہے جو بعض مریضوں میں تو معمول بڑھ کر رک جاتا ہے اور مرتے دم تک قائم رہتا ہے لیکن بعض مریضوں میں مسلسل بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ گردن کا اگلا نصف حصہ بڑھ کر ٹھوڑی کے ساتھ آلگتا ہے جس سے مریض نیچے سر نہ جھکا سکنے کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتا۔ اس کا نیچے والا حصہ سینے پر آلگتا ہے۔

زیادہ بڑا ہو جانے کی وجہ سے اس کا بوجھ نرخرے پر پڑنے لگتا ہے جس سے مریض سانس آسانی سے نہیں لے سکتا۔

اسباب

بڑی بڑی کتب میں بھی اس کے اسباب واضح طور پر تحریر نہیں کئے گئے بعض مصنفوں نے اکسیر اعظم وغیرہ کا نام لے کر لکھا ہے

سلعۂ لحمی لمفی

(گردن کی دونوں جانب غدود بڑھ گئے ہیں)

کہ اس میں اس کو فخر کے نام سے تحریر کیا گیا اور لکھا ہے کہ یہ بعض پہاڑی مقامات میں جہاں کے پانی میں چونا وغیرہ کثرت سے ہوتا ہے اور اس کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) سادہ گلہڑ (۲) رسولی دار گلہڑ (۳) ریشہ دار گلہڑ۔

قانون مفرد اعضاء اور گلہڑ کے اسباب

قانون مفرد اعضاء گلہڑ کے اسباب چونا نہیں بلکہ فولاد کے مرکبات کو قرار دیتا ہے یعنی ایسے لوگ جو فولاد کے مرکبات کھاتے ہیں یا ایسے چشموں کا پانی (جس میں فولاد کے اثرات شامل ہوں) پیتے ہیں کو ہوتا ہے۔

یادداشت یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ گلہڑ ان لوگوں کو ہوتا ہے جو فولاد کے مرکبات زیادہ استعمال کرتے ہوں یا ایسے لوگ جن کے جسم (خون) میں پوٹاشیم یا آئیوڈین کی کمی ہو جائے۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ رسولیاں بننا عضلاتی اعصابی تحریک ہے چونکہ گلہڑ رسولی کی طرح بھی اکثر ہوتا ہے لہذا گلہڑ کی تحریک بھی عضلاتی اعصابی تسلیم کرنا پڑے گی عضلاتی اعصابی تحریک تیزابیت ایسڈٹی یا فولاد وغیرہ کے مرکبات کھانے سے بڑھتی ہے لہذا گلہڑ بھی عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ جو گلہڑ رسولی وغیرہ کی شکل کا نہ ہو وہ عضلاتی غدی تحریک سے ہوگا۔

علاج گلہڑ کا علاج عضلات میں تحلیل غدد میں تحریک اور اعصاب میں تسکین کرنے سے ہوگا۔ لہذا جو ادویہ اغذیہ واقع ایسڈ یا تیزابیت یا محرک جگر اور مولد صفرا ہونگی وہ گلہڑ کا بہترین علاج ہوں گی۔

یہی وجہ ہے کہ طبی محققین نے فلفل سیاہ، فلفل دراز، خولنجان، نوشادر حبشی، جمالگوٹہ کو جو آبلہ انگیز ہے کو گلہڑ کے لئے نہایت مفید قرار دیا ہے لہذا قانون مفرد اعضاء گلہڑ کے علاج کے لئے غدی اعصابی غذا و دوا کو ضروری قرار دیتا ہے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اگر مریض کو قبض وغیرہ نہ ہو تو غدی اعصابی محرک یا ملین کھلائی جائے۔ اگر قبض شدید ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں یہی دوا گلہڑ پر لیپ کرائی جاتے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

بعض حکماء تو اسے ایسے ہی دبا دینا بہتر سمجھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اگر اندرونی علاج سے رفع نہ ہو تو گلہڑ کے اوپر محلل یا آبلہ انگیز دوا لگا کر فاسد مادہ نکالنا چاہئے۔

یادداشت چونکہ گلہڑ خلط سودا اور تیزابیت کی زیادتی سے ہوتا ہے لہذا اندرونی طور پر ایسی غذا و دوا کھلائیں جو سوداویت اور ترشی و تیزابیت کو رفع کرے اس مقصد کے لیے مسہل سودا ادویہ جو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک کھلائی جا سکتی ہیں۔ گلہڑ کے لئے بیرونی استعمال کے دیگر نسخے درج ذیل ہیں۔

ہوالشافی شنگرف ایک تولہ، خولنجان ۳ر تولہ، بابچی ۳ر تولہ، رائی ۳ر تولہ، مرچکوہ ۶ر ماشہ تمام ادویہ کو باریک کر کے بقدر نخود تیار کر لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں۔

ہوالشافی پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ۱ر تولہ ست اجوائن ۱ر تولہ سندھور ایک تولہ، ویزلین ۱۰ر تولہ۔

تمام ادویہ باریک کر کے ویزلین میں ملائیں مرہم بن جائے گی۔ گلہڑ پر روزانہ ہلکا لیپ یا ملا سا کر دیا کریں۔

ہوالشافی اندرونی طور پر پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ۲ر۲ رتی دن میں تین بار کیپسول میں ڈال کر پلائیں اگر نسخہ اوپر والی مرہم کے ساتھ کھانے کو دیا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

دوائے محلل گلہڑ یہ دوا گلہڑ پر گھیگوار میں ملا کر باندھا جاتا ہے اور بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی زرد چوب۔ دار ہلد۔ سہاگہ ہم وزن پیس کر گھیگوار کے گودا میں گوندھ کر گلہڑ پر لیپ کریں۔

بعض حکماء گلہڑ پر آبلہ پیدا کر کے اس کا فاسد مواد خارج کرنے کو ضروری قرار دیتے ہیں لہذا آبلہ انگیز نسخہ درج کیا جاتا ہے جو اکثر حکماء کا معمول مطلب ہے۔

ہوالشافی صابن دیسی۔ بچ۔ نوشادر چونا مرچ سیاہ۔ ہم وزن۔ باریک پیس کر محفوظ کر لیں مقام ماؤف پر تھوڑا سا پانی لگا کر دوا چھڑک دیں۔ فوراً سوزش ہو جائے گی اگر زیادہ دیر لگا رہے تو آبلہ پڑ جائے گا۔ جب سوزش یا آبلہ ہو جائے تو صاف کر کے تیل یا مکھن لگایا کریں جب سوزش ختم ہو جائے تو پھر لگائیں حتیٰ کہ آہستہ آہستہ گلہڑ ہی ختم ہو جائے گا۔

اتفاقی حادثات اور ان کا فوری علاج

چوٹ لگنا

تعارف چوٹ ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں بیرونی جسم پر باہر سے کسی آلہ یا اوزار لگنے یا مارنے سے جسم کا کوئی حصہ پھٹ جاتے یا زخمی ہو جاتے یا کچلا جائے۔

نوٹ جب چوٹ کے مقام یا زخمی مقام کی اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی جائے۔ تو اکثر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اس وقت ایسے زخم فروج یا قرحہ کہتے ہیں۔

(۱) چوٹ مختلف اسباب سے لگ جایا کرتی ہے مثلاً آدمی کسی اونچے مقام سے پھسل جائے تو نیچے آتے وقت کئی رگڑیں لگ جاتی ہیں جس سے کئی مقامات چھل جاتے ہیں اور کئی مقام کچلے جاتے ہیں۔

(۲) کوئی دوسرا آدمی تیز دھار آلے سے (تلوار چاقو۔ چھرا۔ یا تیر وغیرہ) گہرا زخم کر دے

(۳) مقابلہ میں دوسرے آدمی کے پاس تیز دھار آلہ تو نہ ہو لیکن اس کے پاس گول اور موٹا لکڑیا لوہے کا ہتھیار ہو۔ جب وہ زور سے مارا جاتا ہے تو وہ مقام ماؤف کو کچل دیتا ہے اسی طرح بیل گاڑی یا ریل گاڑی وغیرہ کے پہیے کے نیچے آنے والا حصہ بھی بُری طرح کچلا جاتا ہے۔ یعنی اس مقام کے گوشت کا قیمہ ہو جاتا ہے۔

(۴) کوئی شخص دوسرے آدمی کو بندوق کی گولی مار دیتا ہے جس سے جہاں تک گولی جاتی ہے۔ ایک لمبا زخم ہو جاتا ہے اور وہاں کا گوشت بھی الگ ہو جاتا ہے اس ایک اور نقصان یہ ہوتا ہے کہ گولی نکالنے کے لئے مزید زخم کرنا پڑتا ہے

یادداشت چونکہ جسم انسان کی بناوٹ میں دو قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں ایک سخت قسم کی جو انسانی جسم کا ڈھانچہ بناتی ہیں دوسری نرم چیزیں مثلاً گوشت پوست رگیں اور پٹھے وغیرہ جو ہڈیوں کے اوپر چپاں ہیں چونکہ چوٹ یا ضرب سے ان دونوں میں سے کسی ایک نہ ایک میں ضرور تغیر آتا ہے اس لئے ان دونوں حصوں کے تغیر کو الگ الگ سمجھ کر علاج کرنا ہوگا۔

یادداشت چونکہ ضرب یا چوٹ سے جب ساخت جسم کو جو نقصان پہنچتا ہے

تو وہاں چند خاص تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں تو ضرب یا چوٹ کی شدت خفت کے لحاظ سے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً بیرونی گوشت کا زخمی ہونا۔ گوشت کا کچلا جانا۔ یا ہڈی ٹوٹ جانا وغیرہ۔

لیکن ان سب میں ایک علامت مشترک طور پر ظاہر تی ہے یعنی خون بہنے لگتا ہے یا مقام ماؤف پر خون کا اجتماع ہو جاتا ہے اگر خون بہنے لگے تو فوراً خون کو روکنا ضروری ہے جس کے لئے سب سے آسان ترکیب یہ ہے کہ مقام ماؤف جہاں سے خون اخراج پا رہا ہو وہاں سرد پانی بہانا چاہیئے تاکہ خون زخمی شریانوں کے منہ میں جم کر راستہ بند کر دے جونہی خون شریانوں میں جمے گا۔ فوراً اخراج بند ہو جائے گا۔

اب چوٹ یا ضرب سے جو مخصوص تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کا الگ الگ بیان درج کیا جاتا ہے مثلاً رگڑ لگنا، کچل جانا۔ زخم ہونا۔

کچلا جانا

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
کچلا جانا	خدشں	کان ٹیوژن
چوٹ لگنا	رضی	

تعارف اس قسم کی چوٹ میں جلد عموماً زخمی نہیں ہوا کرتی بلکہ اس کے نیچے خون جمع ہو جاتا ہے گوشت پس جاتا ہے۔

یادداشت چونکہ جلد لچکدار ہوتی ہے اسلئے اگر چوٹ تیز دھار یا نوک دار آلہ سے نہ آئے آلہ موٹا چوڑا ہو یا اونچی جگہ سے انسان زمین پر

گر پڑے تو اکثر چوٹ کے مقام کی جگہ کی جلد زخمی یا متاثر تک نہیں ہوتی۔ بیرونی ماؤف حصہ صاف اور تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن اندر کا گوشت شدید متاثر ہو کر کچلا جا چکا ہوتا ہے جس کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ چوٹ والی جگہ سرخ اور دردناک ہو جاتی ہے لہذا بغیر جلد پھٹنے کے بھی شدید چوٹ لگ سکتی ہے مثلاً ایسا ممکن ہے کہ کوئی آدمی گھوڑے پر سے گر پڑے یا اس پر کوئی بھاری چیز آگرے۔ یا اس پر سے بیل گاڑی یا بس کا پہیہ گزر جائے لہذا چوٹ کے مقام کی جلد صاف اور تندرست دیکھ کر چوٹ کو نظر انداز نہ کریں بلکہ بغیر بغور معائنہ کر کے علاج تجویز کریں۔

علامات چوٹ والے مقام پر شروع میں معمولی درد ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اگر چوٹ سے اندرونی اعضاء اور گوشت ہی متاثر ہوا ہو تو کچھ دیر بعد ماؤف جگہ خاکستری اور بعد میں نیلی اور آخر میں زرد پڑ جاتی ہے اور اردگرد کی جگہ اکثر سرخ ہو جاتی ہے اگر مناسب علاج ہو جائے تو اکثر چوٹ والی جگہ کا گوشت درست ہو جاتا ہے لیکن اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو اندر کا گوشت گل سڑ جاتا ہے اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

علاج چونکہ چوٹ بیرونی جسم پر لگتی ہے لہذا اول چوٹ کا مقامی و بیرونی علاج کریں چونکہ چوٹ نرم و سخت ہو سکتی ہے دوسرے چوٹ ایسے مقام پر لگ سکتی ہے جس سے فوراً موت واقع ہونے کا خطرہ ہے مثلاً دماغ پر چوٹ لگ جائے جگر و تلی چوٹ سے پھٹ جائیں۔

لہذا چوٹ کے مقام کی اہمیت کے مطابق فوراً ابتدائی طبی امداد پہنچائیں۔

(۱) اگر چوٹ سر پر لگی ہو جس سے مضروب بے ہوش ہو گیا ہو یا بے ہوش نہ بھی ہو تو اسے آرام سے لٹا دینا چاہیئے اور اس سے زیادہ بات چیت نہیں کرنی چاہیئے چوٹ والی جگہ کے بال کتروا دینے چاہئیں اگر خون بہہ رہا ہو تو سرد پانی کی پٹی

چوٹ والی جگہ پر رکھیں اگر مضروب کا دل بیٹھنے لگے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگیں تو فوراً گرم اینٹوں سے پاؤں گرم کریں یا پنڈلیوں تک گرم پانی میں ٹانگیں رکھوائیں

(۲) اگر سینے پر سخت چوٹ لگے تو مضروب کو ماؤف پہلو پر لٹائیں تاکہ اس کی طرف حرکات رک جائیں اور دوسری طرف کا پھیپھڑا آسانی سے کام کرتا رہے۔

(۳) جب پیٹ پر سخت چوٹ لگے تو مریض کو چت لٹا دینا چاہیے اس کے گھٹنوں کے نیچے تکیے رکھ کر اس کی رانوں کو پیٹ کی طرف جھکا دینا چاہیے۔ بعض اوقات تلی یا جگر پر چوٹ لگ جایا کرتی ہے جس سے وہ پھٹ جاتے ہیں پھٹ جانے کی صورت میں اکثر موت واقع ہو جایا کرتی ہے۔

(۴) اگر ہاتھ یا کلائی یا بازو پر سخت چوٹ لگے تو کلائی وغیرہ کو رومال کے ذریعے گردن میں حمائل کرنا چاہیے اور اگر پاؤں یا ٹانگ مضروب ہو تو اس کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اس کو سر کے برابر یا اس سے بھی ذرا اونچا رکھنا چاہیے تاکہ وہاں پر بہت سا خون اکٹھا ہو کر ورم زیادہ نہ ہو جائے۔

(۵) اگر چوٹ کے مقام پر پیپ پڑ جائے تو نشتر سے چیر کر اسے نکال دیں زخم میں مرہم سیاہ جس کا نسخہ پچھلے صفحات میں کئی بار لکھ چکا ہوں لگائیں۔

اندرونی علاج

چوٹ کا جہاں مقامی علاج ضروری ہے وہاں اندرونی علاج بھی ضروری ہے کیونکہ چوٹ کے مقام پر جو خون شریانوں کے پھٹنے سے جمع ہوا ہوتا ہے اسے واپس لوٹانا ضروری ہے ورنہ چوٹ زدہ مقام میں پیپ پڑ جائے گی۔

اندرونی طور پر ایسی ادویہ کھلانی چاہئیں جن سے غدد کا فعل تیز ہو جائے اگر مواد جذب کرانا مقصود ہو تو غدد جاذبہ کے فعل کو تیز کرنا ضروری ہے اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا کھلانی چاہیے صرف دو تین دن کے اندر جمع شدہ خون واپس

چلا جاتا ہے اور چوٹ کا مقام تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر پیپ پڑ جائے یا پڑ چکی ہو تو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے۔

یاد رکھیں

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ غدی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے چوٹ یا ورم کے مقام میں جمع شدہ خون واپس ہو کر جذب ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر چوٹ لگے کئی دن ہو چکے ہوں تو خون میں کیمیائی تغیر آ جاتا ہے اب وہ واپس ہونے کے قابل نہیں ہوتا لہذا انہیں ادویہ سے وہ پیپ میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

اب اگر غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دیا جائے تو وہ اس مواد کو غدد جاذبہ کے ذریعہ حاصل کر کے پیشاب، پاخانہ اور پسینہ وغیرہ کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔

لہذا اگر ورم یا چوٹ کے مقام پر پیپ پڑ جائے تو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے اس مقصد کے لئے نئے نسخے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخے بے حد مفید ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

رگڑ لگنا

اردو نام	طبی نام	پنجابی نام	ڈاکٹری نام
رگڑ لگنا	خدش سحج	چھل جانا	ابریشن

تعارف

چلتے ہوئے کسی چیز کے ساتھ گھسیٹ گزرنا جس سے اکثر جسم کا متاثر حصہ کی جلد چھل جاتی ہے جس سے برائے نام سفید سی رطوبت بھی رستی ہے۔

علاج

چھلے ہوئے مقام یا مقامات کو نہایت احتیاط سے صاف کر کے سہاگہ

بریاں اور پیس کر چھڑک دیں اور اوپر صاف روئی یا ململ کی ٹاکی لگا کر باندھ دیں
بورک یعنی سہاگہ نہ ملے تو گندھک آملہ سار ۲ حصہ اور پارہ ۱ حصہ کی کجلی بنا کر چھلے
ہوئے مقامات پر چھڑک دیں دو تین دن میں آرام آجائے گا۔

نوٹ روزانہ نیم کے پتوں سے چھلے ہوئے مقامات کو صاف کرنا اور دھونا ضروری
ہے تاکہ متاثرہ مقامات میں تعفن یا پیپ نہ پڑنے پائے۔

اچانک گرنے سے چوٹ لگنا

چوٹ سے انسان ایسی پوزیشن میں گر جاتا ہے جس سے اس کا سانس بند ہو جائے
یا گلے وغیرہ میں پھانسی کے پھندے کی طرح رسی یا کوئی کپڑا پھنس جاتے تو
چند منٹوں کے اندر اس کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔
اسی طرح ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے گھوڑا بڑی تیزی سے دوڑ رہا ہے
اچانک گھوڑا گر پڑتا ہے اور سوار گھوڑے کے نیچے آجاتا ہے ایسی حالت میں فوراً
سوار کو گھوڑے کے نیچے سے نکالنا چاہئے اور یہ نہ ہو کہ گھوڑا اٹھنے وقت
کچل دیں اور جب تک سوار گھوڑے کے نیچے ہو گھوڑے کو مار مار کر کھڑا کرنے
کی کوشش نہ کریں بلکہ پہلے سوار کو کسی طرح سے نیچے سے نکالنے کی کوشش کریں
جب سوار گھوڑے کے نیچے سے نکال لیا جائے تو صاف جگہ پر اسے لے جا کر
چت لٹائیں اور اس کے سر کے نیچے کوٹ کو تہ کر کے رکھیں یا چادر وغیرہ رکھ دیں
اگر کچھ نہ ملے تو مٹی اکٹھی کر کے ہی رکھ دیں تاکہ وقتی طور پر اس کا سر اونچا ہو جائے
پھر اس کے گلے کے گرد کی چیزیں مثلاً گلوبند یا کالر یا کوٹ یا قمیص وغیرہ کے
بٹن کھول دیں کچھ دیر مریض کو آرام سے پڑا رہنے دیں امید ہے وہ مریض خود

خود ہی جلد ہوش میں آجائے گا۔
اگر جلد ہوش میں نہ آوے تو ہوش میں لانے کی کوشش کریں جس کی
صورت یہ ہے کہ مضروب کے ضرب زخم وغیرہ کو بغور دیکھیں اگر پر شدید
چوٹ آئی ہو تو اسے غور سے دیکھیں نیز دونوں جانب کے ہاتھ کلائی بازو،
ٹانگ وغیرہ کا بھی آپس میں مقابلہ کریں تاکہ کسی ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے
سے اگر کوئی بدوضعی یا کجی پیدا ہو گئی ہو تو اس کی فوراً اصلاح کرائیں۔
اگر کپڑوں میں خون لگا ہوا ہو تو خون کے نکلنے کی جگہ دریافت کریں جریان خون
فوراً پٹی وغیرہ باندھ کر بند کر دیں پھر کسی نزدیک ترین مقام سے طبی امداد پہنچائیں
اگر معالج کو موقع پر بلانا ضروری ہو یعنی مریض کو نہ لے جایا جا سکتا ہو ایک کاغذ یا کپڑا پر
ضروری پیغام لکھ کر ڈاکٹر کے پاس بھیجنا چاہئے تاکہ ڈاکٹر سستی نہ کرے اور جلد آجائے

نمونہ پیغام فلاں بازار یا فلاں چوک یا فلاں موقع پر ایک شخص بے ہوش
پڑا ہے اس کے جسم کے فلاں حصہ سے خون بہہ رہا ہے
یا فلاں حصہ مجروح ہو گیا ہے آپ جلد آ کر اپنا فرض ادا کریں۔

یادداشت اگر معالج کے آنے سے پہلے مجروح ہوش میں آجائے
تو اسے کسی قسم کی دوا نہ دیں بلکہ صرف دودھ گھی وغیرہ
پلائیں یا شہد میں پانی ملا کر پلائیں۔

محفوظ مقام پر مجروح کو لیجانے کے طریقے

بعض دفعہ حادثہ ایسے موقعہ پر ہو جاتا ہے جہاں صرف ایک آدمی ہی
ہوتا ہے جو مجروح کو مدد پہنچا سکتا ہے بعض دفعہ دو تین آدمی ہوتے

ہیں بعض دفعہ دو تین آدمی ہوتے ہیں بعض جگہ بے شمار آدمی موجود ہوتے ہیں لیکن مجروح کو ایک یا دو یا چار آدمی ہی لے جا سکتے ہیں لہٰذا اگر مجروح کو لے جانے والا صرف ایک آدمی ہی ہو تو وہ مجروح کو چار طریقے سے لے جا سکتا ہے

(۱) مثلاً بغل گیر لے جانا یا سہارا دے کر لے جانا۔

(۲) پیٹھ پر اٹھا کر لے جانا۔

(۳) پیٹھ کے بل اٹھا کر لے جانا۔

بغل گیر لے جانا

یہ طریقہ صرف اس وقت جبکہ مریض کے زیریں اطراف یعنی نچلے دھڑ میں چوٹ لگی ہو مگر ہڈی نہ ٹوٹی ہو مثلاً موچ آجانا، پاؤں کا کچلا جانا وغیرہ۔

اس طریقے میں مددگار مریض کے نزدیک اسی جانب کھڑا ہو جاتا ہے جس طرف چوٹ لگی ہو، مریض کا ہاتھ اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے مریض کی کلائی ایک ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اپنا دوسرا ہاتھ مریض کی کمر میں ڈال دیتا ہے مریض طرف یا چوٹ والی جانب کو سکیڑ لیتا ہے اور لے جانے والے شخص کے ساتھ ایک پاؤں پر کودتا چلا جاتا ہے۔
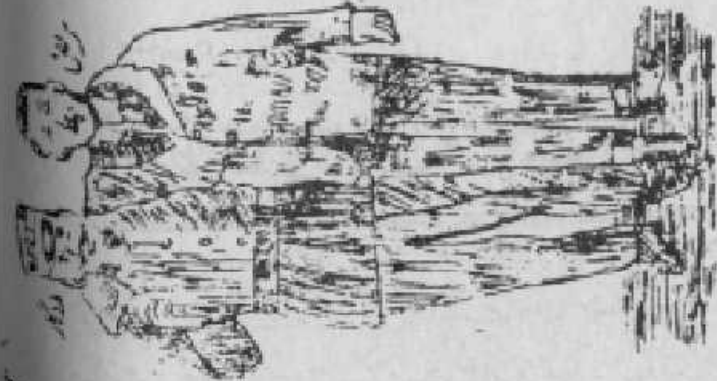
پیٹھ کے بل اٹھا لے جانا

اگر مجروح کھڑا ہو سکے تو اٹھانے والے کو چاہئے کہ اس کی پیٹھ کی طرف پیٹھ کی طرف کرے یعنی مریض کا منہ اپنے سر کے پیچھے کرے خود بیٹھ کر یا نیم کھڑا ہو کر مریض کے بازو اپنے کندھوں پر سے گزار کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑا ہو جائے تاکہ مریض کا بوجھ اس کی کمر اور کندھوں پر آجائے اس طرح اٹھانے والا بھی تنگ نہیں ہوتا اور مضروب بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا جب مناسب جگہ پر چلا جائے تو قدرے نیچا ہو کر مریض کو اتار دے۔

نوٹ:۔ اگر بازو نہ پکڑے تو ٹانگوں کو جوڑ کے پاس سے پکڑ کر اٹھا لیں

مریض کو کندھے پر اٹھا کر لیجانا

اس طریقہ سے اس وقت لے جانا پڑتا ہے جب مریض بیحد کمزور ہو یا بے ہوش ہو اٹھانے سے پہلے مریض کو چت لٹا دو اب بازو کو پکڑ کر کسی مددگار کی مدد سے اٹھا کر اس کو اپنے کندھے پر اس طرح رکھیں کہ اس کا پیٹ اٹھانے والے کے کندھے پر آجائے اب اس کا خالی کندھے والا بازو اس طرح پکڑیں کہ مریض کی دونوں ٹانگیں پر دوسرا ہاتھ گذار کر بازو کو پکڑ لے اور خالی ہاتھ بھی ٹانگوں کو گرفت میں کرے تاکہ مریض گر نہ پڑے۔

جہاں محفوظ جگہ ہو وہاں اسے آہستہ آہستہ خود جھک کر یا بیٹھ کر مریض کو کندھے سے اتار دیں۔ اتارتے ہی مریض کے کپڑے قمیص وغیرہ کے بٹن کھول دیں اور مریض کو چت لٹا دیں اور سر کو قدرے اونچا کر دیں۔

اگر مددگار دو آدمی ہوں تو مجروح یا زخمی کو مندرجہ ذیل طریق سے اٹھا لیں جو شکلوں سے واضح ہیں۔

جب مریض کو خصوصاً مجروح کو لے جانے والے تین اشخاص سے زیادہ ہوں تو مجروح کو لے جانے کیلئے کسی قسم کا سٹریچر استعمال کرنا چاہیئے۔

ہندو پاکستان میں مجروح یا مریض کو عموماً چارپائی پر لے جاتے ہیں یہ طریقہ درست تو ہے لیکن اس میں کچھ مشکلات ہیں،

(۱) عموماً چارپائی بھاری ہوتی ہے۔

(۲) مریض کو گھر کے اندر یا گاڑی میں لے جانے کیلئے مریض کو اتارنا پڑتا ہے۔

اگر مریض کو دور لے جانا پڑے تو چارپائی کی بجائے تو دستی سٹریچر بنا لینا چاہئے جس کے بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے۔

ایک کمبل یا چارپائی پر بچھانے والی چھوٹی دری کو زمین پر بچھا لیں اور اس کے کناروں سے دو انچ اندر کی طرف سات آٹھ فٹ لمبی لاٹھیاں رکھ کر لپیٹے جائیں یہاں تک کہ دونوں لاٹھیوں کے درمیان $1\frac{1}{2}$ فٹ یا ۲ فٹ چوڑائی

کا بستر رہ جائے اب مریض کو آہستہ سے اس میں لٹا دیں اور چاروں سروں کو ایک ایک پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھ لیں اور جہاں لے جانا ہو وہاں تک آہستہ آہستہ چلے جائیں جلدی نہ کریں کہیں کوئی شخص گر نہ پڑے جس سے مجروح کو اور بھی چوٹیں آسکتی ہیں۔

نوٹ :- یہ خیال رکھیں کہ لاٹھیاں پھرنے نہ پائیں انہیں روکنے کیلئے کمبل وغیرہ میں سوراخ کر کے لاٹھیوں پر اچھی طرح باندھ دیں اور ان کا وقفہ ایک جیسا رکھنا کے لئے دو سیروں پر ڈنڈے باندھ دیں۔

نوٹ :- اگر مجروح کو لے جانے کے لئے کوئی گاڑی یعنی بس یا ویگن وغیرہ مل جائے تو اگر گدیاں نہ ہوں تو فرش پر گھاس پھوس ہی بچھائیں تاکہ نیچے کا حصہ نرم رہے۔

یادداشت اگر کمبل یا دری نہ مل سکے لیکن کرسی وغیرہ موجود ہو تو کرسی کے نیچے دونوں طرف سے دو لاٹھیاں باندھ دیں اور مریض کو کرسی پر بٹھا کر جہاں لے جانا ہو تو دو آدمی بھی لے جا سکتے ہیں

بجلی کا صدمہ یا بجلی کی چھاٹ لگنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بجلی لگنا	صدمہ کہربائیہ	الیکٹرک شروک

تعارف :- آج کل گاؤں گاؤں بستی بستی بجلی پہنچا دی گئی ہے شہروں کی نسبت دیہاتی لوگ ناواقفیت کی وجہ سے اکثر کھنبا بجلی کی گری ہوئی تار کو چھو لیتے ہیں جس سے سخت جھٹکا لگتا ہے اور مریض بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

اسی طرح گھروں میں پنکھے استری یا بلب کے سوئچ وغیرہ گیلے ہاتھوں سے دبانے سے بجلی لگ جاتی ہے یا پنکھے استری وغیرہ ناقص تار ہونے کی وجہ سے شارٹ ہوتے ہیں جونہی کوئی شخص اسے چھوتا ہے فوراً بجلی کے جھٹکے سے متاثر ہو جاتا ہے چنانچہ بجلی کی تار لگنے سے مندرجہ ذیل خطرات ہو سکتے ہیں۔
سخت صدمہ، بے ہوشی، فوراً موت واقع ہونا،

یادداشت

بجلی کی سب سے اہم صفت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی عضو تار کے ساتھ لگ جائے تو بجلی اس شخص کو بے حس و حرکت کر دیتی ہے وہ کسی قسم کی اپنی مرضی حرکت نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ تار کو جدا کر سکتا ہے کیونکہ بجلی اس کی حرکت کی طاقت کو زائل کر چکی ہوتی ہے

علاج

سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مین اٹھا کر بجلی کی رو بند کر دینی چاہیئے اگر ایسا ممکن نہ ہو یا آف کرنے سے مریض کو تار سے چھڑانے میں بہت دیر لگنے کا احتمال ہو تو پھر یہی کوشش کرنی چاہیئے کہ مریض کو جلد تار سے جدا کر دینا چاہیئے لیکن مددگار کو بھی ہوشیار رہنا چاہیئے کہ مریض کو تار سے چھڑاتے وقت خود اس سے بھی بجلی کی تار نہ چھو جائے اس مددگار کے ہلاک ہونے کا بھی پورا خطرہ ہوتا ہے لہذا اسے مریض کو ایسی چیز سے چھونا چاہیئے جس میں برقی رو نہ گزر سکے،
مندرجہ ذیل چیزوں سے بجلی کی تار یا جس شخص کو کرنٹ والی تار لگی ہوتی ہے اُسے جدا کریں۔

(۱) ربڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ (۲) خشک لکڑی گھاس، خشک کپڑا، خشک شیشہ وغیرہ

یادداشت:- عام دھاتوں مثلاً لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ سے برقی

رو آسانی سے گزر جاتی ہے۔ لہذا ایسی چیزوں کو کرنٹ والی تار یا جسے کرنٹ لگا ہوا ہو بچ کر نہ چھوئیں اور نہ ہٹانے کیلئے استعمال کریں۔
چونکہ پانی میں سے بھی رو بخوبی گزر جاتی ہے اس لئے گیلا کپڑا یا گیلی لکڑی ہرگز استعمال نہ کریں، بلکہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں،

(۱) ایک خشک لاٹھی کے ذریعہ مریض کو تار کے ذریعہ علیحدہ کریں،
(۲) ایک خشک کوٹ کی آستینوں کے ذریعہ مریض کو کھینچ کر علیحدہ کریں،
(۳) ایک خشک کوٹ آستینوں سے پکڑ کر یا ایک بیلٹ، یا پٹی یا خشک چادر مریض کے گلے میں اس کے گرد ڈال کر کھینچ کر تار سے جدا کریں،

لیکن یہ احتیاط رکھیں کہ تار سے جدا ہونے سے پہلے مریض کی ٹانگ یا ہاتھ تمہارے جسم کو نہ چھو جائے ورنہ تمہیں بھی کرنٹ لگ جائے گا،
جب مریض تار سے جُدا ہو جائے تو اسے فوراً کسی نزدیک کے ڈاکٹر یا ہسپتال میں لے جائیں تاکہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔
اگر تنفس رک گیا ہو تو مصنوعی تنفس جاری کریں جلے ہوئے مقام پر پٹی باندھ دیں تاکہ مکھیاں وغیرہ بیٹھ کر جراثیم یا زہریلا مادہ نہ چھوڑ جائیں کیونکہ اگر زخم میں کوئی زہریلا مادہ سرایت کر گیا ہو تو وہ بھی اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔

آسمانی بجلی گرنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بجلی گرنا	حرق الصاعقہ	لائٹ ننگ سٹروک

آسمان سے بارش کے دوران بعض اوقات اچانک نہایت گرج اور کڑک کے

ساتھ بجلی کی لہر آیا کرتی ہے، جہاں اور جس مقام پر وہ گرتی ہے اپنے مختلف اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ میرے اسباب میں اسباب کی کمی بیشی سے ہی مختلف اثرات ظاہر ہوتے ہیں،

مثلاً کبھی تو بجلی گرنے سے فوراً ہلاکت واقع ہو جاتی ہے اور جسم پر جلنے کا داغ یا زخم وغیرہ نہیں پایا جاتا،

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بجلی مریض کے قریب گری ہوگی لہٰذا مریض گرج کڑک اور چمک کے خوف سے راہی ملک عدم ہوگیا

کبھی بال جلد وغیرہ جل جاتی ہے اور جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں حقیقت میں ایسے شخص پر بجلی گری ہوتی ہے جس کے واضح اثرات نمایاں ہوتے ہیں کبھی حواس کے جھلس جانے کے ساتھ اس کی جیب کا روپیہ یا پیسہ پگھلا ہوا اور اپنی طبعی شکل سے بدلا ہوا ہوتا ہے،

کبھی حواس ظاہری یا باطنی میں سے کوئی ایک باطل ہو جاتا ہے اور کبھی ہذیان یا فالج ہو جاتا ہے۔

کبھی بجلی کی گرج کڑک اور چمک کی شدت سے بعض عورتیں اتنی خوف زدہ ہو کر سہم و سکڑ جاتی ہیں کہ ان کا حمل بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

علاج

جب بجلی چمکتی ہو تو کسی بلند مکان یا درخت پر نہ چڑھیں لوہے کی کوئی چیز اپنے ہاتھ یا قریب نہ رکھیں۔ مثلاً چاقو، چھلیاں یا چھڑی وغیرہ، مکان کی حفاظت کے لئے لوہے یا تانبے کی تیغ لگا دینی چاہیئے،

ڈوبنا ڈوب جانا

دریا، گہری نہر، گہرا تالاب، اور ایک کنواں جس کا پانی کافی گہرا ہو میں داخل ہونے میں خصوصاً ایسا شخص جو تیرنا نہیں جانتا اکثر ڈوب جاتا ہے۔

اگر ڈوبنے والے کا فوراً پتہ چل جائے اور اسے دو تین منٹ کے اندر نکال لیا جائے تو اکثر ایسا شخص بے ہوش بھی نہیں ہوتا اور معمولی پریشانی کے بعد ٹھیک ہو جایا کرتا ہے لیکن اگر ڈوبنے والے کو ڈوبے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہو تو وہ بالکل ہوتا ہے اور اس کا پیٹ پانی سے بھر چکا ہوتا ہے جس سے سانس لانا مشکل ہوتا ہے۔ پندرہ بیس منٹ تک ڈوبے ہوئے شخص کا مصنوعی تنفس جاری کرنے کے بعد اور پیٹ کا پانی نکالنے سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں۔

علاج

جو شخص پانی میں ڈوبتا ہے اس کے پیٹ میں منہ کے راستے پانی بھر جایا کرتا ہے جس کا دباؤ پھیپھڑوں پر پڑتا ہے اور سانس میں دقت ہو جاتی ہے لہٰذا جب یا جونہی غریق کو نکالا جائے تو اول بات یہی خیال کریں کہ پانی پیٹ میں بھر گیا ہے یا نہیں اگر پانی نہ ہو تو فوراً مصنوعی تنفس جاری کریں ورنہ اول پیٹ سے پانی نکالنے کی تدبیر کریں تاکہ اسے سانس آسانی سے آنے لگے یا مصنوعی تنفس جاری کرنے میں آسانی ہو۔

پیٹ سے پانی نکالنے کے لئے آسان تدبیر یہ ہے کہ اگر بچہ ہے تو گھڑا الٹا کر کے پیٹ کے بل لٹائیں پانی فوراً خود بخود منہ کے راستے نکلنا شروع ہو جائے گا جب تمام پانی نکل جائے تو فوراً مصنوعی تنفس جاری کریں۔

اگر بڑا آدمی ہو تو اسے دو تین مرتبہ سرہانے ایک دوسرے پر رکھ کر اوندھا لٹائیں

اگر ویران جگہ ہو تو مٹی اکٹھی کرکے اس پر لٹائیں یا کھال کی ایک طرف لٹائیں جیسے پانی نکل جائے تو مصنوعی تنفس جاری کریں۔

اگر جسم سرد ہو گیا ہو تو گرم پانی کی بوتلیں بغلوں میں رکھائیں یا جسم پر کمبل لپیٹیں

نوٹ :- غریق یا ڈوب کر بے ہوش ہونے والے شخص کا تنفس جاری رکھنے کی کوئی حد مقرر نہیں کیونکہ ایسے مریض یعنی ڈوبے ہوئے اشخاص دو دو گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بعد مصنوعی تنفس جاری رکھنے سے ہوش میں آ گئے ہیں۔

جب غریق کو سانس خود بخود آنے لگے مگر اس سے پیشتر نہ آتا ہو تو اور بھی مصنوعی طریقہ کو اپنائیں تاکہ سانس لینے میں آسانی رہے۔

جسم کو کمبل سے گرم رکھیں گرم پانی کی بوتل فرود لگوائیں تاکہ دوران خون جاری رہے اور خون جمنے نہ پائے جب قدرے ہوش آ جائے تو تیز چائے یا لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں۔

مندرجہ ذیل .... تصویر .. میں شیفر کا مصنوعی تنفس جاری کرنے طریقہ دکھایا گیا ہے۔

تصویر ۲، ۱ میں سلویسٹر کا مصنوعی تنفس جاری کرنے کا طریقہ دکھایا گیا ہے ان طریقوں میں جو آسان معلوم ہو اس سے تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں

پالا مارنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پالا مارنا، سردی کھانا ،	شجلد تصقیع ،	فراسٹ بائیٹ FROST BITE

تعارف

ہمارے ملک میں نومبر دسمبر جنوری میں سخت سردی ہوا کرتی ہے بعض دفعہ کورا پڑتا ہے، پہاڑی علاقوں میں برف باری پڑتی ہے اگر ہوا چل پڑے تو سردی دگنی ہو جاتی ہے یہی ہوا انسانوں حیوانوں کے خون کو جما دیتی ہے جس سے انسان مدہوش ہو جاتا ہے اکثر اتنی نیند سو جاتا ہے کہ سوتے سوتے ہی مر جاتے ہیں اگر نیند نہ آئے تو بے چینی اور ہذیان ہو جاتا ہے اور یہ ہذیان اور بے چینی ایسے اشخاص کی طرح ہوتی ہے جو سردی سے بچنے کے لئے شراب زیادہ پی جاتے ہیں جس سے نہ صرف عقل میں فتور آجاتا ہے بلکہ ہذیان اور بے چینی بھی کرتے ہیں۔

اگر سردی کا اثر کسی حصہ جسم پر ہو جائے مثلاً چہرہ، سر، کان ہاتھ، پاؤں تو ماؤف جگہ میں سوزش ہو کر خون جمع ہو جاتا ہے جس سے متاثرہ مقام میں آگ کی سی جلن ہوتی ہے اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے جسم پر آگ رکھ دی گئی ہو۔

اگر ماؤف مقام میں انجماد خون ہو جائے تو اکثر ایسی جگہ بے حس ہو جاتی ہے اور دوران خون رک کر ماؤف مقام میں پیپ پڑ جاتی ہے اور اس مقام کا گوشت گل سڑ کر جھڑ جاتا ہے۔

چنانچہ بعض برفانی مقامات کی برف کو لوگ اس قسم کے حادثات و واقعات

کی وجہ سے خونی برف کہا جاتا ہے۔

علاج

مقام ماؤف کو اول سردی سے محفوظ کریں اگر عضو ننگا ہو تو اس پر فلالین یا کمبل کا ٹکڑا لپیٹ دیں پھر اس مقام پر گرم ریت سے ٹکور کریں لیکن یاد رہے کہ مقام ماؤف کو کپڑا لپٹا ہے اس کے اوپر ہی سے شروع میں ہلکی ہلکی حرارت پہونچائیں کیونکہ یکدم تیز حرارت سے نکال ہونے کا اندیشہ ہے جب آہستہ آہستہ حرارت پہنچائی جائے گی تو رکا ہوا خون کا دوران پھر شروع ہو جائے گا بلکہ اگر خون جم گیا ہو تو وہ بھی پگھل کر چلنے لگے گا۔

یادداشت

اگر فوری طور پر مٹی یا ریت گرم کرنے کا انتظام نہ ہو سکے تو تازہ پانی ہی مقام ماؤف پر تولیہ وغیرہ سے تر کرلیں، پھر گرم پانی یا ریت کا انتظام کریں۔ کافور کو سکنجبین میں ملا کر طلا کریں تو فوراً تسکین ہوتی ہے دوا کے طور پر روغن تارپین کی مالش کریں مریض کو تھوڑے تھوڑے وقفہ سے لونگ دار چینی کا قہوہ اور ایک انڈا مرغی کھلائیں چند گھنٹے بھی نہیں گزریں گے کہ مقام ماؤف آرام کرنے لگے گا۔

یادداشت

پالا مارنے کے واقعات اکثر پہاڑی اور برفانی علاقوں میں اس وقت ہوتے ہیں جب برف باری کے بعد ہوا چلتی ہے کیونکہ ہوا سے سردی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلنے لگتی ہے اور پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں راولپنڈی سے سندھ تک کا علاقہ میدانی ہے یہاں برف باری نہیں ہوتی لیکن بعض دفعہ پہاڑی علاقوں میں برف باری سے جب سرد ہوا آتی ہے تو ان علاقوں میں سردی سخت ہوتی ہے جس سے پنجاب کے علاقوں میں رہنے والے بزرگوں بچوں کے ہاتھ پاؤں چہرہ پر سیاہیاں نکل آتی ہیں اور لوگ اکثر نمونیہ کا شکار ہو جاتے ہیں جن کا علاج گرم ٹکور دافعِ ورم ادویہ سے ہوتا۔

سوزاک

تعارف سوزاک پیشاب کی نالی (نائزہ) کا زخم ہے جس میں پیپ یا پیدار رطوبت بہتی ہے۔ زخم میں اکثر جلن دار درد ہوتا ہے۔ سوزش کی شدت سے پیشاب کی نالی میں تنگی آجاتا ہے اس حالت کو ضیق نائزہ کہتے ہیں۔

تاریخ سوزاک

ایوروید کی پرانی کتب کے علاوہ جدید ویدک کتب میں مرض سوزاک کا ذکر نہیں ملتا۔ اکثر ویدوں کا خیال ہے کہ موتر کرچھر۔ موتر گھات اوش وات سوزاک کے ہی نام ہیں لیکن اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ سوزاک سے بالکل جداگانہ ہیں۔ کیونکہ اگر سوزاک۔ بدکاری۔ زناکاری کثرت جماع اور حاملہ و حائضہ سے مجامعت کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تو موتر کرچھر۔ موتر گھات وغیرہ اخلاط کے بگڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مرض سوزاک اور آتشک برصغیر پاک و ہند کی بیماریاں نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں بیماریاں ہندوستان میں غیر ملکی حکومتوں کے افراد نے پھیلائی

ہیں۔ کیونکہ غیر ملکی حکومتیں جس قدر ہندوستان میں پرانی ہوتی گئیں اُسی قدر ان امراض کو پھیلنے کا موقع ملا۔

یہ حقیقت ہے اسلامی حکومت، یا عہد مغلیہ تک ہندوستان میں طب قدیم ایورویدک کتب ان امراض سے خالی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایورویدک تصانیف اس لحاظ سے نامکمل یا ادھوری ہیں یا اس وقت کے ویدوں کو ان امراض کا علاج کرنا نہیں آتا تھا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ایورویدک جیسی مکمل سائنس میں سوزاک کا علاج نہ ہو حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان اور برصغیر میں یہ مرض پایا نہیں جاتا تھا اس وجہ سے ان میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

پرانی طب اسلامی کی کتب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

طب اسلامی اور یونانی دور میں متقدمین اور متاخرین حکما اور اطبا کی کتب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

البتہ ان کتب میں حرقۃ البول اور سدۃ البول وغیرہ تکالیف کا ذکر ملتا ہے جن میں سوزاک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں بلکہ ان میں پیشاب کی نالی سے لیکر مثانہ اور گردہ تک سوزش درد۔ زخم کا علاج درج ہے جو نہایت کامیاب ہے

فرنگی طب کی کتب میں سوزاک کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر و حکیم غلام جیلانی صاحب نے جو کتب فرنگی طب کی کتب کو سامنے رکھ کر لکھی ہیں ان میں سوزاک کا

ذکر ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ سوزاک فرنگی دور کی لعنت ہے جیسے جیسے فرنگیوں نے برصغیر میں قدم جمائے ویسے ہی یہ لعنت برصغیر میں

فرنگی طب اور سوزاک

سوزاک ایک چھوت دار بیماری ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے اس کا باعث بھی ایک خوردبینی جرثومہ ہے جس کو ڈاکٹری میں گونو کاکس یعنی جرثومہ سوزاک کہتے ہیں۔

یاد رکھیں حضرت انسان کے سوا اس دنیا میں کسی حیوان کو نہیں ہوتا پیپ کی اور ورم کی ابتداً پیشاب کی نالی نازرہ (یوریتھرا) میں ہوتی ہے۔ مثلاً اگر حائضہ عورت سے جماع کیا جائے یا ایسی عورت سے ملاپ کیا جائے جس کو سیلان الرحم کی شکایت ہو ملاپ کے چند گھنٹے سے چند دن کے اندر پیشاب کی نالی (نازیزا) متورم ہو جاتی ہے۔ پیشاب جل کر آنے لگتا ہے ساتھ پیپ بھی آنے لگتی ہے۔

مردوں میں سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کے اگلے حصے (سپاری والے حصے) میں ہوتا ہے کبھی بڑھ کر غدہ ودی اور خصیہ فوقانی تک جا پہنچتا ہے بعض مریضوں میں زہریلا مادہ خون میں سرایت کر کے جسم پر جا بجا پھنسیاں اور پھوڑے نکال دیتا ہے کبھی دل کی اندرونی جھلی میں ورم ہو کر زخم ہو جاتے ہیں۔

عورتوں میں سوزاک بول کے علاوہ گردن رحم تک جا پہنچتا ہے جس کے باعث رحم اور بیضہ دانی میں بہت سی تکالیف کا سبب بنتا ہے۔

سوزاک کی بڑی بڑی تکلیف دہ علامات

سوزاک ایک ایسا خبیث اور ہٹیلا مرض ہے جس میں کئی تکلیف دہ اور خوفناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بد۔ بدگھٹیا۔ خونی۔ پیشاب کا آنا سوزش ورم سے پیشاب کا قطرہ قطرہ یا بند ہو جانا۔ ورم خصیہ۔ ورم مثانہ۔ نامردی۔ سوزاکی آنکھ کا دکھنا۔ خون کا متعفن ہو جانا۔ عورتوں میں ورم گردن رحم۔ بانجھ پن وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور سوزاک

قانون مفرد اعضا سوزاک کو مریض کے جنسی اعضا کے غدد و غشا مخاطی میں سوزش ورم اور تیزی فعل کو تسلیم کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں سوزاک کی علامات تکالیف کا اظہار ہوتا ہے یعنی پیشاب قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آنے لگتا ہے اکثر پیشاب کے ساتھ پیپ اور کچلہو آنے لگتا ہے پیشاب کی نالی کے سرے پر پیپ وغیرہ جم کر پپڑیاں بن جاتی ہیں۔ پیشاب دو تین دھاروں میں آنے لگتا ہے۔

سوزاک اور سوزاکی مادہ

قانون مفرد اعضا سوزاک اور سوزاکی مادہ کو جدا جدا تسلیم کرتا ہے جبکہ فرنگی طب سوزاک اور سوزاکی

جراثیم تسلیم کرتی ہے لیکن اسے سوزاک کی زہر یا مادہ کی بجائے جراثیم ہی مانتے ہیں

یاد رکھیں قانون مفرد اعضاء

سوزاک کو جسم انسان کے غدد و غشائے مخاطی میں سوزش ورم اور تیزی فعل کو قرار دیتا ہے جبکہ سوزاک کی مادہ یا سوزاک کی زہر جسم انسان کی خلط صفرا کے خمیر در خمیر اور شدید تعفن کو قرار دیتا ہے جو زہر کی حد تک تیز ہو جاتا ہے جس جسم یا مقام پر لگتا ہے اس مقام کے غدد و غشائے مخاطی میں سوزش ورم اور ان کے فعل میں سخت شدید تیزی پیدا کر دیتا ہے ۔

یاد رکھیں

جن ادویہ اغذیہ کے کھانے لگانے اور استعمال کرنے سے سوزاک ہوتا ہے یا سوزاک کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسی اغذیہ ادویہ میں تعفن خمیر نہیں ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جنسی اعضاء کے زخم ورم سے جو مواد خارج ہوتا ہے اس میں سوزاک کی جراثیم نہیں پائے جاتے ۔

اس کے برعکس

ایسا سوزاک جو سوزاک کی مادہ یا زہر سے ہوا کرتا ہے اس کے خون میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے ورم زخم سے خارج ہونے والے مواد میں سوزاک کی جراثیم پائے جاتے ہیں ۔

یاد رکھیں سوزاک کی مادہ یا سوزاک کی زہر سے ہونے والا سوزاک نہایت خطرناک ہوا کرتا ہے ایسے ہی سوزاک سے سوزاک کی گنٹھیا (گنوریل ریماٹزم)

تشنج الدم سوزاک، اسی طرح ریڑھ کی ہڈی میں ورم ہو کر کمر جھکا کر چلنا اور ورم غلاف قلب وغیرہ تکالیف پیدا ہوا کرتی ہیں ۔

یاد رکھیں سوزاک کی جراثیم ہوں یا سوزاک کی مادہ دونوں کے اثرات ایک ہی ہیں البتہ سوزاک کی مادہ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے وہ جراثیم میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوزاک کی جراثیم یا زہر سے جو امراض علامات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سوزاک کی مادہ پیدا ہوئے بغیر ظاہر نہیں ہو سکتے اس لئے سوزاک کی مادہ کا پیدا ہونا ضروری ہے اسی مادہ میں تعفن خمیر ہوگا ۔ تو سوزاک کی جراثیم یا زہر پیدا ہوں گے جس کے نتیجے میں سوزاک ہوگا ۔

مزمن سوزاک

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پرانا سوزاک	مزمن سوزاک، سوزنعۃ	گلیٹ (GLEET)

علامات جب سوزاک کا کم و بیش علاج ہو جاتا ہے یا اس میں کمی ہو جاتی ہے ۔ تو مریض علاج میں غفلت برتنی شروع کر دیتا ہے چونکہ سوزاک کی زہر جو مریض کے زخموں اور سوزشی مقامات پر ہوتا ہے اس میں موسم، ماحول اور غذائی اثرات کی وجہ سے خفیف ہوتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے

چنانچہ مدتوں تک تھوڑی بہت پیپ آتی رہتی ہے کبھی کبھی پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے پیپ اکثر پتلی لیکن کبھی گاڑھی ہوتی ہے ۔

سوراخ بول چپکا ہوا رہتا ہے۔ جب صبح اُٹھ کر پیشاب کرتا ہے تو ذرا سی پیپ ہوتی ہے جو پیڑی کی صورت میں سپاری کے منہ پر جمی ہوتی ہے جب تک اسے ہٹایا نہ جائے پیشاب خارج نہیں ہوتا یہ حالت مدتوں اور برسوں تک مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتی ۔

یادداشت

سوزاک کی مزمن حالت میں پاکدامن بیویوں سے مجامعت کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے وہ بھی سوزاک میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ پیشاب کی نالی میں قرحہ ہو جاتا ہے وہاں پر کچھ زائد فاسد ریشے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے پیشاب کی نالی بند ہو کر پیشاب بند ہو جاتا ہے ۔

اس حالت کو ڈاکٹری میں سٹرکچر آف یوریتھرا اور طب میں ضیق ماثر کہتے ہیں۔ یہ حالت نہایت تکلیف دہ اور خطرناک ہوتی ہے کیونکہ پیشاب کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے مریض چیخیں مارتا ہے انتہائی کوشش اور زور لگانے سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے کبھی بالکل بند ہو جاتا ہے ۔ ایسی حالت میں مریض اور معالج دونوں خدا سے پناہ مانگنے لگتے ہیں ۔

یادداشت

جب مریض علاج کراتا ہے تو اکثر پہلے پیپ آنا بند ہو جاتی ہے مریض کہنے لگتا ہے کہ اب مرض کلی طور پر ختم ہو گیا ہے لیکن یاد رکھیں پیپ کا رک جانا سوزاک کے رفع ہو جانے کی قطعی شافی دلیل نہیں ہے ۔

البتہ گرم چیزوں کے استعمال سے پیشاب جل کر آتا ہے مثلاً گوشت انڈے لہسن پیاز، تیز گرم مصالحے سرخ مرچ وغیرہ کھانے سے پیشاب جل کر نہ آئے ۔

ران و جنگاسہ کی گلٹیاں ختم ہو گئی ہوں ٹٹولنے پر محسوس نہ ہوں ۔ تو ایسی تکالیف سے نجات پا جانے کا مطلب ہے کہ اب سوزاک نہیں ہے ۔

شادی

ہر مریض جو شادی شدہ نہ ہو مندرجہ بالا خطرناک تکالیف کے ختم ہونے پر پوچھتا ہے کہ وہ شادی کرے یا نہ کرے

یاد رکھیں مندرجہ بالا سوزاک سے پیدا ہونے والی علامات اگر مریض میں کلی طور پر ختم ہو جائیں تو چند ماہ بعد شادی کر لینی چاہیے کیونکہ اب وہ اس نامراد بیماری سے کلی طور پر چھٹکارہ حاصل کر چکا ہے اب اسے شادی کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے ۔

عورتوں کا سوزاک

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے بلکہ عموماً بازاری تمام عورتیں اس نامراد بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں۔ یہی عورتیں اوباش اور بدمعاش اور زانی قسم کے لوگوں کو یہ بیماری منتقل کر دیتی ہیں۔ جب ایسے مرد اپنی پاکدامن

بیویوں سے جنسی ملاپ کرتے ہیں تو وہ بھی اس مکروہ بیماری میں مبتلا ہو
جاتیں ہیں ایسی شریف زادیاں جب اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں تو ان
کی اندام نہانی میں پہلے گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے فرج (دیکھا تنا)
لبہائے فرج مجرائے بول یعنی پیشاب کی نالی میں سوزش ورم اور زخم ہو جاتے
ہیں جن سے خون آمیز پیپ خارج ہوتی ہے سوراخ بول متورم ہوتا ہے
اس کو دبانے سے پیپ نکلتی ہے۔

اگر سوزش رحم تک اثر کر جائے تو ورم رحم ہو کر حیض درد سے آنے
لگتا ہے حیض کے بعد اکثر سیلان الرحم کی شکایت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں سوزاک کی تحریک

چونکہ سوزاک خلط صفرا کے تخمیر و تعفن کے بعد زہر میں تبدیل ہونے کے بعد
ہوتا ہے لہذا اس وقت مریض سوزاک کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے
جو بڑھ کر غدی اعصابی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

سوزاک کے اسباب

سوزاک کسی سبب سے بھی ہو اس میں یہ بات ضروری ہے کہ پیشاب
کی نالی میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً کثرت مباشرت،
حیض کے دوران جنسی ملاپ کرنا۔ یاد رکھیں حیض کی حالت میں رطوبات

کا اخراج قطعاً بند ہوتا ہے گرم تیز اغذیہ اشیا کھانا۔ سوزاک کی مادہ کا اثر جب
میں رطوبات مکمل طور پر خشک ہو چکی ہوتی ہیں حمل کے دوران جنسی ملاپ
یاد رکھیں حمل ہوتا ہی اس وقت ہے جب رطوبات خشک ہو جاتی ہیں
"اغلام بازی۔ جلق تیل و ترشی و تیزابیت کا کثرت استعمال"

اغلام بازی۔ جلق تیل و ترشی و تیزابیت کا کثرت استعمال

یاد رکھیں کثرت مباشرت خصوصاً زناکاری اس مرض کا خاص سبب ہوتا ہے
جس کے باعث ہمیشہ رگڑ اور کثرت انزال سے ایک طرف عضو تناسل سوزشناک
ہو جاتا ہے دوسری طرف رطوبات کا اخراج ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ منی کی پیدائش
بھی ختم ہو جاتی ہے خشک رگڑ سے اکثر خون آ جاتا ہے اور عضو خاص متورم
ہو جاتا ہے۔

حیض کے خون میں جو تیزی ہوتی ہے اس کے اثرات سے انکار ممکن
نہیں اس کے علاوہ خون بذات خود قابض رطوبت ہے حیض کے علاوہ رحم
کی متعفن رطوبات حمل کے دوران بہنے والی رطوبات سیلان الرحم کی رطوبات
وغیرہ کے اثرات بھی سوزاک پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں اس کے
علاوہ عورت مرد کے اندر سوزاک کا مادہ داخل ہو جائے اس سے بھی شدید
قسم کا سوزاک ہو جایا کرتا ہے۔

اغذیہ ادویہ میں گرم تیز اشیا جن میں مرچ مصالحہ جات تیل و ترشی
چٹنی و اچار کثرت شراب خوری بھنا ہوا گوشت کباب وغیرہ رطوبات کا
اخراج روک کر پیشاب کی نالی میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں ان کے علاوہ

بعض امراض میں غدد اور غشائے مخاطی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے مثلاً ریگ گردہ مثانہ سے پتھری کی کنکریاں کا پیشاب کی نالی میں اٹک کر سوزش پیدا کر دینا کثرت احتلام سے منی کا بار بار اخراج جس سے منی کی بار بار رگڑ سے پیشاب کی نالی سوزشناک ہو جاتی ہے سوزاک کا باعث بن جاتی ہے
سوزاکی مرد اور سوزاکی عورت سے بھی ایک دوسرے کو یہ مرض لگ جاتا ہے

علاج

سوزاک کا علاج لکھنے سے پہلے اس کا اصول علاج لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اصولِ علاج

سوزاک پیشاب کی نالی (نائزہ واحلیل) میں سوزش ورم اور زخم کا نام ہے چونکہ اس میں نالی کے اندر سوزش ہو جاتی ہے جو وہاں کی غشائے مخاطی میں ہوتی ہے اس غشائے مخاطی کا تعلق غدد (جگر) سے ہوتا ہے گویا جگر و غدد گردوں اور جسم کے تمام غدد اس سے متاثر ہوتے ہیں اگرچہ ظاہری طور پر مرض کا مرکز پیشاب کی نالی میں نظر آتا ہے اور سب تکلیفوں کی ابتدا بھی یہیں سے ہوتی معلوم ہوتی ہے مریض بھی ہاتھ لگا کر یہیں تکلیفوں کا اظہار کرتا ہے۔

لیکن

یاد رکھیں سوزاک کا اصل مرکز جگر ہے جو ایک عضو رئیس و حیاتی عضو ہے اس لئے سوزاک کے علاج میں جگر و غدد اور گردوں اور غشائے مخاطی

کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔
چونکہ سوزاک کے دوران جگر۔ گردوں۔ غدد و غشا مخاطی میں تیزی اور سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس کے اصول علاج میں اس حقیقت کو بھی ذہن میں رکھیں کہ وہاں کی سوزش کے ساتھ ساتھ وہاں کا سکیڑ بھی ختم ہونا چاہیے۔

یادداشت

چونکہ اس مرض میں حرارت اور صفرا بے حد بڑھ چکا ہوتا ہے اور پیشاب کی نالی میں سوزش کی وجہ سے راستہ تنگ ہو کر پیشاب میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے اس لئے اس مرض میں عمومی اطبا اور عوام سرد سے سرد مدرات دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ صندل۔ کباب چینی۔ مہندی اور دھنیا تک استعمال کرا دیتے ہیں۔ قلمی شورہ ان ادویہ کا خاص جزو ہے بعض مجربات گرم مدرات جیسے دار چینی لوبان ست، سلاجیت اور ست گلو وغیرہ دیتے ہیں۔ اور زخم بھرنے کے لئے ست بیروزہ ان کا ضروری جزو ہوتا ہے یہ سب بے اصول علاج ہیں۔
اسی طرح فرنگی ڈاکٹر (معالج) قاتل جراثیم اور حابس رطوبات دیگر ایک دو روز میں علامات روک دیتے ہیں۔ چند روز بعد پھر وہی علامات پیدا ہو جاتی ہیں پھر کھانے کے لئے ادویات دیتے ہیں۔ ان میں مسکنات و مخدرات اور دافع تعفن اور قاتل جراثیم اور ان سے بنی ہوئی ویکسینیں بڑے فخر سے دیتے ہیں۔
لیکن یہ سب طریقے غلط اور خطا یانہ ہیں۔
صحیح اور موثر علاج ذہن نشین کر لیں کہ سوزاک اس وقت ہوتا ہے جب

پیپ بن چکی ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر ورم مکمل ہو چکا ہوتا ہے اس لئے
مادع و مسکنات، مخدرات دجراثیم کش ادویات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
بلکہ اس وقت محلات کی ضرورت ہوتی ہے جس سے نہ صرف وہاں کی سوزش
د درد اور زخم و پیپ ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے اس
مقصد کے لئے محلات جگر اور مخرج صفرا ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے یرقان
اور سوء القنیہ و استسقا کے علاج میں کیا جاتا ہے چونکہ یرقان وغیرہ غدی عضلاتی
تحریک سے ہوا کرتے ہیں ان کا علاج اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ سے کرنے کی بجائے
غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلانا اور موثر علاج ہے۔ بالکل اسی طرح سوزاک کے علاج
میں بھی غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں جونہی غدد میں
تحلیل شروع ہوگی فوراً سوزاک دم دبا کر بھاگ جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء اور سوزاک کا ادویاتی علاج

قانون مفرد اعضاء اپنے معالج کو ہدایت کرتا ہے کہ سوزاک کے مریض میں سوزاک کی
زہر جسم و خون اور اعضاء میں پھیلنے نہ پائے۔ جتنی جلدی ممکن ہو زہر کو کمزور اور
ختم کرنا چاہیے۔
یاد رکھیں سوزاک کی زہر کو جسم میں دبانا نہیں چاہیے بلکہ اندرونی بیرونی تدابیر
سے اسے خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
چونکہ سوزاک غدی عضلاتی ہیں صفرا کے تعفن اور خمیر کے نتیجہ میں پیدا ہوا
کرتا ہے جس مریض کو یہ زہر لگتا ہے اس کے اندر بھی غدی عضلاتی تحریک پیدا

کر کے سوزش و ورم کر دیتا ہے لہذا اس حالت میں نہ تو عضلاتی ادویہ جن
میں پھٹکری، کتھہ وغیرہ مسکنات جگر مفید رہتی ہیں اور نہ اعصابی ادویہ
قلمی شورہ جو کھار مندمل زیادہ موثر ہیں۔
بلکہ غدی اعصابی اغذیہ ادویہ جو غدد ناقلہ وغیرہ کی نالیوں کو کھول کر فضلات
کا اخراج کرتی ہیں مستقل فائدہ مند ہیں۔ یاد رکھیں ان سے وقتی سکون نہیں
ملتا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے سوزاک سے جان چھوٹ جاتی ہے اس مقصد کے لئے
قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق
استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً مریض حنیف ہے غدی اعصابی محرکات کھلائیں
اگر قبض ہے تو ساتھ غدی اعصابی ملینات دیں۔ اگر مرض شدت اختیار کر گیا
ہے تو غدی اعصابی اکسیر اور تریاق بھی دے سکتے ہیں۔

یادداشت

جب جب سوزاک پرانا ہو گیا ہو یا قرحہ بن گیا ہو تو غدی اکسیر لازمی استعمال
کرائیں جتنی بھی خوفناک صورتیں ہوں گی تمام تحلیل ہو جائیں گی جب آرام کی صورت
پیدا ہو جائے تو غدی اعصابی مقویات کھلائیں۔

سوزاک کا مقامی علاج

چونکہ سوزاک کے مریض کے عضو تناسل کی اندرونی غشا مخاطی سوزشناک دردناک
ہوتی ہے مریض درد کے خوف سے پیشاب کرنے سے ڈرتا ہے لہذا معالج

کا فرض ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سوزش ورم اور درد میں کمی کرنے کی کوشش کرے۔

اس مقصد کے لئے درج تدابیر اور نسخہ جات کام میں لائیں۔ اگر عضو تناسل کے اندر ورم شدید ہو گیا ہو تو یہ بھپارہ دیں فوراً سکون ہوگا۔

ہوالشافی پوست خشخاش۔ پوست بیجا ہر ایک ۲۰ گرام ، ۲۰ گرام پانی دو کلو۔ رات بھگو دیں صبح جوش دے کر عضو خاص پر بھپارہ دیں۔

نوٹ: قارئین اس خیساندہ کو اگر جوش دینے کی بجائے پیڑو اور عضو تناسل پر تولیہ رکھ کر ٹھنڈے خیساندے سے ہی سرد ٹکور کریں تو زیادہ موثر اور مفید رہتا ہے کیونکہ بیماری شدید گرم ہے اس لئے خیساندہ کی سرد ٹکور ہی کریں۔ یہ ٹکور بھی بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی پوست ریٹھہ۔ پوست خشخاش۔ گل کیسو ہر ایک ۲۵ ، ۲۵ گرام پانی دو کلو۔ رات بھگو دیں صبح اوپر سے پیڑو اور عضو خاص پر تولیہ رکھ کر سرد ٹکور کریں فوراً سوزش ورم درد رک جائے گا اور پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

ہوالشافی افیون۔ بست۔ کافور ہم وزن

ترکیب تیاری: دونوں کو ملا کر عضو خاص پر لیپ کریں۔ اگر ذرا سا مرکب عضو خاص کے منہ کے اندر داخل کر دیں تو بھی فوراً درد رک دیتا ہے۔

بندش بول کیلئے

ہوالشافی: چوہے کی مینگنیں۔ قلمی شورہ ہم وزن

ترکیب استعمال دونوں کو پیس کر قدرے پانی میں ملا کر پیڑو مقام ناف نیچے اور عضو خاص تک لیپ کریں تھوڑی دیر بعد پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

سوزاک میں عمل پچکاری

سوزاک کے مقامی علاج میں عمل پچکاری بھی بے حد مفید اور موثر رہا کرتا ہے

ہوالشافی

پھٹکڑی سفید	کتھ سفید	نیلا تھوتھا	رسوت	رسکپور	پانی
۱۲ حصے	۱۲ حصے	۱ حصہ	۱۰ حصہ	۱ حصہ	۳۰۰ حصہ

ترکیب تیاری اول سب ادویہ باریک مانند سرمہ کر لیں پھر پانی میں حل کر لیں۔

موقع استعمال جب بھی دوا اچھی طرح حل ہو جائے تو ایک پچکاری کس سی سی محلول نکال کر دس پچکاریاں سادہ پانی ملا کر تین پچکاری صبح تین دوپہر اور تین شام کریں۔ ساتھ کھانے کے لئے ادویہ اور ضرورت کے مطابق غذا کھلائیں ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

اندرونی استعمال کے نسخہ جات

ہوالشافی کیلے کا کھنبہ یعنی تنا کا مشین کے ذریعے پانی نکال لیں اب ۵۰ گرام پانی میں چینی ملا کر صبح پلائیں پھر اتنا دوپہر اور اتنا شام۔ فوراً سوزاک کی جلن ورم سوزش کم ہوگی۔

ھوالشافی مرچ سیاہ ۔ الائچی خورد ۔ ریوند خطائی ۔ پوست ریٹھ
ہر ایک ہم وزن

ترکیب استعمال سب کو برابر وزن لے کر نصف گرام سے ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں ۔

ھوالشافی برگ بالنہ ۔ برگ آک
۲ حصہ ۱ حصہ

دونوں کو گرم کرکے اور کوٹ کر نکال لیں اب آگ پر گرم کریں کہ پھٹ جائیں چُن کر تین گنا چینی ملا کر شربت بنالیں ۔

مقدار خوراک : ۱۰ گرام شربت صبح اور ۱۰ گرام شام ہمراہ گرم دودھ

ھوالشافی روغن صندل ، روغن بیروزہ ، روغن زیتون
۱ حصہ ۱ حصہ ۲ حصہ

سب کو ملا کر ایک ایک گرام گرم دودھ میں ملا کر پلائیں چند دن میں سوزاک رفع ہو جائے گا ۔

ایڈز

قوانین قدرت کی خلاف ورزی کے نتیجے میں عذاب الٰہی ہے ۔ آج کل جو طبیب ، حکیم اور ڈاکٹر ملتا ہے ہر ایک پوچھتا ہے کہ ایڈز کیا ہے کس مرض کے لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جسے ایڈز کی بیماری لگ جائے اس کے جسم ، نفسیات ، شکل اور مزاج میں کیا تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں اس کی واضح علامات کیا ہیں اور اس کے اسباب کیا ہیں ۔

یہ بے چینی تو معالج حضرات میں بھی پائی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی حکومتیں جن میں امریکہ ، برطانیہ ، روس ، چین ، فرانس ہند پاکستان بھی شامل ہیں اپنے اپنے ذرائع ابلاغ ریڈیو ، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے خوب واویلا کر رہے ہیں اور اس کے اسباب بھی کسی قدر بتا رہے ہیں ۔ لیکن افسوس ایڈز کے مریض کے فعلی و حیاتی مفرد اعضاء کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا جا رہا کہ اس کے کون سے مفرد اعضاء تیز و تحریک میں آجاتے ہیں اور کن کن مفرد اعضاء کے فعل میں ضعف اور سستی پیدا ہوتی ہے تاکہ جو کیمیاوی اور مشینی بگاڑ پیدا ہو چکا ہے اسے درست کیا جا سکے ۔

ایڈز کے اسباب

آج کل جو ایڈز کے اسباب بتلائے جا رہے ہیں وہ یہ ہیں ۔

۱۔ جنسی بے راہ روی ۔ اختلاط ہم جنس ۔

۲۔ منشیات کا کثرت سے استعمال ۔

۳۔ خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی ۔

مندرجہ بالا اسباب کے نتیجہ میں جو ایڈز کا ہونا تسلیم کیا گیا ہے اس وقت تک مقبول ہے جب تک ان کے نتیجہ میں جسم انسان کے معزز اعضاء اور خون کے مشینی اور کیمیاوی اسباب نہ بتائے جائیں ۔

درج ذیل سطور میں ایڈز کے مریض کے مشینی (عضوی) اور کیمیاوی (خلطی) اسباب اور نتائج پر مختصر اور جامع حقائق پیش کر رہا ہوں امید ہے قارئین اور طبی دنیا اس سے ضرور مستفید ہوگی ۔

جنسی بے راہ روی ۔ اختلاط ہم جنس

جنسی بے راہ روی اور اختلاط ہم جنس بتانے سے پہلے اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جنسی جذبات ۔ جنسی تحریکات اور اختلاط ہم جنس کے لئے جسم انسان کے کونسے مفرد اعضاء تیز ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان ایسے قبیح فعل کرنے پر مجبور ہوتا ہے ۔

یاد رکھیں جنسی تحریکات انسان میں اس وقت تک نہیں ابھرتیں جب تک جنسی غدد اپنی نشوونما مکمل نہیں کر لیتے جب مردوں میں خصیے اعضائے تناسل خزانہ منی اپنی نشوونما مکمل کر لیتے ہیں تو خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں اور یہ منی خزانہ منی میں اس طرح جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے جس طرح گردوں سے پیشاب بن کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے تو اسے خارج کرنے کے لئے پیشاب

کی حاجت پیدا ہوتی ہے اگر چند منٹ سے چند گھنٹے تک پیشاب خارج نہ کیا جائے تو تکلیف شروع ہو جاتی ہے جس سے مجبوراً پیشاب کرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح ۱۵ / ۱۶ سالہ لڑکے لڑکیوں کے خصیے منی بنا بنا کر خزانہ منی میں جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں جب خزانہ منی ۔ منی سے بھر جاتا ہے تو لہروں کی صورت میں جنسی تحریکات منی کو خارج کرنے کیلئے اٹھتی ہیں ۔ اگر طبعی طریقہ سے بروقت منی خارج کر دی جائے تو بہتر ورنہ طبیعت خود خواب میں احتلام کی صورت میں منی خارج کر دیتی ہے ۔

نوجوانوں میں یہی وقت محتاط رہنے یا بے راہ روی سے بچنے کا ہوتا ہے ۔ بدقسمتی سے غیر مسلم ممالک میں اسلام جیسی ازدواجی تعلقات پر پابندیاں نہ ہونے کی وجہ سے ان ممالک میں جنسی تعلقات اکثر شادی سے پہلے قائم ہو جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ برطانیہ روس ۔ فرانس جیسے ملکوں میں ۳۰ سے ۶۰ فی صد کنواری لڑکیاں جنسی تجربات سے گذر چکی ہوتی ہیں ۔ یہ عورتوں پر ہی منحصر نہیں ۔ کنوارے اور غیر شادی شدہ لڑکے بھی بدنامی کا طوق پہن چکے ہوتے ہیں اور ایسے لڑکے ہم جنس لڑکوں سے بھی جنسی اختلاط کر چکے ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں ۔ اور یہ سلسلہ شادی کے بعد بھی غیر عورتوں اور مردوں کے ساتھ اکثر جاری رہتا ہے اس طرح ساری زندگی منی کو جو طاقت کا سرچشمہ ہے غیر فطری طریقوں سے ضائع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خود ہی ایڈز جیسی خوفناک بیماریوں کو دعوت دیتے ہیں ۔

ایڈز کے مریض کی علامات

۱۔ چونکہ غدی تحریک مشینی طور پر تیز ہو چکی ہوتی ہے ۔ جگر گردے

سکڑ پچکے ہوتے ہیں۔ حرارت غریزی کے بے جا اخراج سے غذائی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بھوک، پیاس بند ہو جاتی ہے۔

۲۔ خون میں بلڈ یوریا بڑھ جاتا ہے جسم کی رنگت سیاہی مائل بدنما ہو جاتی ہے جسم کی نشو و نما تقریباً رک جاتی ہے۔ اعضائے جسم اپنی طبعی شکل صورت کھو بیٹھتے ہیں۔ انسانیت حیوانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں کی صورتیں مسخ ہو کر حیوانات خصوصاً بندروں جیسی ہو جایا کرتی ہے۔

۳۔ چونکہ غدی تحریک شدید سے شدید تر ہوتی ہے اس لئے قلب و عضلات میں بھی شدید تحلیل ہو جاتی ہے۔ عضلات لٹک جاتے ہیں۔ اگر صفرا رک جائے تو عضلات میں تحلیل کا عمل بڑھ کر پھیل جاتے ہیں جس سے چہرہ ہاتھ پاؤں پیٹ وغیرہ پر ورم دائمی آ جاتا ہے چونکہ تحلیل عضلات شدید ہوتے ہیں۔ اس لئے ضعف عضلات کی وجہ سے حرکات کے فعل تقریباً نا امید ہو جاتے ہیں۔ نقاہت عدد درجہ ہوتی ہے۔

۴۔ اسی غدی تحریک کا اثر دماغ و اعصاب پر بھی پڑتا ہے چنانچہ غدی تحریک کی شدت کی وجہ سے اعصاب و دماغ میں سکون کی سی حالت پیدا ہو کر رطوبت غریزی کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ جس سے جسم کی نشو و نما بھی رک جاتی ہے اسی وجہ سے ایڈز کے مریضوں کی شکلیں مسخ ہو جاتی ہیں۔ چہروں پر مردنی چھا جاتی ہے۔

۵۔ جس طرح کار یسی یا انجن پٹرول کم ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر چل نہیں پاتی بالکل اسی طرح جب انسان منی کو جو انسانی گاڑی کیلئے پٹرول کا کام کرتی ہے ضرورت سے زیادہ کم کر بیٹھتا ہے یا اس کی پیدائش نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے تو وہ اٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ چلنے پھرنے وغیرہ حرکات کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

منشیات کا بے دریغ استعمال

قارئین آپ خوب جانتے ہیں کہ منشیات ایک ہی قسم کے اور ایک ہی مزاج کے نہیں ہوتے بلکہ اعصابی عضلاتی اور غدی مزاج کے پائے جاتے ہیں لیکن ایڈز کا مرض صرف ایک ہی قسم کی منشیات کے کثرت استعمال سے اور ایک ہی قسم کے مفرد اعضاء کے تیز یا سست ہونے سے ہو سکتا ہے

لہٰذا حکیم طبیب اور حکومت کے ذرائع ابلاغ جب تک جنسی جذبات ابھارنے والی منشیات کی نشاندہی اور ان کے نقصانات کی وضاحت نہیں کریں لوگ انہیں کھانے سے نہیں روک سکتے

چونکہ قانون مفرد اعضاء کے تحت ایڈز کا مرض غدی تحریک کی تیزی کے مسلسل مشینی عمل کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے لہٰذا محرک غدد منشیات کے روکنے سے رک سکتا ہے

محرک غدد منشیات میں شراب خانہ کا کردار سب سے بڑا ہے اس کے بعد شنگرف کھلہ پارہ ہیجان انگیز مرکبات جن میں معجون فلک سیر معجون ممسک و مقوی امساکی طلے وغیرہ شامل ہیں کو بلا ضرورت شوقیہ استعمال نہ کیا جائے ورنہ ان کے مسلسل استعمال سے جنسی اعضاء ناکارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ایڈز کا مرض لگ جاتا ہے

خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی

خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی سے مراد ایڈز میں مبتلا مریضوں کے خون تندرستوں کو نہ لگائے جائیں اسی طرح ایڈز میں مبتلا مریضوں کے ساتھ کھانا پینا بھی بند کر دیں جنسی تعلقات بھی قائم نہ کریں

قارئین ذہن نشین کرلیں

کہ یہ جو کہا جارہا ہے کہ ایڈز کے مریض کا جسمانی مدافعاتی نظام (ریزسٹنٹ پاور) کمزور ہو
ہو جاتا ہے بھی درست ہے

لیکن

میں کہتا ہوں کہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے مدافعاتی نظام کے ساتھ ساتھ اعصابی
(عصبی نظام اور غذائی (غدی نظام) بھی بری طرح مفلوج ہو جاتا ہے جس سے آہستہ آہستہ
مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے

ایڈز کا علاج

قانون مفرد اعضاء کی رو سے ایڈز کا مرض چونکہ غدی تحریک کے سوزشناک
سے ہوتا ہے لہٰذا اول مریض کو جنسی بے راہروی سے روکیں تاکہ دوسرے لوگ بھی
کی بیماری سے محفوظ رہیں اور اس کی طاقتیں بھی خارج نہ ہوں

دوسری نشہ آور اور ہیجان انگیز ادویہ کھانے سے روک دیں تاکہ مرض مزید
سے رک جائے اب مولد رطوبت غریزی اور مقوی دماغ و محرک اعصاب لطیف ادویہ
استعمال کرانی شروع کردیں جس سے غدی سوزش آہستہ آہستہ رفع ہونا شروع ہو جائے گی

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی
ضرورت کے مطابق ملین مسہل اور تریاق اور سدا جوانی استعمال کرا سکتے ہیں

یادداشت علاج میں فوری اور جلد نتائج حاصل کرنے کی کوشش نہ
چونکہ شدید مشینی اور عضوی نقصان ہو چکا ہوتا ہے اس لئے جلد آرام آنا مشکل ہے البتہ
آہستہ رطوبات صالح رطوبت غریزی کی صورت میں پیدا ہونگی ویسے ہی آرام آنا شروع
سب سے پہلے جسم کی رنگت تبدیل ہوگی پھر طاقت آئے گی۔

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ سوم اعصابی

امراض دماغ و اعصاب

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں دماغ و اعصاب میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک مزاج علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کرکے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یٰسین دنیاپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دماغ سربراہ جسم انسان

کسی بھی ملک کو دیکھ لیں، چاہے وہ چھوٹا ہے چاہے بڑا، ہر ملک کا ایک سربراہ یا بادشاہ ہوا کرتا ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالے رکھتا ہے جس کے ذریعہ ملک کے کونے کونے کے حالات اور واقعات سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے جہاں کہیں بھی کوئی مطالبہ یا شور وغوغا اٹھتا ہے اس کے ازالہ کیلئے بادشاہ سلامت انتظامیہ کو حرکت میں لا کر مقامی لوگوں کے مطالبات کو حل کرا دیتا ہے جس سے پھر امن چین ہو کر ملک ترقی کرتا رہتا ہے

بالکل یہی صورت بادشاہ سلامت غیر ممالک کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اگر دنیا میں کہیں بھی وبائیں، زلزلے اور قحط یا کوئی دو ملکوں میں جنگ ہو جائے تو بادشاہ سلامت ان ممالک کے ساتھ خارجی تعلقات کے طریقہ کے مطابق اپنا کردار ادا کرتا ہے یعنی اگر کسی ملک میں وبا یا زلزلہ یا قحط وغیرہ سے جانی اور مالی نقصان ہو چکا ہوتا ہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق امداد کرتا ہے۔ بعض دفعہ کسی ملک کو فوجی جوانوں کی صورت مدد دیتا ہے۔

اسی طرح اس کائنات جسے جہانِ اکبر کہا جاتا ہے۔ کا نظام بخیر و خوبی چلتا رہتا ہے

بالکل یہی صورت ہمارے جسم میں دماغ کی ہے وہ مملکت جسم انسان کا بادشاہ ہے۔ دماغ اپنے کارندوں (اعصاب) کے ذریعے اپنے برابر کی مملکتوں (دل، جگر) کے حالات واقعات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔ جہاں کہیں بھی کسی قسم کا نقصان

(مرض) ہوتا ہے۔ وہاں کی اصلاح، تعمیر و ترقی کے لئے ضروری انتظام کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مقام پر دورانِ خون زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے جس سے مفرد اعضا کی اصلاح و درستی کے لئے دماغ سست مفرد اعضا کی طرف دورانِ خون فوراً تیز کرا دیتا ہے اور تیز و محرک مفرد اعضا سے دورانِ خون کم کر کے ان کے افعال اعتدال پر لے آتا ہے۔ اسی طرح مملکتِ جسم انسان کا نظام چلتا رہتا ہے۔

دماغ کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے۔ تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار و شہنشاہ کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔ مثلاً جس حصہ میں دماغ و اعصاب کے احکام نہیں پہنچتے وہاں فالج ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی شعور و عقل کی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات ہے۔

اپنی خداداد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی افعال کے سبب دیگر تمام حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے۔

انہی صفات کے مالک دماغ پر اگر کسی قسم کی آفت یا خرابی ہو جائے تو نہ صرف نظام حساس درست نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے نظامات حرکت و تحلیل غذا و ہوا بگڑ جاتے ہیں جسم انسان کی طبعی حرکات سے عاری ہو جاتا ہے۔ جگر

غذا و تحلیل غذا و فاسد مواد کو خارج کرنے سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم انسان امراض کا گھر بن جاتا ہے۔

لہذا ہر ڈاکٹر، حکیم، طبیب اور معالج کا فرض ہے کہ وہ جب بھی کسی مریض کے دماغ و اعصاب میں کسی قسم کی خرابی محسوس کریں تو فوراً قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا ازالہ کریں تاکہ دوسرے نظام بھی اعتدال پر آسکیں۔

[دما]غ و اعصاب کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

1. دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی ہو جائے۔
2. دماغ و اعصاب کے افعال میں تسکین ہو جائے۔
3. دماغ و اعصاب کے افعال میں تحلیل ہو جائے۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب

دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے دماغ و اعصاب کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کثرت بول، کثرت پسینہ، زکام، بلغمی کھانسی، دست، قے، ضعف جگر و تسکین قلب کی علامات و تکالیف ہو جاتی ہیں۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون قلب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین قلب ختم ہو جائے گی دوسری طرف رطوبات کی

کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تسکین کا مطلب

جب جگر اور گردوں کی طرف دورانِ خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ و اعصاب میں دورانِ خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے۔ مریض کو ذہنی طور پر دماغ و اعصاب میں کمزوری سستی اور تسکین ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی طور پر نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے، عقل و شعور میں کمی آجاتی ہے چونکہ تسکین کی وجہ سے دماغ و اعصاب پوری طرح قلب کو احکامات برائے حرکت دے نہیں سکتے اس لیے جسم سست، کاہل، بوجھل رہنے لگتا ہے بعض دفعہ دائیں طرف فالج ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تحلیل کا مطلب

دماغ و اعصاب سے جب دورانِ خون قلب میں زیادہ ہو جاتا ہے تو دل میں تیزی آجاتی ہے لیکن دماغ دماغ ضعف اور کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ پڑی ہوئی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں جس سے نزلہ، زکام، کثرت بول و پسینہ، کھانسی، قے، دست وغیرہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔ اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

یہاں ہم نے مختصر طور پر دماغ و اعصاب میں ممکنہ خرابیوں کا خاکہ پیش کیا ہے۔ کتاب ہذا میں تمام علامات و تکالیف کی ماہیت اور تحریکات وغیرہ بڑی

تفصیل سے لکھ کر ان کا مختصر غذائی و دوائی علاج پیش کیا ہے۔ ساتھ ساتھ امراض علامات کی تشریح اور ان کے علاج میں جو غلطیاں ہو رہی ہیں ان کا قانون مفرد اعضا کے تحت ازالہ کر دیا گیا ہے۔

مثلاً اعصاب کے متعلق سبھی محققین اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں جنہیں عرف عام میں حرکتی اعصاب کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کے لئے ہے۔

یاد رکھیں کہ حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی موثر اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو۔ تاکہ دماغ اپنی قوت عقل شعور سے فیصلہ کر سکے کہ وہ موثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ۔ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

اس حقیقت سے ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور رہنے کے لئے حرکت کرنا ضروری ہے۔

خالق مطلق نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے حرکت میں رہتا ہے چونکہ قلب جسم میں عضلات کے ذریعے حرکت کراتا ہے لہذا قدرت نے عضلات کو جسم کے ذرہ ذرہ میں متعین کیا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں۔

جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل و شعور سے فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا مضر۔ پھر دماغ اپنے فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس

وقت تک حرکات جاری رکھتے ہیں جب تک دماغ کے حکم پر پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ لہذا آئندہ یہ غلط تصور ذہن سے نکال دیں کہ جسم میں حرکتی اعصاب بھی ہوتے ہیں

امراض دماغ و اعصاب
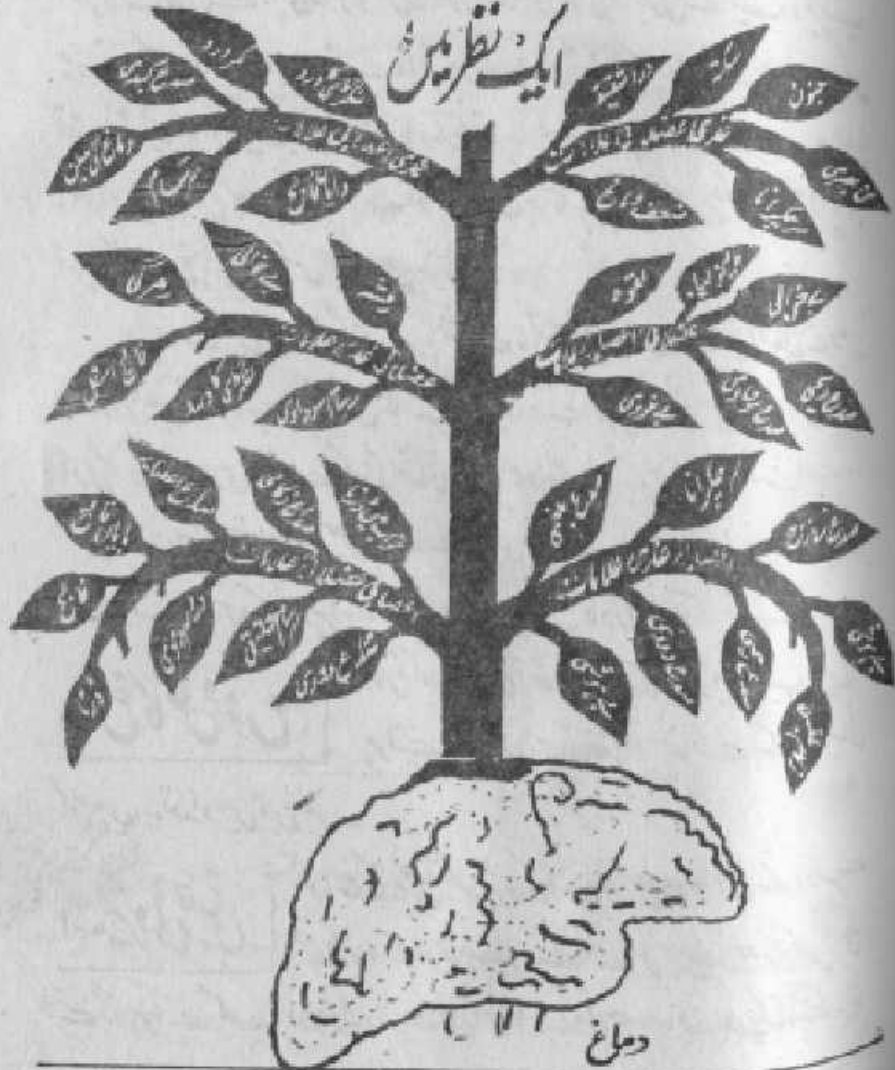
دماغ کی ماہیت، حقیقت اور اہمیت

دماغ کے لفظی معنی حواس، عقل، دانائی اور مغز کے ہیں۔ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے اسی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اپنی خداداد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی طاقتوں کے سبب دیگر سب حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے عام طور پر ایک جوان آدمی کے دماغ کا وزن ۴۹ ۱/۲ اونس تقریباً ڈیڑھ کلو اور ایک جوان عورت کا دماغ تقریباً ۴۴ اونس ہوتا ہے۔ ذہین اور اعلیٰ دماغ اشخاص میں دماغ کا وزن ۶۳، ۶۴ اونس تک ہوتا ہے اس کے برعکس مادرزاد پاگل آدمیوں کا دماغ بائیس تئیس اونس ہی ہوتا ہے۔

حیوانات میں سوائے مگرمچھ اور ہاتھی کے باقی تمام حیوانات کا دماغ انسان کے دماغ سے وزن میں کم ہوتا ہے۔ مگر جسمانی تناسب کے لحاظ سے مگرمچھ اور ہاتھی کے دماغ سے آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے، کیونکہ انسانی دماغ کا وزن اس کے جسم کا ۱/۴۰ حصہ ہوتا ہے۔

قدرت کی انسان پر یہ بھی سب سے بڑی عنایت ہے اس کا دماغ چالیس برس تک بڑھتا ہے اس کے بعد ہر آنے والے سال میں دماغ کا وزن کم ہوتا رہتا ہے۔

دماغ کا محل وقوع

دماغ کھوپڑی کی آٹھ ہڈیوں کے اندر تین جھلیوں میں ڈھکا ہوا ہے یہ جھلیاں اس کی غذا اور حفاظت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یہ تعداد میں تین ہیں۔

۱۔ بیرونی جھلی

دماغ کی یہ جھلی کھوپڑی کی اندرونی سطح اور دماغ کے دوسرے پردے کے ساتھ چسپاں ہے۔ اس جھلی کا بیرونی حصہ جو کھوپڑی سے لگا ہوا ہے۔ کھردرا اور ریشہ دار ہے اور اس کا اندرونی حصہ صاف اور چکنا ہے۔

جھلی (پردہ) ایک طرف دماغ کو کھوپڑی کی سخت ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔ دوسری طرف دماغ کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے دماغ کو بڑے دماغ کے پچھلے لوتھڑوں کے بوجھ سے محفوظ رکھتی ہے

BRAIN

اس کو اردو میں موٹی جھلی یا دبیز پردہ اور عربی میں غشاء صلب یا ام غلیظا کہتے ہیں۔

نوٹ: ہماری مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق یہ جھلی مرکب ہے مفرد مادہ یا کسی ایک اعضاء سے بنی ہوئی نہیں ہے۔

درمیانی جھلی یا پردہ

یہ جھلی بیرونی اور اندرونی جھلیوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ مکڑی کے جالے کی مانند نہایت باریک اور نازک ہے۔ یہ جھلی ہے اسی لئے اس کو غشا عنکبوتی کہتے ہیں۔ اس کے بعض حصے اوپر کی جھلی ام غلیظ سے اور بعض حصے نیچے کی جھلی ام رقیق سے ملے ہوئے ہیں۔ ان جھلیوں کو ایک دوسری سے علیحدہ رکھنے کے لئے کچھ خلا ہوتا ہے جس میں رطوبات بھری رہتی ہے۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق یہ جھلی غدی جھلی یا (غدی پردہ) کہلاتی ہے۔

اندرونی جھلی یا پردہ

یہ جھلی دماغ کی بیرونی سطح سے چپاں رہتی ہے اور دماغ کے ہر نشیب و فراز اور بطون دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ دماغ کا اندرونی غلاف ہے اس میں خون کی باریک باریک نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے اسی سے دماغ کی پرورش ہوتی ہے چونکہ اس میں مشیمہ کی مانند عروقی جال ہوتا ہے اس لئے اس کو غشاء مشیمی کہتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اس جھلی کو عضلاتی جھلی یا عضلاتی پردہ کہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دماغ کے بھی دو حقیقی پردے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دماغ تین جھلیوں یا پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس سے یہ شبہ ذہن میں ابھرتا ہے کہ دل اور جگر تو دوسرے اعضا کی تحریکات کی وصولی کے لئے دو دو پردوں سے کام لیتے ہیں۔ اس کے برعکس دماغ اپنے تین پردوں سے دوسرے اعضا کی تحریکات وصول کرتا ہوگا۔

قارئین اس شبہ اور خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ دماغ تین پردوں سے تحریکات وصول کرتا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دماغ کے بھی صرف دو حقیقی پردے ہیں جو دوسرے حیاتی اعضا کی تحریکات کی وصولی کا کام انجام دیتے ہیں کیونکہ دماغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف جگر کی تحریکات سے مکمل آگاہی ہو تاکہ وہ دماغ تحلیل کے نظام و حرکت کے نظام میں کسی کمی بیشی کو بھی درست کرنے کے لئے احکامات تیار کر سکے۔ دماغ کی یہ ضرورت صرف دو

پردوں سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ ان میں اول دل کا پردہ جو دماغ کے اوپر چپاں ہے دوسرا جگر یا پردہ جو دل کے پردے کے اوپر اور بیرونی پردے کے نیچے واقع ہے۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ پردے دماغ پر اس لئے چڑھے ہوئے ہیں تاکہ دل اور جگر اپنی اپنی تحریکات ان پردوں کے ذریعے دماغ تک پہنچا سکیں۔

جہاں تک تیسرے پردے کا تعلق ہے جسے دبیز پردہ یا غشا صلب اور بیرونی پردہ کہتے ہیں۔ یہ صرف دماغ کو کھوپڑی کی ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھنے اور دماغ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا کام کرتا ہے اس پردے کے ذریعے کسی حیاتی عضو سے کسی قسم کی تحریکات دماغ تک نہیں آتیں نہ ہی دماغ سے اس پردہ کے ذریعے کسی قسم کی تحریک دوسرے اعضا کے لئے جاتی ہے۔

دماغ کے حصے

دماغ کے مقام اور تشکل کے لحاظ سے چار حصے ہیں۔ ۱۔ بڑا دماغ ۲۔ چھوٹا دماغ ۳۔ درمیانی دماغ۔ حرام مغز۔ اب دماغ کے ہر ایک حصے کا مختصر بیان پیش کرتا ہوں۔

بڑا دماغ یا مقدم دماغ

یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو ماتھے سے گدی تک پھیلا ہوا ہے۔ قوائے عقلیہ کا محل یہی ہے۔ کائنات کے تمام حیوانات کی نسبت انسان میں یہ حصہ دماغ بہت بڑا ہوتا ہے۔ عالی دماغ انسانوں میں بھی یہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ اس کے سامنے اور اوپر کا حصہ بیضوی اور پیچھے چوڑا اور محدب ہوتا ہے۔ مقدم دماغ کی بیرونی سطح ناہموار ہوتی ہے
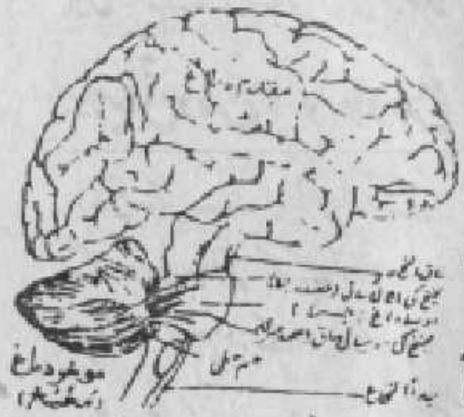
مقدم دماغ، موخر دماغ، اوسط دماغ

بڑے دماغ کی ظاہر شکل

بڑے دماغ کی بالائی سطح پر لاٹھوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی بلندیاں ہوتی ہیں۔ مختلف انسانوں اور حیوانوں میں ان بلندیوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے جس انسان اور حیوان میں ان بلندیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اتنے ہی زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔ قوائے عقلیہ کا مرکز یہی بلندیاں ہیں۔ انسان کے بعد بندروں میں یہ بلندیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ بڑا دماغ ایک گہرے طولانی شگاف کے سبب دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

چھوٹا دماغ

بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے نیچے گدی کی ہڈی کے زیریں دونوں گڑھوں میں واقع ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ حصہ دماغ بڑا ہوتا ہے۔ یہ شکل میں مستطیل اور چپٹا ہوتا ہے اس کی لمبائی ۴ ۱/۲ چوڑائی ۲ ۱/۲ اور موٹائی ۲ ہوتی ہے۔ بڑے دماغ کی طرح اس پر کسی قسم کی بلندیاں نہیں پائی جاتیں البتہ یہ بھی بڑے دماغ کی طرح ایک درمیانی شگاف کے ذریعے دو نصف کروں یا ٹکڑوں میں منقسم ہے اس کے زیریں سطح پر سر حرام مغز کے لئے ایک نشیب پایا جاتا ہے۔

درمیانی دماغ یا اوسط دماغ

دماغ کا یہ حصہ عمودی طور پر ایک انچ اور اُفقی طور پر ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ دماغ کے پیندے کی ہڈی اور گدی کی ہڈی کے زاویہ پر جڑا رہتا ہے۔ یہ بڑے دماغ کے دونوں ساقوں کے نیچے اور چھوٹے دماغ کے دونوں نصف حصوں کے مابین واقع ہے اور سر حرام مغز کے اوپر قائم ہے۔

نخاع یا حرام مغز

حرام مغز حقیقت میں دماغ کا ایک بڑھاؤ ہے۔ جو ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ یہ گدی کی ہڈی کے سوراخ کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر کمر کے دوسرے مہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے جس کو گھوڑے کی دم کی مشابہت سے ذنب الفرس یعنی گھوڑے کی دم کہتے ہیں۔ درمیانے قد کے آدمی میں حرام مغز تقریباً ۱۸ انچ لمبا ۱/۲ انچ چوڑا اور چار تولے وزنی ہوتا ہے۔ یہ عصبی مادہ کا ایک ستون ہے جس کے دونوں جانب بہت سی شاخیں یعنی اعصاب یا پٹھے نکلتے ہیں حرام مغز پر بھی دماغ کی طرح تین جھلیاں ہوتی ہیں۔ حرام مغز گردن اور کمر میں قدرے موٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات سے اوپر اور نیچے کے دھڑ کے لئے بہت بڑے بڑے اعصاب نکلتے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں۔ کہ جہاں سے حرام مغز شروع ہوتا ہے اس حصہ کو راس النخاع یا سر حرام مغز کہتے ہیں۔ اس حصہ سے جو دماغی اعصاب نکلتے ہیں وہ باہم تقاطع کرتے ہیں یعنی دائیں طرف کے بائیں طرف کو کنٹرول کرتے ہیں اور بائیں طرف کے دائیں طرف کو کنٹرول اور حاوی ہو کر نہیں رکھتے ہیں۔

بائیں — دائیں

اعصاب — اعصاب

حرام مغز کے پردے

دماغ کی طرح حرام مغز پر بھی تین پردے چڑھے ہوتے ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو دماغ کے پردوں کے ہیں۔

دماغ اور حرام مغز کا تعلق

دماغ اور حرام مغز کا تعلق اعصاب کے ذریعے قائم ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کچھ اعصاب دماغ سے حرام مغز میں آتے ہیں اور کچھ حرام مغز سے دماغ میں جاتے ہیں۔ انہی اعصاب کے ذریعے دماغ اور حرام مغز اپنے اپنے پیغامات پہنچاتے ہیں تاکہ عمل اور ردعمل کی صورتیں جاری رہیں۔

اعصاب

جس طرح ٹیلیفون کی تاریں مرکز تک خبریں پہنچانے اور احکامات لانے کے لئے سارے ملک میں پھیلی ہوتی ہیں بالکل اسی طرح

انسانی جسم میں اعصاب ہیں جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام جسم کے ذرہ ذرہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جسم میں بعض اعصاب موٹے ہوتے ہیں ان میں پیڈو کا عصب سیاٹک اعصاب ہے جو چھنگلیا کی موٹائی کا ہوتا ہے۔ بعض چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں جو خوردبین کے بغیر دکھائی بھی نہیں دیتے ایسے حسی اعصاب اندرونی اور بیرونی جلد میں اس قدر پھیلے ہوتے ہیں کہ اگر کہیں سوئی کی نوک بھی لگے تو وہ کسی نہ کسی عصبی شاخ پر لگے گی جس سے درد محسوس ہوگا۔

اعصاب کی اقسام

افعال کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام ہیں۔
۱۔ حکم رساں اعصاب　۲۔ خبر رساں اعصاب

میری تحقیقات کے مطابق حکم رساں اعصاب دماغ اور اس کے متعلقہ حصوں سے اگتے ہیں اور خبر رساں اعصاب حرام مغز اور اس کے متعلقہ حصوں سے اگتے ہیں۔ یہ اعصاب انسجہ اعصابی سے تیار ہوتے ہیں۔ جو اعصابی خلیات سے بنتے ہیں اس لئے ہم ان کو عضو اعضا کہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی کتب میں فعل کے لحاظ سے اعصاب کی دو قسمیں بھی لکھی ہیں۔ ۱۔ اعصاب حس　۲۔ اعصاب حرکت

البتہ یہاں غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کرنے کے لئے ہے۔ جاننا چاہیے حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی مؤثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو تاکہ دماغ اپنی قوت عقل سے فیصلہ کر سکے کہ وہ مؤثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور ہونے کے

لئے حرکت کرنا ضروری ہے قدرت نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے جو چوبیس گھنٹے حرکت کرتا ہے اس لئے عضلات بھی جسم کے ذرہ ذرہ میں پھیلے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل سے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ پھر دماغ اپنے حکم یا فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں اور اس وقت تک اپنا عمل جاری رکھتے ہیں۔ جب تک دماغ کے حکم پر پورا پورا عمل نہیں ہو جاتا مثلاً کسی شخص کے کان پر مکھی بیٹھتی ہے اور کاٹتی ہے۔ کان کے خبر رساں اعصاب فوراً دماغ کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔ دماغ اسے نقصان رساں سمجھتے ہوئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ فوراً قلب و عضلات کو دفع کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے اچانک اس کے سر میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگر مکھی نہیں اڑتی تو پھر ہاتھ حرکت کر کے اسے دھکا دے کر اڑا دیتا ہے۔

یاد رکھیں کہ نہ صرف سر اور ہاتھ میں حرکت عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے بلکہ جسم کے اندر اور باہر کسی بھی حصہ میں حرکت کا فعل ہونا۔ قلب و عضلات کے عمل کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ قلب ہر گھڑی حرکت میں رہتا ہے۔ جونہی دماغ کی طرف سے حرکت کے لئے حکم ملتا ہے۔ قلب ضرورت کے مطابق مقام ماؤف کے عضلات کو حرکت میں لا کر اصلاح کر دیتا ہے اگر مقام ماؤف کے عضلات کمزور ہوں تو ہاتھ پاؤں کے عضلات کو جنبش دے کر دماغ کے حکم کو عمل جامہ پہناتا ہے اگر ہاتھ پاؤں بھی اصلاح کرنے سے عاجز ہوں تو قلب فوراً اس مقام پر دورانِ خون تیز کر کے اصلاح کرتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعصاب تو صرف احساس کے اعضاء ہیں حرکت کے اعضاء تو قلب و عضلات ہیں کسی قسم کے اعصاب کو حرکتی اعصاب تسلیم کرنا

غلط فہمی ہے۔

دماغ کیلئے اعصاب کی کیوں ضرورت ہے؟

جس طرح قدرت نے قلب کے لئے ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات عطا کئے ہیں اور جگر کے لئے نالی دار (غدد ناقلہ) غیر نالی دار (غدد جاذبہ) عطا کئے ہیں۔ تاکہ ان سے کیمیائی اور مشینی افعال لیتا رہے یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے جو اعصاب مغز سے نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں حرام مغز سے نکلنے والے اعصاب دماغ تک خبریں لاتے ہیں اور دماغ سے نکلنے والے اعصاب دماغ سے احکام وصول کر کے قلب و عضلات تک پہنچاتے ہیں۔ دماغ کے پاس اگر خبر رساں یا حکم رساں اعصاب نہ ہوتے تو ہمارا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر محققین حکم رساں اعصاب کو جو عضلات و قلب کو حرکت کے لئے احکامات بھیجتے ہیں جن کے ملنے سے فوراً عضلات میں حرکات شروع ہو جاتی ہیں، حرکتی اعضا سمجھ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب تو صرف حرکتی اعضا قلب و عضلات کو دماغ کے احکامات برائے حرکت بھیجتے ہیں۔ نہ ان میں کسی قسم کی حرکت ہوتی ہے اور نہ یہ کسی کو حرکت میں لا سکتے ہیں۔ اعصاب تو بالکل برقی تاروں کی طرح بجلی کو پاس کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

دماغ کے خادم

دماغ کے دو خادم ہیں (۱) خبر رساں اعصاب (۲) حکم رساں اعصاب

خبر رساں اعصاب وہ اعصاب ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کی خبریں دماغ تک پہونچاتے ہیں یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے معلومات کو خزانۂ خیال میں جمع کرتے ہیں اور غدد کی تیزی سے دماغ تک ان معلومات کو دوبارہ پہنچاتے ہیں۔

حکم رساں اعصاب وہ اعصاب ہیں۔ جو دماغ سے حکم لے کر عضلات تک پہنچاتے ہیں یہ اعصاب دماغ کی تیزی سے کام کرتے، اور غدد کی تیزی سے سکون اختیار کرتے ہیں۔

قارئین اب تک میں دماغ و اعصاب کی حقیقت و ماہیت بیان کر چکا ہوں اب اس کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنا چاہتا ہوں۔

دماغ کی اہمیت

دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی ضرورت

دماغ کی ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔

دماغ ہی ایک ایسا حیاتی مفرد عضو ہے جو نہ صرف دوسرے مفرد و مرکب اعضا کی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے ان کی معلومات بصورت احساس دماغ تک

حاصل کرکے ان کو عملی جامہ پہنچانے کے لئے احکامات برائے عضلات تیار کرتا ہے بلکہ اپنی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے بھی عضلات تک احکامات پہنچاتا ہے۔ عضلات ان معلومات و احکامات کو وصول کرکے حسب حکم بذریعہ حرکت عملی جامہ پہناتے ہیں۔

حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

قارئین قانون مفرد اعضاء کے ذریعہ طب کے ہر موضوع پر اصلاح و تجدید اور تحقیقات جاری ہیں۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ و اعصاب کے افعال و اثرات میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں۔

ان کے متعلق عام اطباء اور محققین کا خیال و عقیدہ ہے کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ چونکہ تمام حواس مختلف مزاج مفرد اعضاء سے انجام پاتے ہیں لہٰذا انہیں صرف دماغ و اعصاب کے احساسات تسلیم کرنا درست معلوم نہیں ہوتا تو کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح اس بارے میں بھی ابہام معلوم ہوتا ہے کہ حواس کی تعداد پانچ نہیں یا تو تین قسم کے ہونے چاہئیں یا چھ ہی قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں پانچ تسلیم کیا جائے تو انہیں کسی قانون اور قاعدہ کے تحت بیان نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ احساسات کو انجام دینے والے تین حیاتی مفرد اعضاء ہیں جنہیں ان کے خدام انجام دیتے ہیں جو تعداد میں چھ ہیں۔ لہٰذا آئندہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے تسلیم کیا جائے گا کہ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

یادداشت

چونکہ یہاں دماغ و اعصاب کی تشریح اور اس کے افعال و اثرات کی تشریح و توضیح کی جارہی ہے۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ کے افعال میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم حواس خمسہ کو لیں اور اس کے متعلق محققین اور عام اطباء کا خیال و عقیدہ معلوم کریں۔ تو یہی بتایا جائیگا کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ حقائق اس کے خلاف ہیں۔ میں نے چند سال قبل حواس خمسہ پر اپنی تحقیقات ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضاء کی وساطت سے قارئین کو پیش کی تھیں اور مطالبہ کیا تھا کہ میری ان تحقیقات میں کوئی کمی بیشی ہو تو مطلع کریں۔ خدا کے فضل سے بہت سے حکماء نے بذریعہ خطوط اور ملاقات ان تحقیقات کو درست قرار دیا۔

لہٰذا اسی حوصلہ افزائی کی بنا پر ان تحقیقات کو تحقیقات علم الامراض میں پیش کر رہا ہوں جس کا عنوان ہے۔ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ یعنی چھ ہیں۔

حواس کی ماہیت

حواس وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ ظاہری و باطنی ضروریات کا علم ہوتا ہے۔ یعنی انسان اپنے گرد و پیش کے موجودات و واقعات کی ماہیت، حقیقت کو بلکہ اپنی ہستی کو حواس کے ذریعہ ہی پہچانتا ہے

بیرونی حواس کے مروجہ نام اور ان کے مقام

۱۔ سننے کی حس "کان" میں (۲) سونگھنے کی حس "ناک" میں (۳) دیکھنے کی حس "آنکھ" میں،

۴۔ چھونے کی حس جلد میں ۔۵۔ ... کی حس ... باں ہیں" ۶۔ چھٹی حس جس کا آج تک ... بتایا گیا ہے اور نہ ہی مقام ... گیا۔

حواس کی تعداد میں غلط فہمی

متقدمین اطباء نے حواس ... بیرونی واندرونی پانچ پانچ تحریر کی ہیں اور انہیں حواس خمسہ بیرونی واندرونی کہتے ہیں اور ان کے ... سات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق حواس خمسہ نہیں بلکہ ستہ ہیں۔ یعنی حواس اندرونی اور بیرونی ۶-۶ ہیں۔

حواس ستہ ہونے کی وجوہات

۱۔ قارئین یہ حقیقت تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر قسم کے افعال مفرد اعضاء سے ہی سرزد ہوتے ہیں جو حواس بھی تو ایک قسم کے افعال ہی تو ہیں جنہیں مفرد اعضاء ہی انجام دیتے ہیں۔

۲۔ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ، جگر، دل وغیرہ کے خدام دو، دو، ہیں اور وہ اپنے اپنے مرکز دل کے لیے کام کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے حواس بھی دو، دو ہیں جو کل چھ ہی ہو سکتے ہیں۔

۳۔ جس طرح جذبات چھ ہیں۔ یعنی ہر مفرد عضو دو، دو جذبات ادا کرتا ہے مثلاً دماغ و اعصاب کے ندامت و خوف کے جذبات۔ قلب و عضلات لذت و مسرت کے جذبات ادا کرتا ہے اور جگر و غدد غصہ اور غم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح حواس ستہ چھ ہیں۔ ان میں سے ہر مفرد عضو دو دو حواس کا اظہار کرتا ہے۔

حواس خمسہ تسلیم کرنے میں ایک قباحت

اگر بالفرض حواس خمسہ ہی تسلیم کر لئے جائیں تو ہم انہیں مفرد اعضاء کے ساتھ کسی طرح تطبیق نہیں دے سکتے۔ اسی طرح باقاعدگی کی بجائے بے قاعدگی پیدا ہوگی جس سے ہمیں تشخیص امراض میں دشواریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۴۔ جس طرح زندگی گزارنے کے اسباب چھ ہیں جنہیں اسباب ستہ ضروریہ کہا جاتا ہے۔ جو حواس کے ذریعہ ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا بیرونی **حواس بھی چھ ہیں**"

ایک سوال:۔ مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ حواس پانچ نہیں بلکہ حواس چھ ہیں لہٰذا یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پانچوں حواس کے نام، کام اور مقام تو پہلے موجود ہیں چھٹی حس کا نام، کام اور مقام کہاں ہیں؛

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے

چھٹی حس پہلے بھی چھٹی حس تسلیم تو کی جاتی ہے لیکن آج تک ... کی محقق نے اس کا مقام اور کام کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔

البتہ:۔ اگر کسی انسان کی کسی حس میں تیزی پیدا ہو جائے اور اس کے ذریعہ انسان مافوق الفطرت افعال انجام دینے لگ جائے تو اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی چھٹی حس پیدا ہو گئی ہے سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس چھٹی حس کا نام تو ضرور لیا جاتا ہے لیکن اس کا کام اور مقام کیوں نہیں بتایا جاتا۔

چھٹی حس اور قانون مفرد اعضاء قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس کا کام۔ وزن و دباؤ معلوم کرنے والی حس رکھا اور اس کا مقام

ہمارے گوشت میں ہے یعنی یہ ہمارے جسم کے گوشت میں پائی جاتی ہے اس کا کام ہر قسم کا
وزن اور دباؤ معلوم کرنا ہے۔ یعنی اس کے ذریعہ ہمیں دباؤ یا وزن کا احساس ہوتا ہے
اسی کا تعلق جس سے ہم اپنی جسمانی حرکات مثلاً اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، بھاگنا
دوڑنا، اچھلنا، کودنا اور اشیاء کے اوزان کا احساس کرتے ہیں

چھٹی حس صرف گوشت میں ہونیکا ثبوت

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ بھائی جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا وزن کتنا ہے
وہ فوراً کتاب کو ہاتھ پر رکھ کر ایک دو بار اوپر نیچے ہلائے گا اور پھر قریب قریب صحیح
وزن بتا دے گا۔ جب وہ وزن بتا چکے تو پھر اس سے ایک اور سوال کیا جائے کہ
بھائی حواس خمسہ میں سے کس حس کے ذریعے آپ کو اس کے وزن کا پتہ چلا ہے
اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ قوت لامسہ نے
اسے احساس کیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے حقیقت میں قوت لامسہ صرف گرمی،
سردی، تری، خشکی، سختی، نرمی وغیرہ وغیرہ کا احساس کرتی ہے۔

اگر کوئی چیز قریباً ایک سیر ہو یا من کے قریب ہو یا کم و بیش اسے ہاتھ یا جسم کے
کسی حصہ کی قوت لامسہ سے چھو کر اس کا وزن نہیں بتایا جا سکتا،
جب تک اسے ہاتھ سے اٹھا کر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اگر وہ چیز جسم کے کسی حصہ پر رکھ
لگا دی جائے تو بھی اس کا وزن معلوم نہیں کیا جا سکتا۔

چونکہ جسم کے تمام حصوں پر گوشت موجود اور گوشت اور عضلات ہی سے ہر قسم کی
حرکات سرزد ہوتی ہیں، چونکہ وزن کا اندازہ کسی چیز کو اٹھا کر اور اسے حرکت دے
کر کیا جاتا ہے۔ لہذا وزن اور دباؤ کی حس صرف اور صرف عضلات میں پائی جاتی ہے

۲۔ ایک شخص کسی نالے پر پڑے ہوئے لکڑی کے چھوٹے (تختے) کے ذریعہ نالے کو پار
کرنا چاہتا ہے۔ آنکھوں کی حس نے یہ تو بتلا دیا کہ تختہ پتلا اور نازک معلوم ہوتا ہے،
لہذا پار ہونے سے پہلے اس تختے کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ وہ اس کا وزن
سہار بھی لے گا یا اس کا وزن پڑتے ہی ٹوٹ کر نیچے تو نہیں گر جائے گا، لہذا وہ
شخص پہلے اس تختے پر اپنے پاؤں کے ذریعہ پہلے ہلکا اور بعد میں تمام جسم
کا بوجھ ڈال کر دیکھے گا، اگر تختہ مضبوط معلوم ہوگا تو وہ بے فکر ہو کر اوپر سے
گزر جائے گا، اگر نازک ہوگا تو نالہ پار کرنے کے لئے کسی اور چیز کو تلاش کرے گا

۳۔ ایک شخص چل رہا ہے، چلتے چلتے زمین دلدلی آجاتی ہے اور اس کے پاؤں
نرم اور گیلی زمین میں دھنسنے لگتے ہیں اسے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ جگہ خطرناک ہے
پیچھے ہٹ جانا بہتر ہے یا آگے جانا ضروری ہے تو محتاط ہو کر چلنا ہوگا یہ عضلات کی
حس کا کام ہی ہے۔

۴۔ ایک شخص لکھ رہا ہے پین کی نب ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لہذا وہ اب [illegible] سے
کم دباؤ دے کر لکھے گا۔ نب کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کے متعلق صرف عضلات نے ہی
بتایا ہے۔

۵۔ کھانے پینے میں دباؤ اور وزن کا پورا دخل ہے۔ مثلاً کوئی چیز بھی بغیر دباؤ [illegible]
نہیں چبائی جا سکتی نہ ہی نگلی جا سکتی ہے اگر دباؤ اور وزن کا پتہ نہ چلتا تو ہو سکتا تھا کہ
کوئی سخت چیز چبانے کیلئے منہ میں ڈالی جاتی تو ہمارے دانت نکل یا ٹوٹ جاتے

۶۔ چلنے پھرنے میں بھی ہم اپنے جسم کا توازن دباؤ کے تحت بھی قائم رکھتے ہیں۔ اگر جسم
کے وزن کا دباؤ کسی ایک طرف زیادہ ہو جائے تو ہم فوراً توازن قائم کرنے کی کوشش
کرتے ہیں

پڑھتے ہیں یعنی ہم ا... ہونٹوں سے دھیمی یا اونچی آواز سے پڑھتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے منہ سے ایک ہی ... کی آواز آتی ہم اس میں ٹھہراؤ پیدا کرتے ... ہر حال زندگی کے بے شمار کام صرف دباؤ اور وزن بتانے والی حس جسے ہم ... حس کہتے ہیں، کرتی ہے۔

یادداشت

قارئین ہمارے جسم میں پائے جانے والے احساسات ... مفرد اعضا سے محسوس کئے جاتے ہیں وہ ہر وقت ... چاہے دن ہو، چاہے رات ہو، چاہے انسان سو گیا ہو یا کسی خیال میں مگن ہو پہرے داروں کی طرح ہر قسم کے مؤثرات کو جانچنے اور پرکھنے رہتے ہیں جو کچھ بھی ہو معلومات حاصل کرتے ہیں فوراً ... کی اطلاع دماغ کو اپنے قریب کے اعصاب کے ذریعہ بھیج دیتے ہیں۔ دماغ جسم انسان کا حاکم اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ردعمل کے طور پر ان معلومات پر حکم جاری کرتا ہے کہ محسوس کی ہوئی معلومات انسان کیلئے مفید ہیں تو انہیں آگے بڑھ کر حاصل کیا جائے اور اگر ان سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو ... فرار اختیار کی جائے۔

جس طرح دیکھنا، سننا، سونگھنا اور چکھنا وغیرہ احساسات (حواس) کی ہر وقت ضرورت ہے ہمیں چھٹی حس کی بھی ہر وقت ضرورت ہے جس سے ہم دن رات فائدہ حاصل کر سکیں۔ البتہ ہمیں ایسی چھٹی حس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کسی انسان میں تو تمام عمر بیدار نہ ہو اور کسی میں برسوں بعد کام کرے۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

قارئین عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آنکھ کان ناک اور زبان وغیرہ میں

ایک ... احساس کے علاوہ قوت لامسہ بھی پائی جاتی ہے یعنی یہ ان میں گرمی، سردی ... محسوس کرنے کی قوت بھی پائی جاتی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں۔ ... جاننا چاہئے ... کہ قدرت نے آنکھ کان وغیرہ کی بناوٹ مخصوص انداز میں بنائی ہے ان میں جو آلات فٹ ہیں وہ جسم کے کسی اور حصہ میں نہیں پائے جاتے لیکن جلد ایک ایسا آلہ ہے جو جسم انسان کے تمام اندرونی بیرونی اعضا پر ملفوف ہے چونکہ جلد تمام اعضا پر چڑھی ہوئی ہے لہٰذا جہاں بھی لمس کا احساس ہوگا وہ جلد کا احساس لمس ہوگا۔ چاہئے لمس کا احساس ناک کان یا زبان میں پیدا ہوگا

حواس خمسہ صرف دماغ کے احساسات نہیں

قارئین ... ہم شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ حواس خمسہ صرف دماغ اعصاب کے محسوس کئے ہوئے حواس ہیں،

لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ اگر ہم اپنی ہستی کے وجود کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کئی اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد مزاج کے حامل ہیں یعنی ان کی طبیعتیں ایکدوسرے کی ضد ہیں۔ محققین نے انسانی جسم اور کائنات کو ایک ہی جیسا ثابت کیا ہے بلکہ خالق کائنات نے بھی اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جو کچھ آفاق میں ہے وہی نفس میں ہے۔

محققین نے کائنات کو جہان اکبر اور انسانی جسم کو جہان اصغر کہا ہے یعنی یہ ایک ہی ہیں اگر کچھ فرق ہے تو وہ بڑے چھوٹے ہونے کا ہے اور ان میں سے ہر چیز جسم انسان کے کسی نہ کسی مفرد اعضاء کے مزاج کی ہے اس کائنات میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں انہیں مؤثرات کہتے ہیں یہ اپنی قوت مؤثرہ کی وجہ سے جسم انسان کو ... متاثر

کرتے ہیں۔ اِن مؤثرات کی قوت کبھی جسمِ انسانی کی قوتِ برداشت کے مطابق ہوتی ہے تو اس سے اِنسانی جسم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ مفید ہوتی ہے کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جسم اِنسان شدید متاثر ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے مثلاً اگر شدید گرمی ہو جائے تو جسم انسان حرارت کی شدت سے جلس جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

کبھی سردی اتنی زیادہ ہو کہ شریانوں میں چلنے والا خون منجمد ہو جائے جس سے انسان کی موت یقینی ہے کوئی چیز سخت اور تیز دھار ہو اس سے بھی جسم کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ ہم چل رہے ہیں اگر کوئی میخ یا کانٹا یا پتھر پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ چیز نقصان کر سکتی ہے، آدمی چل رہا ہے سامنے گڑھا یا کنواں آجاتا ہے اس میں گر کر جسم میں ٹوٹ پھوٹ ہو سکتی ہے۔ اِنسان کسی چیز کو کھانا چاہتا ہے۔ ناک اس کی ناگوار بُو سے آگاہ کرتا ہے، زبان ذائقہ سے متنبہ کرتی ہے، بہر حال یہ ایسے مؤثرات ہیں جن سے آگاہ کرنے کیلئے قدرت نے مختلف اعضاء میں حسیں عطا کی ہیں جن سے انسان جاگتے ہوئے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سکون اور شور و غل سے آگاہ ہوتا رہتا ہے جن جن قوتوں سے انسان آگاہ ہوتا رہتا ہے انہیں حواس کہا جاتا ہے جنہیں متقدمین اطباء حواس خمسہ کے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ اول تو جن جن مقامات واعضاء میں حواس خمسہ محسوس کئے جاتے ہیں ان کے مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہیں دوسرے حواس بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے لہذا ہم کسی طرح ان حواس کو دماغ واعصاب کے حواس تسلیم نہیں کر سکتے اور نہ ہی بیان کر سکتے ہیں مثلاً آنکھ کا ڈھیلا جسے آئی بال EYE BALL بھی کہتے ہیں ایک قسم کے غدد و گلینڈ ہیں جو غدی جسم ہیں یعنی ان میں غشائی مادہ یا اپیتھیلی ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج غدی (گرم) تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے برعکس زبان کی بناوٹ میں عضلات و گوشت اور مسکولر ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے لہذا قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج عضلاتی (خشک) تسلیم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ناک، کان اور جلد وغیرہ کی ماہیت میں نمایاں فرق ہے لہذا ہر ایک کے افعال کا نتیجہ نہ ایک ہو سکتا ہے اور نہ ایک ہی قوت کے تحت اپنے کام انجام دے سکتے ہیں اس لیے ہمیں لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حواس مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف مفرد اعضاء کے احساسات ہیں۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمیں یہ مغالطہ لگتا ہے کہ قوت حس ایک ہی ہونی چاہئے کیونکہ اعصاب کا کام احساس کرنا ہے لہذا ہر قسم کے احساسات کرنا اعصاب کا کام ہے۔

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جسم کے اندر باہر کے اعضاء جس قسم کے بھی افعال انجام دیتے ہیں ان کا اظہار صرف دماغ واعصاب ہی کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ وہ افعال بھی اعصاب ہی کرتے ہیں۔

اگر ایسا ممکن ہوتا تو دوسرے مفرد اعضاء کی ضرورت ہی نہ ہوتی،

مثلاً ایک مریض کو پیشاب رک رک کر قطرہ قطرہ آرہا ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں اسے جگر و غدد اور غشاء مخاطی کا فعل تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیکن احلیل اور پیشاب کی نالی کے غدد و غشاء مخاطی اپنے نزدیک کے اعصاب کے ذریعہ اس تکلیف کو رفع کرانے کیلئے چیخ و پکار کرتے ہیں اسی طرح پیشاب کا زیادہ آنا اعصاب کے تحت اور بند ہونا عضلات کے تحت تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اِن صورتوں کا اظہار اعصاب کے ذریعہ ہی ہوتا ہے البتہ ان کا علاج ایک دوسرے سے

مختلف ہوتا ہے۔

۲۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حرارت کا تعلق جگر سے ہے لہٰذا ہر قسم کا بخار جگر و غدد کے تحت ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے قانون مفرد اعضاء میں اعصابی غدی اور عضلاتی بخار تسلیم کئے جاتے ہیں

۳۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی ضرورت مثلاً پیشاب پاخانہ بھوک پیاس کی حاجت کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا جس آدمی کو بھوک پیاس یا پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہوگی وہ خود ہی بتائے گا۔

بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کے ذریعے بیرونی واندرونی متوترات کے بارے میں دن رات دماغ و اعصاب کو معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کردہ معلومات دماغ و اعصاب کے پاس بھیجتے ہیں ان سب پر فوراً احکامات جاری کرنے پڑتے ہیں تو یہ امر تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ دماغ و اعصاب ہی حواس کا احساس کرتے ہیں

جواب

(۱) قارئین ذہن نشین کر لیں جہاں قلب و عضلات جسم کے تمام اعضاء جن میں اعصاب ہوں یا غدد یا خود عضلات کے لئے غذا پہنچانے کے لئے ہر وقت غذا سے بھرپور خون کو بصورت [illegible] یا دوران خون جاری رکھتے ہیں اس میں قلب و عضلات یہ تفریق نہیں کرتے کہ اس میں تو دماغ و اعصاب اور جگر و غدد کی بھی خوراک ہے ہم کیوں پہنچائیں بلکہ انہوں

نے یہ ذمہ داری بخوشی قبول کی ہوئی ہے اور مرتے دم تک قلب اپنی ذمہ داری پوری کرتا رہتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قلب و عضلات ہی حرکت کے اعضاء ہیں دماغ یا جگر کو حرکت کرنی نہیں آتی اس لئے یہ ذمہ داری قلب و عضلات کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنی چاہیئے۔

۴۔ اسی طرح جگر و غدد بھی یہی سب کیلئے کام کرتے ہیں۔ یاد رکھیں جگر و غدد گرم اعضاء ہیں اسی وجہ سے یہ تحلیل غذا کے اعضاء تسلیم کئے جاتے ہیں یعنی باہر سے جسم کے اندر کسی بھی راستے سے کوئی غذا یا دوا داخل ہو اس میں یہ تخصیص نہیں ہے کہ کس مزاج کی غذا دوا ہو بلکہ ہر قسم اور ہر مزاج کی غذا دوا کو تحلیل اور ہضم کرکے اور اس کے جوہر و مفید اجزاء کو الگ کرکے وریدی خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ امر تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ واقعی دماغ و اعصاب تمام مفرد اعضاء سے آئی معلومات پر احکامات جاری کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنا چاہئے۔

حواس خمسہ اندرونی میں غلط فہمیاں

قارئین حواس خمسہ بیرونی میں تو اتنی غلط فہمیاں پائی نہیں جاتیں جتنی حواس خمسہ اندرونی میں پائی جاتی ہیں۔

محققین نے جس طرح بیرونی حواس صرف دماغ و اعصاب کے تحت بیان کئے ہیں، اسی طرح اندرونی حواس خمسہ بھی دماغ و اعصاب کے تحت ہی بیان کئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیرونی حواس خمسہ کی بجائے حواس خمسہ

ثابت کر آیا ہوں اور ہر دو حواس کا تعلق حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے بالکل اسی طرح حواس اندرونی ہیں اور چھ ہیں اور ان کا تعلق بھی حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے

حواس ستہ اندرونی کیمتعلق حیرت انگیز انکشاف

قارئین یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ حواس بیرونی واندرونی جسم انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر وقت چوکس اور تیار رہتے ہیں۔
بیرونی حواس میں تو اتنا مغالطہ نہیں لگا لیکن اندرونی حواس بیان کرنے میں خوفناک مغالطہ رہا ہے۔
حیرت کی بات یہ ہے کہ اندرونی حواس کی صرف ایک قسم کو حواس خمسہ اندرونی کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے باقی پانچ حواس بیان ہی نہیں کئے گئے حالانکہ ان حواس سے روزانہ ہر انسان مستفید ہوتا آرہا ہے۔
پھر ذہن نشین کرلیں کہ جو اندرونی حواس بیان کئے ہیں وہ تو صرف بیرونی اور اندرونی حواس کی معلومات کو ضرورت پڑنے کے وقت دماغ کے سامنے پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور یہ تو اندرونی حواس کی ایک قسم ہیں ان کے علاوہ جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پانچ اور حواس بھی ہیں جن کے بغیر انسان زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ ان اندرونی حواس کو ہم ستہ ضروریہ سے لے رہے ہیں ان کی ضرورت اور اہمیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ان ستہ ضروریہ میں سے اگر کمی بیشی ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ ملے تو جلد موت واقع ہو جاتی ہے

حواس ستہ اندرونی

حواس ستہ اندرونی یہ ہیں ۱۔ نیند ۲۔ بیداری ۳۔ احتباس و استفراغ ، ۴۔ پیشاب ، ۵۔ پاخانہ ، ۶۔ بھوک ، پیاس ،

حواس اندرونی کی تشریح

۱۔ بیداری ۲۔ نیند ۔ انسان جب جاگتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ میں ہوش وحواس میں ہوں ۔ جب انسان ہوش وحواس میں ہوتا ہے اسی وقت ہی وہ اپنے لئے غیروں کے لئے اور خدا کے لئے کام کرسکتا ہے وہ کام کیا ہے وہ وہی ہیں جو حواس ستہ کے ذریعہ ادا کئے جاتے ہیں وہ اکثر جاگنے کی حالت میں ہوا کرتے ہیں زندگی بھر کے ہر لمحہ میں انسان کوئی نہ کوئی خاص کام کرتا ہے جو خاص خاص کام کئے جاتے ہیں جن کی اسے دوبارہ کبھی ضرورت ہوتی ہے تو ایسے کاموں کی معلومات دماغ اپنے پاس جمع کرتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت بیداری کیحالت میں ان کی غیر موجودگی میں دماغ کی ادراکی قوت ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔
مثلاً خربوزہ جسے ہم نے کبھی کھایا تھا اب اس کے متعلق اگر کوئی پوچھے کہ خربوزہ کس شکل کا ہوتا ہے اس کا رنگ ، ذائقہ اور حجم کتنا ہے تو ہم خربوزہ کی غیر موجودگی میں سب کچھ بتا دیں گے۔
اسی طرح شادی بیاہ ، جلسہ جلوس میں کون کون سے معزز مہمان تھے جب بھی ان کے متعلق پوچھا جاتا ہے ہم فوراً بتا دیتے ہیں۔

اسی طرح کبھی خوشی ہوا اور کبھی غم، کبھی تندرستی اور کبھی بیماری، ان سب کی معلومات حسب ضرورت کی جاتی ہیں اور فوراً ذہن کے سامنے آجاتی ہیں۔

اعمال انسانی کی اقسام

ان اعمال انسانی کو طبی محققین نے دو اقسام میں بیان کیا ہے۔

۱۔ حرکت و سکون جسمانی ۔ ۲۔ حرکت و سکون نفسانی ۔

حرکت و سکون جسمانی

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جس طرح ہم کام کاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور پھر آرام کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے عضلات حرکات کے افعال انجام دیتے دیتے تھک جاتے ہیں انہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔

اسی حالت کو حکماء نے حرکت و سکون جسمانی لکھا ہے۔

مفرد اعضاء کام کرتے ہیں تو انہیں آرام کی ضرورت بھی ہے۔ بالکل اسی طرح دماغ تمام دن کی معلومات اور سابقہ معلومات پر کام کرتا ہے۔ اسی صورت کو اطباء نے حرکت و سکون نفسیاتی لکھا ہے۔ دماغ صرف سونے کی حالت میں ہی آرام کرسکتا ہے اور جاگنے کی حالت میں کم و بیش کام کرتا رہتا ہے ان حالتوں کو نیند و بیداری کہتے ہیں۔

پھر ذہن نشین کرلیں کہ انسانی دماغ سونے و نیند کی حالت میں کوئی کام نہیں کرتا اور جاگنے کی حالت میں ہر قسم کی معلومات پر کام کرتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ دماغ تھک جاتا ہے تو آرام کرنے کیلئے نیند کا احساس

پیدا کر دیتا ہے اور جب آرام کرچکتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے یعنی جاگ پڑتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء دماغ کی ان دونوں حالتوں کو حواس قرار دیتا ہے اور انہیں نیند کی حس اور بیداری کی حس کو حواس ستہ اندرونی کے جز قرار دیتا ہے۔

بھوک کی حس، پیاس کی حس

انسان تمام دن کوئی نہ کوئی کام کرتا رہتا ہے جیسے کہ کوئی انجن جب چلتا ہے تو پٹرول ختم یا کم ہو جائے تو انجن سٹارٹ نہیں ہوتا جب تک پٹرول ضرورت کے مطابق انجن میں نہ ڈالا جائے۔

بالکل اسی طرح انسان میں جب غذا کی ضرورت پڑتی ہے تو بھوک اور پیاس خوب لگتی ہے تاکہ جو کچھ دن میں کام کاج سے کم ہوا ہے اس کا بدل ما یتحلل پورا کیا جاسکے۔

خدانخواستہ بھوک یا پیاس کا احساس نہ ہوا کرتا۔ انسان غذا بروقت نہ کھاتا ہو سکتا تھا کہ انسانی جسم بھوک پیاس سے ہی مر جاتا۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم کے اندر ہی ایسے ایسے پُراسرار پرزے لگا دیئے ہیں جو جسم کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بروقت چوکس ہیں جونہی جسم میں غذائیت و مائیت کی کمی ہوتی ہے فوراً بھوک اور پیاس کا احساس پیدا کرکے انسان کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم بھوک اور پیاس کی حواس کو حواس مدرکہ اندرونی کی اقسام ستہ میں شامل کرکے بیان کر رہے ہیں۔

بھوک اور پیاس کے مقام

جاننا چاہئے کہ بھوک کا احساس معدہ میں ہوتا ہے اور پیاس کا احساس زبان میں ہوتا ہے،

بھوک پیاس لگنے کی وجوہات

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ بھوک اس وقت لگتی ہے جب دن بھر کے کام کاج سے جسم میں جو کمی آ جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انسان کے معدہ میں مخصوص قسم کا احساس بھوک پیدا ہوتا ہے جسے انسان بخوبی جانتا ہے لہذا کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہے تاکہ وہ محسوس کی دور ہو جائے جب کوئی غذا کھا لیتا ہے تو بھوک کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

پیاس اس لئے لگتی ہے کہ جو غذا کھائی گئی ہے اسے پتلا کرنے کیلئے پانی یا کسی قسم کا جوس جو سیال حالت میں ہو پیا جائے۔ لہذا اس کی ضرورت کیمطابق پانی یا جوس پی لیتا ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے

کھانے پینے کیلئے طبی نام

جو کچھ کھاتے ہیں اور جو کچھ ہم پیتے ہیں انہیں طبی محققین نے ماکولات یا مشروبات کا نام دیا ہے جو ستہ ضروریہ کے رکن ہیں۔

ماکولات کے معنی کھانے والی چیزیں اور مشروبات کے معنی پینے والی چیزیں ہیں چونکہ ماکولات اور مشروبات کا احساس بھوک اور پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ لہذا ہم بھوک اور پیاس کو حواس ستہ اندرونی کا جزو قرار دیا ہے۔

پیشاب و پاخانہ کی حس (احتباس و استفراغ)

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو یا جس قسم کی بھی جسم میں غذائی کمی ہوتی ہے اسے پورا کیا جائے۔ لہذا ہم بھوک پیاس کی شکل میں کھا پی لیتے ہیں کھائی ہوئی غذا یا پیا ہوا کوئی مشروب اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک معدہ امعاء میں کچھ دیر رکا نہ رہے اور اس میں سے جوس نہ نکال لیا جائے۔ جب غذا کا خلاصہ یا جوس نکال لیا جاتا ہے۔ تو غذا کا باقی حصہ جسم کیلئے فاضل ہوتا ہے جسے عرف عام میں فضلہ کہا جاتا ہے اب وہ جسم کے لئے فضول ہے لہذا جسم اسے دو طریقوں سے باہر نکالتا ہے اور خون کے فاضل مواد جو براہ گردہ مثانہ خارج ہوتا ہے جسے عرف عام میں پیشاب کرنا کہتے ہیں یعنی پیشاب کے ذریعہ خون کے فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

جب براہ گردہ پیشاب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے تو پیشاب کرنے کا احساس ہو جاتا ہے اب طبیعت اسے خارج کر دیا کرتی ہے۔

اسی طرح پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کا جوس جذب ہونے کے بعد جو مواد آنتوں میں پہنچ جاتا ہے اسے طبیعت پاخانہ کی حاجت یا احساس پیدا کر کے خارج کر دیتی ہے لہذا پیشاب اور پاخانہ کی حسیں بھی حواس ستہ اندرونی میں شامل کرنا ضروری ہے۔

درد سر اور اس کی اقسام

سر درد سے مراد صرف سر میں درد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد دماغ اور اس کے پردوں کی چیخ و پکار کا نام درد سر ہے۔ جو اعصاب دماغ اور اس کے پردوں کے کیمیاوی و مشینی افعال سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

اطبا متقدمین اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے سر درد کی ۳۲ کے قریب اقسام تحریر کی ہیں جس سے ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بال کی کھال کھینچی گئی اور کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی گئی۔

لیکن اخلاط، کیفیات اور مزاج کے تحت ان کی یا اعضاء تطبیق نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے کیمیاوی و مشینی اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ اور آج تک سر میں پیدا ہونے والی کیمیاوی و مشینی علامات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اسی طرح علاج میں بے شمار مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علم سر درد کی اقسام پڑھتے اور ذہن نشین کرتے وقت خود درد سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ طالب علم تو ہے ایک طرف ماہر فن بھی ان پر پورے طور پر قابو نہیں پا سکتے جس کی وجہ سے اکثر تشخیص میں غلطیاں اور علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور درد سر

قانون مفرد اعضا میں سر درد کی تمام اقسام کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہی لڑی میں پرو کر تین اقسام میں تقسیم ان کی مدلل تشریح و توضیح کرتے ہوئے

یقینی بے خطا علاج پیش کیا گیا ہے جس سے ایک طرف سر درد کی تشریح و توضیح میں اختصار پیدا ہو گیا تو دوسری طرف علاج معالجہ میں بھی بہت سہولتیں و آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا اول ہر درد سر کو بالاعضا تشخیص کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جہاں اور جس مفرد عضو میں تحریک ہو وہاں تحلیل اور جہاں تسکین ہو وہاں تحریک پیدا کرکے ہر قسم کے درد سر کا یقینی بے خطا علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایسا اصول علاج کرنے سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔

یادداشت یاد رکھیں صداع ساذج ہو یا سددی۔ صداع مادی ہو یا جماعی، اسی طرح صداع بلغمی ہو یا صفراوی ان کے علاج کے لئے اول بیرونی اسباب کا دور کرنا ضروری ہے۔

مثلاً اگر کوئی مریض فضا کی سردی گرمی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو اس کا ماحول تبدیل کر دینا چاہئے۔ اسی طرح اگر وہ کسی غذا یا دوا کو استعمال کر رہا ہے جو تکلیف کا سبب بن رہی ہے اسے ترک کرا دینا چاہئے۔

اگر کسی خاص قسم کی حرکات تکلیف کا سبب ہوں تو انہیں بند یا کم کرا دینا چاہئے مثلاً صداع جماعی میں کثرت جماع سے پرہیز کرانا ضروری ہے۔

صداع ساذج

پچھلے صفحہ پر نقشہ میں بہت سے درد سر دکھائے گئے ہیں۔ اب یہاں ان کو

قانون مفرد اعضا کی تین اقسام کی لڑی میں پرو کر تشریح و توضیح کر کے یقینی بے خطا علاج پیش کرتا ہوں۔

یہاں سب سے پہلے صداع ساذج کی تشریح و توضیح کر رہا ہوں۔ کیونکہ اس کا سبب کیفیاتی و نفسیاتی ہوا کرتا ہے۔ مادہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں صداع کے معنی درد سر کے ہیں۔ درد سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی درد شروع ہوگا۔ تو وہ سر کے ایک جانب سے شروع ہو سکتا ہے۔ کمی بیشی سے تمام سر میں پھیل سکتا ہے۔ یا سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔

ساذج کے معنی مزاج اعضاء یا کیفیات کے تغیر تبدل میں اس لئے صداع ساذج اس وقت ہوتا ہے جب دماغ و اعصاب میں یکدم تری یا خشکی یا گرمی یا سردی کا غلبہ ہو جائے۔

مثلاً سرد ہوا لگنے سے درد سر ہونا۔ یا شدید گرمی و لو سے سر میں درد ہونے لگتا ہے اسی طرح شدید گرمی میں یکدم بارش شروع ہو جائے جس سے ایک طرف فضا رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف حرارت کم ہو جاتی ہے جس سے رطوبتی امراض و علامات۔ مثلاً درد سر۔ دست قے بعض نزلہ و زکام اور چھوٹے پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سخت گرمی سے تنگ آکر انسان سرد ماحول یا حمام میں چلا جاتا ہے یا سرد تر اشیاء کثرت سے استعمال کرتا ہے جن میں مشروبات قابل ذکر ہیں۔ ایسی صورت میں بعض اوقات درد سر شروع ہو جاتا ہے، یہی صداع ساذج کہلاتا ہے۔

علاج صداع ساذج جس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ کی کمی بیشی سے ہو تو اول اس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ و ماحول کو تبدیل کرا دیں۔ فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر دوا وغیرہ کی ضرورت پڑے تو تحریک کیمطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک دینے کی کوشش غذا و دوا سے کریں انشاء اللہ فوراً درد سر کو آرام ہو جائے گا۔

اگر سردی سے درد سر ہو تو سر کو گرم کریں اندرونی طور پر جائے، قہوہ یا اسطوخودوس کا جوشاندہ پلائیں جس کا وزن یہ ہو۔

ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۳ ماشہ۔ لونگ ۵ عدد، الائچی خورد ۵ عدد انہیں گرم پانی میں کچھ دیر رکھیں، سرد ہونے ہونے پہ پلا دیں۔ اگر گرم کر کے پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہوالشافی:۔ عقرقرحا، لونگ، رائی، ہم وزن لے کر پیس لیں ذرا سا پوڈر ماتھے پر لیپ کر دیں انشاء اللہ فوراً آرام آجائے گا۔

اگر گرمی کے سبب سے درد سر ہو تو سر پر آب سرد ڈالیں۔ صندل سفید کو پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ زعفران اور صندل سفید کو ملا کر سر پر لیپ کر سکتے ہیں۔ صندل سفید و گل سرخ کو گلاب کے عرق میں پیس کر سونگھائیں

نسخہ برائے درد سر

ہوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، آن بجھا چونا، ہم وزن چونا کھلے منہ والی بوتل میں ڈال کر رکھ لیں۔ حسب ضرورت بوتل کو ہلا کر کارک اتار کر مریض کو سونگھائیں سونگھتے ہی درد سر غائب ہوگا۔

درد سر بلغمی ، وصداع زکامی

یہ درد سر اکثر نزلہ زکام کے بعد ہوا کرتا ہے ۔ بلغم وریشہ اخراج پاتے وقت ماتھے کے قریب کسی غذا دوا یا سردی کیوجہ سے رک جاتا ہے یا انتہائی غلیظ ہو کر جم جاتا ہے اور درد سر کرنے لگتا ہے ۔

علاج :- جب بلغم وریشہ غلیظ ہو جائے جس سے درد سر ہونے لگتا ہے فوراً اسے خارج کرنے کی تدبیر کریں ،

سب سے پہلے اس بات کا امر پر عمل ضروری ہے کہ سر کو گرم پانی گرم رومال یا گرم ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپ لیں تاکہ سر بیرونی سرد ہوا سے محفوظ رہے ۔
فوراً آرام کے لئے نوشادر اور ان بجھا چونا کا لخلخہ سونگھائیں جب کچھ آرام ہوجائے تو اندرونی طور پر اطریفل زمانی یا اطریفل اسطوخودوس کھلائیں ۔
اسطوخودوس ۴ ماشہ کا جوشاندہ دن میں دو بار پلائیں ۔
یہ نسخہ بھی بلغمی درد سر کیلئے تریاق ہے
ھوالشافی :- کشتہ بارہ سنگھا ۲ حصہ ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ ، مرچ سرخ ۲ حصہ
حب بقدر نخود تیار کرلیں ۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی پلائیں ۔ بلغم اخراج پانے لگے گی ۔ اور مریض کو آرام آجائے گا ۔

غذا :- صبح دو انڈے فرائی ۔ یا چنے بھنے یا مربہ ہریڑ کھلائیں ۔
دوپہر ، کوئی گوشت ۔ کوئی اچار ۔ پکوڑے ، ٹماٹر ، بینگن ، چنے ، مسری کی دال ، بیسنی روٹی کے ساتھ کھلائیں اللہ شفا دے گا ،

شام کو دوپہر والا سالن دوبارہ پکا کر کھلائیں ۔
پرہیز :- مریض غذا کا پرہیز ضرور بتائیں ۔ اگر نزلہ زکام باربار ہوتا ہو تو مریض کو سختی سے تاکید کریں کہ وہ حفظان صحت کی پابندی کرے ۔ اعتدال کی زندگی بسر کرے ۔ رطوبتی و بلغمی اغذیہ روک دے تاکہ نزلہ زکام کے بار بار دورے رک جائیں ۔ انشاء اللہ درد سر بھی نہیں ہوگا
مریض کچھ چل پھر سکتا ہو تو اسے روزانہ ہوا خوری اور سیر کی ہدایت کریں ۔
پیدل اور تیز تیز چلنا بلغم کے اخراج کے لئے بہترین تدبیر ہے ۔ چنانچہ ایسے مریض کو کم از کم آدھ میل ضرور تیز تیز چلنا چاہیئے تاکہ جسم گرم ہو بلغم کو خارج کر دے ۔

صداع صفراوی وصداع شقیقہ

تعارف صداع صفراوی وصداع شقیقہ دماغ واعصاب کے ذاتی درد نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں خلط صفرا کی کثرت اور دماغ کے غدی پردہ کے سوزش ناک وتحریک میں آنے سے ہوتے ہیں ۔

اسباب یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ صداع صفراوی وصداع شقیقہ دو الگ الگ درد ہیں ۔ دونوں چونکہ صفرا کی کثرت اور حرارت کی شدت سے ہوتے ہیں اس لئے انہیں الگ الگ سمجھنے کی ضرورت نہیں ۔
چونکہ اکثر ایسے درد بائیں نصف پیشانی میں ہوتے ہیں ۔ اسلئے انہیں آدھا سیسی یا صداع نصفی یا شقیقہ کہتے ہیں ۔ علمی سبب بتانے کیلئے اسے صداع صفراوی کہتے ہیں

علامات درد شقیقہ جیسے صفراوی درد سر بھی کہتے ہیں ۔ اکثر تو یہی ہوتا ہے جو عموماً بائیں نصف سر میں صبح سورج طلوع ہونے کیساتھ ساتھ بڑھتا ہے بعد دوپہر سورج ڈھلنے کیساتھ ہی درد کم ہونے لگتا ہے حتیٰ کہ غروب

آفتاب کے وقت بالکل درد سر رک جاتا ہے۔ ساری رات مریض آرام سے سوتا ہے۔ صبح سورج نکلتے ہی درد سر ہونے لگتا ہے۔ جوں جوں سورج قریب آتا ہے درد بڑھتا رہتا ہے۔ بعد دوپہر سورج ڈھلنے لگتا ہے لہٰذا درد سر بھی کم ہونے لگتا ہے۔

چونکہ یہ درد سر خلط صفرا اور حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے جونہی فضا میں سورج حرارت کی شدت سے بکھرتا ہے یہ درد سر بھی بڑھتا رہتا ہے حرارت کم ہوتے ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے سر چکراتا ہے جی متلاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اڑتی نظر آتی ہیں۔

اکثر یہ درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے لیکن شدت درد کی صورت میں سارے سر میں محسوس ہوتا ہے۔ البتہ سر کے ایک طرف خصوصاً بائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔

گرم خشک غذا دوا اور ماحول سے بھی یہ درد سر پیدا ہو جایا کرتا ہے

درد شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونے کی وجہ

قارئین جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ استاد محترم جناب حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ نے جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کرکے ثابت کیا ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ دل جگر کے مشینی و کیمیاوی افعال جسم کے مخصوص حصوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کے سوزش ناک ہونے اور تحریک میں آنے سے جو تکالیف و علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا اظہار جسم کے مخصوص حصوں میں ہوتا ہے۔ بہ شدت کی صورت میں علامات تمام جسم میں پھیل سکتی ہے لیکن زیادہ تکلیف اپنی مقامات میں ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جگر و غدد کی صفرا پیدا کرنے اور اسے خون میں روکنے کی تحریک سر کے بائیں حصے میں پیدا ہوتی ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات

کے مطابق درد شقیقہ یا صفراوی درد سر، سر کے بائیں حصہ میں ہی ہو سکتا ہے۔

قدرت نے سر کے اندر اس نصف حصہ میں یہ درد پیدا کرکے ثبوت مہیا کیا ہے۔

درد شقیقہ کا علاج

صفراوی درد سر ہو یا درد شقیقہ چونکہ دونوں غدی عضلاتی تحریک سے شدت سے ہوتے ہیں اس لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنے اور صفرا و حرارت کا اخراج کرکے ہی ممکن ہے اور ہمیشہ کے درد غائب ہو جائے گا۔

دورہ کے دوران علاج

مریض کو شدت درد کی صورت میں تاریک کمرے میں آرام سے لٹا دیں۔ تیز روشنی کسی طرف سے آتی ہو تو کپڑے کے پردے سے روک دیں۔ چونکہ درد اکثر صفرا و حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے کمرے کا درجہ حرارت اعتدال پر ہونا ضروری ہے۔ اگر قبض شدید ہو تو غدی اعصابی مسہل ضرور کھلائیں۔ اگر جلد پاخانہ نہ آئے یا مریض کو قے آرہی ہو تو حقنہ کرکے فضلات کا اخراج کرا دیں۔ کافور اور صندل ملا کر سنگھائیں۔ اسی طرح فوری سکون کے لئے کافور اور افیون برابر ملا کر ایک رتی ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں اور پانی میں حل کرکے دو قطرے ناک میں ٹپکا دیں

درد شقیقہ کا مستقل و یقینی نسخہ

درد شقیقہ کا مستقل اور یقینی نسخہ یہ ہے۔

اسطوخودوس [illegible] ماشہ، ریٹھا [illegible] ماشہ، کالی مرچ [illegible] دانے

یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں صبح رگڑ کر پن چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں دو تین دن کے بعد درد نہیں ہوگا ۔ اگر درد شدید ہو تو صبح شام ایسی خوراک دیں ۔ اسطوخودوس ، دھنیا ۔ مرچ سیاہ کا ایسا نسخہ مجرب ہے جو درد شقیقہ کا مستقل علاج ہے آج تک اس نسخہ سے بہتر طبی دنیا میں کوئی نسخہ نظر سے نہیں گزرا ۔ کتب طبیہ میں بے شمار نسخے درد شقیقہ کے لئے درج ہیں لیکن اس نسخہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ۔ لہٰذا زیادہ نسخے درج کرنے سے احتراز کر رہا ہوں ۔

صداع عصابیہ

تعارف عصابہ کے معنی ہیں پٹی باندھنا ۔ چونکہ درد عصابہ کا مریض ماتھے پر پٹی باندھا کرتا ہے اس لئے ایسے درد کو صداع عصابہ کہتے ہیں ۔

اسباب قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درد عصابہ دماغ و اعصاب کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے پیدا ہوا کرتا ہے ۔ دماغ و اعصاب کی تحریک زیادہ تر سر کے دائیں طرف ہوتی ہے لہٰذا درد عصابہ اکثر سر کے دائیں طرف پیدا ہوا کرتا ہے ۔

چونکہ دماغ و اعصاب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے اس لئے جسم میں رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے ۔ خصوصاً سر کے دائیں حصہ میں اجتماع رطوبات ہو کر درد سر کا باعث ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس درد سر میں اکثر سر ٹھنڈا رہتا ہے جس وجہ سے مریض سر کو ڈھانپ کر رکھتا ہے اکثر سر پر پٹی باندھے رکھتا ہے ، سر کی جلد اور گوشت کو دبانے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے ۔ اگر سر پر ٹھوکر لگ جائے تو درد میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ یہ ایسا درد سر ہے کہ کثرات کے وقت یا سردی میں درد زیادہ ہوا کرتا ہے دل کو برائے نام درد ہوتا ہے

علاج یہ درد سر بھی بلغمی درد سر ہے رطوبات و بلغم کا اخراج ہی اس کا مستقل علاج ہے ۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق یہ درد سر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے جس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی کی تحریک سے کرنا چاہئے ۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات سے کے عصابہ کیلئے تریاق سے کم نہیں ۔

چونکہ رطوبات بلغم کی شدت سے یہ درد ہوا کرتا ہے اس لئے ایسے مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو انگیٹھی یا ہیٹر سے گرم رکھیں سرد اشیاء اغذیہ روک دیں ۔

چائے ، قہوہ ، لونگ ، دارچینی کا قہوہ ، دن میں دو تین بار پلائیں ۔ اطریفل زمانی یا اطریفل کشنیز صبح دوپہر شام کھلائیں ۔ سر پر رائی یعنی ماتھے پر رائی کا لیپ کرائیں ہوالشافی : اسطوخودوس ۳ ماشہ ، دھنیا ۳ ماشہ ، کالی مرچ ۸ دانہ رات کو بھگو دیں صبح رگڑیں اور پن چھان کر پلا دیا کریں ۔

صُداع دُودی

اردو نام ، عربی ، طبی نام ، انگریزی نام
دماغی کیڑوں کی وجہ سے درد سر ، صداع دودی ، صداع کرمی ، [illegible] WORMS H

تعارف صداع دودی حقیقت میں صداع بلغمی ہی ہے ۔ اس میں فرق اس بات کا ہے کہ جو بلغمی رطوبات دماغی خلاؤں میں رکتی ہیں ان میں خمیر (ترش عفونت) پیدا ہو کر کرم یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو دماغی جسم کو بھی کھانا شروع کر دیتے

ہیں اور دماغ پر شدید دباؤ پیدا کر دیتے ہیں جس سے سر میں شدید درد ہوتا ہے

علامات — صداع دودی کا مریض سخت بے چین ہوتا ہے وہ سر و دماغ میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس کرتا ہے۔ سر پر ہاتھ یا کسی چیز کو مارتا ہے کیونکہ سر پر جب چوٹ پڑتی ہے تو کیڑے حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں اور آرام محسوس کرتا ہے۔

مریض اپنے ناک کو کھجاتا رہتا کیونکہ اکثر کیڑے ناک کے راستہ سے نکلتے رہتے ہیں مریض ہر وقت شبہ میں رہتا ہے کہ کہیں ناک میں کیڑے رک نہ گئے ہوں۔

اسباب — جب اعصاب و دماغ کی اعصابی غدی تحریک ہو جاتی ہے تو رطوبات و بلغم باہر اخراج پانے کی بجائے جسم و خون کے اندر رک جایا کرتے ہیں۔ جو رطوبات دماغ کی غلافوں میں رک جاتی ہیں اس میں تعفن و خمیر ہو کر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعصابی و دماغی محرکات غذائیں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں۔ رطوبتی موسم بھی اس کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

علاج — چونکہ بلغمی رطوبات اعصابی غدی تحریک سے متعفن ہو کر کیڑوں کا سبب بنتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے۔ اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر رطوبات کا بہاؤ جاری کر دینا چاہیئے جونہی رطوبات نکلنا شروع ہوں گی فوراً اس کے ساتھ کیڑے بھی خارج ہونا شروع ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ تمام رطوبات اور کیڑے خارج ہو جائیں گے اور دماغی کھلاس خالی ہو جائیں گے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ بات خصوصیت سے ذہن نشین کر لیں کہ علاج کے دوران جب کیڑے پہلے سے زیادہ نکلنا شروع ہو جائیں تو انہیں روکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ مزید نکالنے کی کوشش کریں تاکہ وہ مواد ہی ختم ہو جائے جس میں کیڑے بنتے ہیں جب مواد ہی ختم ہو جائے گا تو کیڑے بننے اور نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور مریض ہمیشہ کے لئے درست ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی مجربات کھلائیں اگر قبض ہو تو مسہل کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی تریاقی صفت رکھتا ہے۔

ہوالشافی:۔ قلمی شورہ، گندھک، ہموزن، دونوں باریک پیس کر ہم رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گلاب یا تازہ پانی۔

ہوالشافی:۔ مروا کا تازہ پانی ناک میں ٹپکانا تمام کیڑوں کو فوراً خارج کرتا ہے۔

نسوار برائے اخراج کرم دماغ

پوٹاشیم پرمیگنیٹ ۱ حصہ، گیرو ۳ حصہ، دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت ذرا سی نسوار سنگھائیں سونگھتے ہی کثرت سے چھینکیں آئیں گی اور تمام کیڑے باہر نکل جائیں گے۔

ہوالشافی:۔ نوشادر، ان بجھا چونا:۔ ہم وزن ملا کر سنگھائیں بے حد مفید ہے

صداع کبدی

ماہیت — یہ درد سر دماغ و اعصاب کا ذاتی درد نہیں ہے بلکہ دماغ پر جگر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ دماغ کا غذی

پردہ جگر و غدد کے تحریک و سوزشناک ہونے سے تحریک میں آجاتا ہے۔ اس طرح اپنی بے چینی کا اظہار درد سر کی صورت میں کرتا ہے اسے متقدمین اطباء تُرکی درد سر بھی کہتے ہیں۔

اسباب و علامات: چونکہ یہ درد سر جگر و غدد کی تحریک، صفراء و حرارت کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس درد سر کے دوران مریض آنکھوں میں چنگاریاں سی محسوس کرتا ہے۔ جلن اس کی خاص علامت ہے۔ اکثر مریض کہا کرتا کہ میرا سر جل رہا ہے۔

درد سر کے دوران دل گھبراتا ہے۔ اکثر بلڈ پریشر ہو جایا کرتا ہے۔ نیند ختم ہو جاتی ہے نصف رات سے پہلے تھوڑی نیند آتی ہے۔ آدھی رات کے بعد نیند اڑ جاتی ہے۔

تحریک: اس درد سر کی تحریک عموماً غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔ شاذ و نادر غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

علاج: چونکہ مریض جگر و غدد کی تحریک غدی عضلاتی میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔ اگر قبض ہو تو مسہل ضرور دیں تاکہ صفراء کا اخراج جلد ہو کر جگر و غدد کی تیزی کم ہو کر درد سر ختم ہو جائے۔

خیساندہ اسطوخودوس

ہوالشافی: اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۵ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ، یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح رگڑ کر چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں۔ صرف دو تین دن پلانا کافی ہوگا۔

نسخہ برائے درد سر

ہوالشافی: نوشادر ٹھیکری، آن بجھا چونا، ہم وزن دونوں کو ملا کر کھلے منہ کی شیشی میں محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت شیشی ہلا کر مریض کو سونگھائیں۔ فوراً درد غائب ہو جائے گا۔

غذا: صبح: مربہ گاجر بالقند کھلا کر الائچی خورد ۵ عدد، سفید زیرہ ۳ ماشہ کی چائے، دوپہر کا کوئی، سونگرے، شلغم، گاجر کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ کا سالن مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔ روٹی بند کرادیں

شام: دوپہر کا کوئی سالن بغیر روٹی کے کھلا دیں۔ اگر دل گھبرائے تو مربہ گاجر بالقند، یا جوارش شاہی کھلائیں، مستقل علاج کے لئے خیساندہ اسطوخودوس پلانا نہ بھولے۔

صداع کلوی

تعارف: یہ درد سر بھی سر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ اس سبب گردوں میں تحریک شدید کا ہوتا ہے جب گردوں میں درد ہوتا ہے تو اکثر سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے

علاج: اس درد سر کا علاج گردوں کی سوزش رفع کرنا ہے جونہی سوزش ختم ہوگی درد سر بھی غائب ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اس درد کے لئے بہت مفید ہیں۔

اگر پتھری ہو اور درد کے دورے پڑتے ہیں تو یہ نسخہ دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

ہوالشافی:۔ سنگ دانہ مرغ، نمک خوردنی، میٹھا سوڈا۔ ہم وزن،
سب ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کرلیں۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں ۳ بار کھلائیں۔
پتھریاں تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی۔ اگر سر میں جلن ہو۔ پیشاب جل کر آتا ہو تو
یہ نسخہ دیں۔

ہوالشافی:۔ قلمی شورہ بریاں، گندھک آملہ سار مدبر،
اوّل قلمی شورہ بریاں کرلیں پھر گندھک دودھ بکری میں مدبر کرکے ملائیں۔
۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں گردوں کا فعل درست ہو درد سر بھی ختم ہو جائیگا

درد سر رحمی

تعارف یہ درد سر رحم کی سوزش سے ہو جایا کرتا ہے جب مریضہ کو حیض آنے لگتا ہے تو حیض کھل کر نہیں آتا ہے جس سے سوزش ہو کر شدید درد ہونے لگتا ہے اور مریضہ رحم میں درد کے علاوہ کمر درد تنگی حیض اور درد سر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ دو تین دن بستر پر پڑی رہتی ہے۔ جب حیض کا دورہ ختم ہوتا ہے تو درد بھی ختم ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ ایسی صورت کا علاج سوزش رحم اور حیض کی بے قاعدگی کو رفع کرنا ہے اس مقصد کے لئے مدر حیض اغذیہ اور ادویہ نہ دیں بلکہ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ مریضہ خون کی کمی میں مبتلا نہیں، یا رحم کی سوزش تو نہیں ہے۔ اگر خون کی کمی ہو تو فولاد کے مرکبات دیں۔

اگر سوزش رحم ہو تو درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں فوراً سوزش رفع ہو کر درد

سر بھی رک جائے گا۔

ہوالشافی:۔ ریوند خطائی پیس کر محفوظ کرلیں۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ یا عرق سونف سے دیں۔ پہلی خوراک سے آرام ہوگا۔

ہوالشافی:۔ زیرہ سفید، الائچی خورد، سونف، ہم وزن، سب کو پیس کر دو دو ماشہ دن میں تین بار کھلائیں سوزش رحم رفع ہو کر تمام تکلیفیں رک جائیں گی۔

صداع ریحی، صداع معدی

تعارف یہ درد سر معدہ میں غذا کے خمیر و تعفن سے ہوا کرتا ہے جس سے ریاح وغیرہ بن کر دماغ و اعصاب پر دباؤ ڈالتے ہیں۔

علامات:۔ صداع ریحی یا معدی کے نام سے واضح ہے کہ ریاح معدہ کی کثرت اس درد کا سبب ہے۔ لہٰذا ریاح کی کثرت درد سر سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے اکثر قراقر معدہ و امعاء ہوا کرتا ہے یعنی پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے۔ ریاح بکثرت خارج ہوتے ہیں۔ پاخانہ بے قاعدہ لیسدار ہو جایا کرتا ہے جس سے ریاح کا دباؤ نیچے حصوں میں اخراج کے لئے جانے کی بجائے معدہ اور سر کی طرف زیادہ رہتا ہے۔ نیند بہت کم آتی ہے اگر ریاح ذرا سے بھی کم ہو جائیں تو درد غائب ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج عضلاتی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے کبھی اعصابی عضلاتی بھی بن جاتی ہے۔
علاج کے لئے عضلاتی غدی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ایسے درد سر کا تریاق ہیں، تریاق تبخیر جس کو استاد صابر ملتانی نے تریاق کبیر کے نام سے مجربات کی کتاب

میں درج کیا ہے فوری اثر ہے اگر اس کے ساتھ غدی عضلاتی ملین ملا یا جائے تو یہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے چند دنوں میں ریاح خشک بند ہو جاتے ہیں۔

غذا: اعصابی غذا روک دیں۔ عضلاتی غدی غذا دوا دیں اللہ شفا دے گا۔

صداع سوداوی

تعارف: یہ درد سر بھی عضلاتی اعصابی تحریک اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے یہ بھی قسم کی درد سر ہے۔

علامات: ایسے مریض اکثر ریاح معدہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خلط سودا کی زیادتی کی وجہ سے ایسے مریضوں کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اکثر پیشاب اسود بھی ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ خلط سودا شدید خشک خلط ہے اس لئے ایسا مریض بہت خشکی محسوس کرتا ہے جسم و سر پر خشکی اترتی ہے، سوداوی درد سر اکثر سر کے پچھلے حصہ میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ درد سر اکثر آرام کی صورت میں نہیں ہوتا۔ البتہ اگر مریض چند قدم چلے یا کام کاج کرنے لگے تو فوراً درد سر میں مبتلا ہو جاتا ہے

علاج: خلط سودا چونکہ خلط صفرا سے ختم ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا عضلاتی اعصابی تحریک جو خلط سودا بنا کر جمع کر رہی ہوتی ہے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کر کے ختم کر دیں،

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات عضلاتی غدی و غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی نہ صرف سودا اعتدال پر آجائے گا بلکہ درد سر بھی ختم ہو جائے گا۔

خیساندہ اسطوخودوس اس مقصد کے لئے بہترین دوا ہے۔

بہ آشانی: اسطوخودوس سہ ماشہ، دھنیا سہ ماشہ، کالی مرچ ۱۲ دانہ، ۔ شب کو رات کو بھگو دیں، صبح رگڑ کر چھان کر پلائیں۔

صداع خماری

تعارف: یہ درد سر اکثر شراب خانہ خراب کے پینے سے ہوتا ہے۔

علامات: شراب پیتے ہی دماغ نشہ میں آجاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے چکر آتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

علاج: صداع خماری کا اصول علاج شراب خانہ خراب کا بند کرانا ہی ہے البتہ دوران درد سر مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ روغن کدو بھی چلا دیں سر پر بادام روغن یا خشخاش روغن کی مالش کرائیں تاکہ مریض کو نیند آجائے۔ چونکہ شراب عضلاتی تحریک پیدا کرتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں جب چند دن تک شراب نہ پلائی گئی تو درد سر بھی ہٹ جائے گا۔

ضعف دماغ

تعارف: عام طور پر ضعف دماغ سے مراد عصبی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے عصبی کمزوری یا ضعف عصبی کہا جاتا ہے

اسباب: ضعف دماغ کی صحیح صورت حال کے سمجھنے میں حقیقی غلطیاں اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اتنی اور کسی مرض کی ماہیت سمجھنے میں نہیں پائی جاتیں۔ ضعف دماغ و عصبی کمزوری کو چونکہ بالا عضاء نہیں سمجھا جاتا اس لئے یہ غلط فہمیاں

سر زردھبیاں ہوتی ہیں ۔
عصبی کمزوری کی جو تعاریف کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس مرض میں عصبی قوت کے زائل ہو جانے سے عصبی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ عصبی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے ۔

قانون مفرد اعضا اور ضعف دماغ

قانون مفرد اعضاء کی کسوٹی نے اس مسئلہ لاینحل کا حل پیش کیا ہے ۔ کہ ضعف دماغ یا عصبی کمزوری کے دو بڑے سبب ہیں ۔ اول قلب و عضلات کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں شدید تحلیل ہو جائے۔ جس سے ضعف دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔
دوم ۔ جگر و غدد کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں تسکین پیدا ہو جائے ، جس سے سستی و کمزوری دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔
قانون مفرد اعضاء کی رو سے دونوں صورتوں کا علاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے جبکہ طبی کتب میں نہ یہ تشخیص پائی جاتی ہے نہ یہ علاج بلکہ غلطی سے دونوں صورتوں کا علاج ایک قسم کی ادویہ اغذیہ سے کیا جاتا ہے جس سے اکثر مریض شفایاب نہیں ہوتے

یادداشت

قارئین یہ بات خاص کر نوٹ کرنے والی ہے کہ قانون مفرد اعضاء نے دماغی کمزوری کے دو بڑے سبب بتائے ہیں ۔
اول :۔ دماغ و اعصاب میں ضعف تحلیل کی وجہ سے دوسرے دماغ و

اعصاب میں سستی تسکین کی وجہ سے ہوتی ہے
یاد رکھیں جب دماغ و اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو اس وقت دماغ میں دوران خون کم ہو جاتا ہے اور خون کی زیادتی قلب و عضلات میں بڑھ جاتی ہے ۔
دوم :۔ جب دماغ و اعصاب میں تسکین ہوتی ہے تو دوران خون جگر و غدد میں بڑھ جاتا ہے جبکہ دماغ و اعصاب میں خون کی شدید کمی واقع ہو کر دماغ سست اور کمزور ہو جاتا ہے

علامات ضعف دماغ

چونکہ ضعف دماغ کے وقت عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض اکثر دبلے پتلے ہوتے ہیں ہیجانی اور پریشانی مریض کا مقدر بن جاتی ہے ، وہم وسوا س مریض کو ہر وقت پریشان رکھتے ہیں ۔ طبیعت میں عجیب وسوسے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں ۔ کثرت احتلام کثرت جماع میں مبتلا ہوتا ہے ۔ اگر شادی شدہ نہیں تو جلق کا مریض ہوتا ہے ۔ اکثر مریضوں کے بدن پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں ۔

علاج

چونکہ مریض کو عضلاتی غدی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں ۔
اگر قبض ہو تو ملین و مسہل بھی کھلا سکتے ہیں ۔ جوارش جالینوس ، جوارش کمونی ، اس مقصد کے لئے بہترین دوائیں ہیں ۔
اگر کثرت احتلام ہو تو یہ نسخہ کھلائیں ۔ ہوالشافی :۔ نمک خوردنی حصہ ، ثنا کی حصہ دونوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک ہمراہ عرق سونف ،

کثرت مباشرت یا جلق اگر اس کا سبب ہو تو دونوں روک دیں۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو زیادہ نصیحت یا وعظ کرنے کی بجائے اسکو خارش و خراش یا آبلہ انگیز طلا لگا دینا چاہیئے تاکہ مریض جلق یا کثرت مباشرت سے خود بخود باز آ جائے۔
اس مقصد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ہوالشافی: ست اجوائن ۱ تولہ، مغز جمالگوٹہ ۱ تولہ، ویزلین ۲۰ تولہ۔

ترکیب تیاری: جمالگوٹہ اور ست اجوائن کو اتنا رگڑیں کہ تیل ہو جائے پھر ویزلین تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ تمام ویزلین ختم ہونے پر محفوظ کر لیں۔
حسب ضرورت طلا کریں۔ ایک دو دفعہ لگانے سے پھنسیاں پیدا ہو جائیں گی۔
جب آرام آنے لگے تو دوبارہ طلا لگا دیا کریں۔ دو تین بار ایسا کرنے سے کثرت مباشرت اور جلق کی عادت ختم ہو جائیگی۔

علامات تسکین دماغ

چونکہ دماغ کی سستی اور کمزوری ہمیشہ غدی تحریک اور دماغ میں تسکین ہونے سے ہوا کرتی ہے لہذا تسکین دماغ ہونے پر درج ذیل علامات ظہور پذیر آتی ہیں
چونکہ دماغ میں دوران خون کی شدید کمی ہوتی ہے اس لئے مریض سر کو خالی خالی محسوس کرتا ہے۔ نیند اول بہت کم آتی ہے لیکن شدید حالتوں میں ایسا غلبہ ہو جاتا ہے کہ مریض اٹھائے نہیں اٹھتا۔ اگر اٹھ جائے تو پیشاب کرنے اور پانی پینے اور کھانے کے بعد پھر سو جاتا ہے۔ اٹھتا بیٹھتا ہے تو چکر آتے ہیں اکثر سر کے بائیں طرف درد محسوس کرتا ہے۔ سر کے درمیان میں جلن ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ سر میں کوئی چیز ٹپک رہی ہے۔

چہرہ کا رنگ پھیکا یا زردی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔ قارورہ کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ مریض دل میں تحلیل کی وجہ سے گھبراہٹ اور خفقان قلب کی شکایات کرتا ہے۔
اگر دوران خون دماغ میں بہت ہی کم ہو جائے تو غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد اور ران میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج

چونکہ تسکین دماغ کی یہ صورت غدی عضلاتی تحریک سے ظہور پذیر ہوا کرتی ہے اس لئے علاج کیلئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی تحریک و مقوی اعضاء غذا و دوا دیں، انشاء اللہ چند دنوں میں ہی آرام آ جائے گا۔
اس مقصد کے لئے تریاق مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں، شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔
اگر کمی خون ہو جو اکثر حرارت و صفراء سے ہو جایا کرتی ہے۔ تو کمی خون دور کریں۔ صفراء و حرارت کم کرنے والی غذا و دوا کھلائیں۔ دماغی کمی خون میں مریض کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھنا چاہیئے تاکہ خودبخود دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے۔
اگر مالش کا پروگرام ہے تو ہاتھوں سے لے کر بازو تک اور پاؤں سے لے کر رانوں کی طرف یعنی نیچے سے اوپر مالش کریں بازوؤں اور رانوں پر کھینچ کر پٹیاں باندھیں، اندرونی طور پر یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔
جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان، دواء المسک وغیرہ میں سے کوئی لے کر دن میں دو تین بار کھلائیں۔ مغز بادام، دھنیا اور سونف ہم وزن پیس لیں۔ ۶، ۶ ماشہ

دن میں تین بار کھلائیں،
غذا: صبح: مکھن بادام، دوپہر: مولی مونگرے شلغم گاجر کا سالن۔
شام: گلقند کھلائیں۔

سر چکرانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سر گھومنا	دوار	ورٹی گو VERGO
دوران سر	سدر	گڈنیس GIDDINESS

تعارف: دماغ و اعصاب کی اس تکلیف میں مریض کو چکر آتے ہیں اسے اردگرد کی تمام اشیاء گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جب مریض کھڑا یا بیٹھا ہے۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا اسے اپنے آپ کو قائم رکھنا دشوار ہو جاتا ہے کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ بشدید حالتوں میں گر پڑتا ہے۔ اسی حالت کو سدر کہتے ہیں۔

علامات: تعارف میں بیان کردہ تکالیف ہی اس کی علامات ہیں چنانچہ مریض اگر آرام سے بیٹھتا ہے یا لیٹا ہوا ہے تو کسی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اگر ذرا سے حرکت کرے تو اسے دنیا کی ہر شے گھومتی نظر آتی ہے سر چکراتا ہے، دل گھبراتا ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔

یادداشت: بعض حکماء کا خیال ہے کہ چکر دماغ و اعصاب میں خون کی زیادتی سے آیا کرتے ہیں، لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جب دماغ و اعصاب میں دوران خون زیادہ ہوگا تو دماغ کمزور ہونے کی بجائے

طاقتور ہوگا اور چکر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
یاد رکھیں چکر کا تعلق حرکت سے ہے۔ حرکت عضلات کرتے ہیں۔ جب عضلات میں تحلیل ہو تو ضعف قلب و عضلات ہو کر حرکت طبعی میں فرق آجاتا ہے جس سے چکر آنے لگتے ہیں۔

اسباب: جس مریض کو چکر آتے ہیں اسے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ میں تسکین شدید ہوتی ہے، صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے۔ خفقان قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔
صفرا کی کثرت کی وجہ سے خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ سکتہ، درد شقیقہ، اور جگر و گردوں کے امراض بھی اس کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔
عورتوں میں کثرت حیض اس کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے۔

علاج: اصل سبب تلاش کریں، مریض کو زیادہ حرکت کرنے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے سے باز رکھیں، ہاضمہ کا خاص خیال رکھیں۔ اگر قبض وغیرہ ہو تو قبض کشا دوا دیں۔ گلقند قبض کے لئے بہترین ہے۔ شراب، قہوہ تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرائیں، ہمبستری سے منع کر دیں۔
قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ میں ملین مسہل اکسیر و تریاق ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔
جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان عنبری، دواء المسک وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔
مغز کدو، مغز بادام، تخم خشخاش، دھنیا ہر ایک ہم وزن۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین

بار کھلائیں ۔

جوالشافی :۔ تخم خشخاش، مغز کدو، تخم کاہو، تخم خرفہ، مغز تربوز، کشنیز، [illegible] چینی حسب ضرورت لے کر شربت بنائیں اور مندرجہ بالا ادویہ ڈال کر معجون بنالیں۔

خوراک :۔ ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام ۔

خفقان قلب کی صورت میں خمیرہ صندل یا خمیرہ گاؤزبان نصف تولہ سے ایک تولہ کھلائیں ۔

غذا :۔ صبح گلقند ۲ تولہ کھلا کر آلائچی خورد ۳ عدد، زیرہ سفید ۳ ماشہ کی چائے ۔ مربہ آملہ، مربہ گاجر بھی کھلا سکتے ہیں ۔

دوپہر :۔ مونگرے، مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ میں کوئی سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام :۔ مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر آلائچی خورد، زیرہ سفید کی چائے پلائیں

دماغ کا ہل جانا

تعارف :۔ انسانی دماغ خداوند تعالیٰ نے کھوپڑی کے اندر نہایت احتیاط سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ لیکن بعض اسباب ایسے بن جاتے ہیں جن سے دماغ متاثر ہوجاتا ہے۔ چنانچہ چوٹ یا دھکا وغیرہ لگنے سے دماغ کو جھٹکا لگ جاتا ہے اور دماغ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے ۔ چونکہ خود حرکت نہیں کرسکتا اس لئے اسی حالت خانہ میں پڑا بے چین رہتا ہے ۔ دماغ میں دوران خون خلل واقع ہوکر افعال دماغ بگڑ جاتے ہیں ۔

اسباب :۔ سر پر چوٹ لگنا یا زور کا دھکا لگنا ۔ جیسا کہ ریل گاڑی کے

یک دم بریک لگنے سے مسافروں کو دھکا لگتا ہے

علامات

اگر چوٹ یا دھکا شدید نہ لگا ہو تو علامات بھی شدید نہیں ہوتیں۔ البتہ مریض کا سر چکراتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ قوائے عقلیہ میں فرق آجاتا ہے۔ کانوں میں شور و غل کی آوازیں آتی ہیں۔ سردی لگ کر بخار ہوجاتا ہے۔

شدید قسم کے صدمہ دماغ میں مریض بالکل بے ہوش پڑا رہتا ہے جگانے سے مشکل جاگتا ہے، آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوتی ہیں جسم سرد نبض سست ہوتی ہے۔ سانس آہستہ آہستہ آتا ہے۔ بول و براز بے خطا ہوجاتے ہیں عضلات ڈھیلے ہوکر سست پڑ جاتے ہیں۔ چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں تک یہ حالت رہ کر مریض تندرست ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ دوران خون درست ہوکر جسم گرم ہونے لگتا ہے۔ نبض قوت پکڑ لیتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کو قے آجاتی ہے اور پھر ٹھیک ہوجاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں دماغ میں کوئی نہ کوئی خلل باقی رہ جاتا ہے جو زندگی بھر رہتا ہے۔

انجام

خفیف صدمہ دماغ میں مریض جلد ٹھیک ہوجاتا ہے بعض صورتوں میں دو چار روز چکر آتے ہیں پھر ٹھیک ہوجاتے ہیں شدید حالتوں میں آرام آنے کے بعد قوائے عقلیہ میں کچھ نہ کچھ نقص باقی رہ جاتا ہے مثلاً باتیں صحیح نہ کرسکنا بلکہ توتلاہٹ سے بولنا۔ یا نظر کمزور ہوجانا یا جسمانی و شہوانی جذبات میں کمی رہ جانا۔

علاج

مریض کو ہوادار کمرے میں رکھیں، گریبان اور سینہ وغیرہ کے بٹن کھول دیں۔ سر اونچا رکھیں۔ اگر جسم سرد ہو تو گرم پانی کی

بوتلیں یا استری سے سینہ و بغل میں ٹکور کرائیں۔ صندل، کافور، عرق گلاب میں گھس کر اور اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں،

دماغ کا دب جانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دماغ کا دب جانا	ضغطۃ الدماغ	COMRREASION OF THE BRAIN

تعارف:۔ یہ ایسی حالت کا نام ہے کہ جب دماغ کسی شدید چوٹ سے سر کی ہڈی یعنی کھوپڑی کے بیٹھ جانے سے دب جاتا ہے۔

اسباب دماغ کے دب جانے کا اکثر سب سے بڑا سبب سر پر شدید چوٹ آنا ہی ہے۔ لیکن بعض دفعہ سر میں استسقاء پڑ جاتا ہے جس کا دباؤ دماغ پر بھی پڑتا ہے۔ دماغ نرم نازک ہونے کی بجائے دب جاتا ہے۔ اسی طرح بعض مریضوں میں کھوپڑی کے نیچے کسی جگہ رسولی نکل آتی ہے اس کا دباؤ بھی دماغ پر بھی آتا ہے، بعض متقدمین دماغی جریان کو بھی قرار دیتے ہیں۔

علامات چونکہ دماغ قوائے عقلیہ کا سردار ہے جس طرح انسان کا جگر تیز ہونے سے اس کے ہوش و حواس ختم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح دماغ یا بھیجا کے دب جانے بھی مریض کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے، مریض نیم مردہ حالت میں پڑا رہتا ہے۔ سانس خراٹے سے آتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ان پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا،

علاج علاج سے قبل اس بات کا فیصلہ ضروری ہے۔ مریض کے سر میں چوٹ لگی ہے یا دوسرے کسی سبب سے مریض بے ہوش ہوا ہے۔ چوٹ ہوگی تو وہ سر پر ظاہر ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہوگی، چوٹ کے علاوہ جتنے بھی اسباب ہیں ان کا پتہ ایکسرے سے لگے گا۔ لہٰذا فوراً مریض کا ایکسرے کرانا چاہیے۔

رسولی یا پانی و رطوبات اس کا سبب ہونگی تو آہستہ آہستہ مریض بے ہوش ہوگا۔

اگر چوٹ ہی دماغ کے دب جانے کا سبب ہے تو فوراً مریض کو ہسپتال پہنچا دو۔ جہاں سے ایک ماہر ڈاکٹر کھوپڑی کی ہڈی کو آپریشن کے ذریعہ اوپر اٹھا دے گا جس سے دماغ پر سے دباؤ ختم ہو جائے گا۔ دباؤ ختم ہوتے ہی دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آ جائے گا اور چوبیس گھنٹوں کے اندر ہوش آ جائے گا۔

اگر استسقاء دماغ اس کا سبب ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھتے ہوئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا اور دوا کھلائیں۔ کوشش کریں کہ مریض کے گردے زیادہ سے زیادہ پیشاب کے ذریعہ فاضل رطوبات دماغ خارج کر دیں۔

اس مقصد کے لئے یہ نسخے بھی مجرب ہیں۔

ھوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، کالی مرچ، سنڈھ، قلمی شورہ، ریوند خطائی
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۲ تولہ ۵ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن تین بار کھلائیں
ہمراہ دودھ اونٹنی یا عرق مکو کاسنی۔

اگر قبض بھی ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ کھلائیں۔

ھوالشافی، سہاگہ، ست ملٹھی، سقمونیا، ریوند چھارہ ہر ایک ہم وزن،

تمام ادویہ کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک گو گولی دن میں تین بار۔ اگر شدید قبض ہو تو دو دو تین تین گولیاں بھی کھلا سکتے ہیں تاکہ مریض کو دو تین پتلے دست آجایا کریں۔

اس نسخہ کے چند دن استعمال سے دماغ میں جمع شدہ پانی یا رطوبات کم ہو جائیں گی اور دماغ پر دباؤ بھی گھٹ جائے گا اور مریض ہوش حواس میں آجائے گا۔ اگر بے ہوش نہ ہوا ہو تو وہ سر میں بوجھ کی کمی محسوس کرے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ مربہ گاجر یا گلقند۔ دوپہر: مولی ہوگڑے شلغم وغیرہ کھائیں۔

اگر دماغ کے دب جانے کا سبب رسولی ثابت ہو جائے تو بہتر ہے کہ بذریعہ آپریشن کسی ماہر ڈاکٹر سے نکلوا دیں۔

اگر ابھی مریض بے ہوش نہیں ہوا تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات کھلائیں اگر دماغ میں رسولی ہو تو یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ مرمکی، ست لوبان، کلونجی، مصبر، ہینگ، ہر ایک پانچ پانچ تولہ، پانی ½۲ سیر۔

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کو توڑ پھوڑ کر ½۲ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۳ تولہ پانی صبح ۳ تولہ، شام پلائیں۔ جس سے دو تین دست آجایا کریں گے۔ چند دنوں کے اندر ہی رسولی کم ہو کر ختم ہو جائے گی اور اس کا دباؤ ختم ہو جائے گا اور مریض سکون کرے گا۔

یادداشت:۔ قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ ہمیشہ رسولی

عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی غذا دوا سے تحلیل ہو جایا کرتی ہے۔ یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ رسولی بذات خود کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ کسی غدود کے تسکین کی وجہ سے پھول جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی رسولی حقیقت میں ایک قسم کا غدود ہے جو تسکین کی وجہ سے پھول گیا ہے۔ جونہی عضلاتی غدی غذا دوا دی جائے گی فوراً تحریک میں آکر سکڑ جائے گا۔ جس سے رسولی کا نام و نشان نہیں رہے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ فرائی انڈا، یا انڈا میں بیسن ملا کر مرچ مصالحہ ڈال کر توے پر روٹی بنا کر کھلائیں۔ اگر انڈے کو دل نہ چاہے تو بھنے چنے یا کشمش کھلائیں۔ دوپہر:۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، بچھڑے، ٹماٹر، بینگن، کریلے، چھوٹا گوشت چنے، مسری کی دال وغیرہ میں سے جسے مریض پسند کرے کھلا دیا کریں۔ شام:۔ اگر بھوک شدید لگی ہو تو دوپہر کا سالن کھلائیں ورنہ انڈا یا بھنے چنے

سبات، بے خوابی

ماہیت سبات کے معنی ہیں نیند زیادہ آنا اس کے برعکس بے خوابی نیند کا کم آنا۔ میرے خیال میں سونا یا نیند قلب و عضلات کے آرام کرنے کا نام ہے کیونکہ جب انسان جاگتا ہے تو اس کے تمام عضلات کم و بیش کام کرتے ہیں اس کے برعکس جب انسان سوتا ہے تو سوائے دل کے تمام عضلات آرام کرتے ہیں یعنی ان میں سکون ہوتا ہے۔ بلکہ اس وقت جاگنے کی نسبت دل بھی رفتار میں سست ہوتا ہے یعنی کم دھڑکتا ہے۔

ایک سوال اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کب سست ہوتا ہے اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ دل اعصابی عضلاتی تحریک سے سکون کی وجہ سے بھی کم دھڑکتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک میں تحلیل کی وجہ سے کم دھڑکتا ہے۔

نیند اعصابی تحریک یا غدی تحریک میں زیادہ آیا کرتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ وہ تحریک میں ضرور تخصیص کرے۔ تاکہ علاج میں غلطی نہ ہو۔

علامات

مریض پر اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ جاگنے سے بھی نہیں جاگتا کافی بلانے چلانے سے ذرا سا آنکھیں کھولتا ہے اور ہوں ہاں کر کے پھر سو جاتا ہے اسے بھوک پیاس کا کوئی پتہ نہیں چلتا اس کائنات میں سبات کے مریض ایسے بھی پائے گئے ہیں کہ وہ کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ اور کئی کئی سال تک سوتے رہے۔ ایک دو دن سوئے رہنا تو عام مشاہدات ہیں۔ سبات کے مریض کا دل چونکہ سست ہوتا ہے اس لئے اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اعصابی تحریک کے مریض کا قارورہ سفید پانی جیسا اور غدی تحریک کے مریض کا قارورہ زرد وسفیدی مائل ہوتا ہے۔

علاج

سبات کے مریض کی اول صحیح تحریک معلوم کریں پھر تحریک کے مطابق غذا دوا اور تدبیر عمل میں لائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ ایسے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اس لئے انہیں دوسرے جسم کے مطابق گرم کریں۔ سبات اگر اعصابی تحریک کی وجہ سے ہو تو عضلاتی غدی روغن یا محرک دوا لگا کر گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھوئیں۔

اگر نیند کا غلبہ غدی تحریک کی وجہ سے ہو اور ہاتھ پاؤں سرد ہوں تو کوئی اعصابی غدی روغن مالش کریں یا اعصابی غدی کوئی محرک دوا لگا کر نیم گرم پانی سے ہاتھ پاؤں کو دھوئیں۔
انشاء اللہ چند دنوں میں تحریک تبدیل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

بے خوابی

ماہیت مرض

بے خوابی کے معنی نیند نہ آنا ہیں۔ مریض اکثر جاگتا رہتا ہے۔

اسباب

اگر غفلت کی نیند کا سبب تسکین وضعف وعضلات ہے تو بے خوابی

کا سبب عضلات کا تحریک میں آنا ہے۔ قلب و عضلات میں تحریک کثرت چائے قہوہ نوشی۔ شراب، جریان خون، دردیں، ریاح شکم، نفخ شکم، جوش خون وغیرہ سے ہوتی ہے۔

نوٹ: حقیقی بے خوابی کا سبب تو عضلاتی تحریک ہے لیکن کسی بھی تحریک کی تیزی سے شدید تکلیف ہونے لگے تو بھی نیند اڑ جاتی ہے۔ مثلاً درد کے مریض کو جب درد کی شدت ہو تو نیند آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح غدی تحریک کے مریض کو کسی شدید تکلیف میں نیند نہیں آئے گی۔

ہذیان

سرسام کے مریض میں جب دماغ یا اس کے کسی پردہ میں ورم ہونے لگتا ہے تو اول ہذیانی کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے۔ بعض مریض بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

یاد رکھیں ہذیان بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ دماغ یا اس کے کسی پردے کے ورم سے بطور علامت ظاہر ہوتی ہے اصل مریض کی مرض کی تشخیص کر کے علاج کریں۔

احتیاطی تدابیر

ہذیان کسی بھی مرض یا تحریک کے دوران ظاہر ہو مریض کو اکیلا نہ چھوڑیں۔ مریض کو آرام یا سکون پہنچانے کی کوشش کریں۔

بہتر ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے مریض کو نیند آ جائے اگر مریض کو قبض ہو تو تحریک کے مطابق مسہل دیکر رفع کریں۔ جونہی فضلات کا دباؤ کم ہوتا ہے ہذیان رفع ہو جاتا ہے۔

مالیخولیا

(وہم۔ وسواس۔ میلن کولیا) یہ ایک یونانی لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جس کی اصل میلن کولیا ہے۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے۔

اول میلن جس کے معنی سیاہ کے ہیں دوسرے کولیا یعنی خشکی کے ہیں ایسا سیاہ مادہ جو خشک ہو گیا ہو۔ جس سے جسم میں خشکی ہو جائے

جمہور اطباء نے اس کو سیاہ صفرا یا صفرا محترق سے تعبیر کیا ہے۔ بالکل غلط ہے بلکہ یہ صرف سوداوی مادہ ہے۔ دوسرے صفرا میں جب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے تو خشکی ختم ہوجاتی ہے سودا پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرے صفرا کی زیادتی سے جنون پیدا ہوتا ہے جو مالیخولیا سے بالکل مختلف علامت ہے جس کی ابتدا بائیں طرف کے نصف سر سے شروع ہوتی ہے اور وہ غدی تحریک ہے۔

پھر ذہن نشین کرلیں۔ مالیخولیا صرف سوداوی ہوتا ہے جو بلغم کے سودا بن جانے پر اپنا عمل کرتا ہے نہ صفراوی ہوتا ہے نہ دموی ہو سکتا ہے البتہ سوروئی ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ عضلاتی پردہ کی سوزش سے ہوتا ہے اس طرح معدہ کے عضلات کی سوزش سے بھی شروع ہوجاتا ہے

علامات

مریض کے افکار و تخیلات فاسدہ و پریشان ہوجاتے ہیں۔ اکثر خاموش رہتا ہے اگر کوئی یار دوست یا ہمدرد ملے تو اس کی باتیں سننے کی بجائے اپنے دکھ درد مظلومانہ انداز میں سناتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مجھے یہ بیماری موت تک نہیں چھوڑے گی۔ نہایت مایوسی کے عالم میں کہتا ہے کہ خدارا میری مدد کرو میرا علاج کسی اچھے قابل حکیم یا ڈاکٹر سے کرا دو۔ ورنہ میں جلد مر جاؤں گا۔ اگر مریض کے وارث اسے معالج کے پاس لے جاتے ہیں۔ تو وہ بار بار اپنی شکایت بیان کرتا ہے بار بار اپنی مرض کے بارے میں پوچھتا ہے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے کہ نہیں کافی بحث و تمحیص کے بعد جب دوا لے کر گھر آتا ہے تو دوا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اول تو وہ دوا پر اعتراض کر دیتا ہے کہ یہ دوا تو میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری مرض کا پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ دوا میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری نبض کا پتہ نہیں چلا تھا اس کی دوا صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تحریک مرض مالیخولیا

مالیخولیا کے مریض کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے

جس سے سرد قسم کا تیزابی مادہ (سوداوی مادہ) خون میں بڑھ جاتا ہے غذا معدہ میں جاتے ہی ہوا و گیس میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کا دباؤ مریض کے اعصاب و دماغ پر پڑتا ہے جس سے اس کے افکار و خیالات پریشان ہو جاتے ہیں دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ بطن مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ ہوا سے تن جاتی ہے گھبراہٹ بے چینی اور خیالات پراگندہ ہونے سے مریض نیم پاگل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر اوقات مریض گھٹنوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے گناہ میری زیادتی بخش دو۔ مجھے معاف کر دو۔ میں مر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اسباب

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ مالیخولیا کا اصل سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ جو سرد خشک ماحول یا سرد خشک اغذیہ و ادویہ کی کثرت یا ترش یا تیزابی اغذیہ کے مسلسل استعمال سے ہو جاتا ہے۔ مریض کے معدہ میں ایک ایسا جاگ (وہ لسی جو دودھ کو جمانے کے لئے کام آتی ہے) تیار ہو جاتا ہے۔ جو مریض کی ہر کھائی ہوئی غذا کو ہوا میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

علاج

جب مریض آئے تو اول یہ تشخیص کریں کہ مریض میں حرارت کی کتنی کمی ہے اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی غدی تحریک کی اغذیہ و ادویہ کھلائیں تاکہ رطوبات خشک ہو کر ہوا یعنی بند ہو جائے جب ریاح نہ بنے گی تو گھبراہٹ بے چینی رک جائے گی ایسے حالات میں چنے کی روٹی۔ انڈے بھنے ہوئے گوشت کریلے۔ پکوڑے وغیرہ بے حد مفید ہوتے ہیں۔ اگر حرارت کی کمی نہ ہو تو غدی عضلاتی غدی اعصابی اغذیہ و ادویہ کھلائیں۔

نوٹ: مالیخولیا کے مریض کو زیادہ پاخانے نہیں آنے چاہییں اگر پاخانے کئی بار آتے ہوں تو کم کر دیں۔ اگر قبض ہو ہلکا ملین دے کر قبض کشائی کر دیں۔ اگر مالیخولیا شدید نہ ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں حب مقوی خاص اور حب صابر

تین بار کھلائیں۔ جیسی روٹی بھنے چنے گوشت کریلے۔ ٹماٹر، پکوڑے وغیرہ کھلا سکیں تو کھلائیں
اگر عضلاتی غدی تحریک ہوگی تو مریض شدید بے چین ہوگا۔ ایسی صورت میں غدی اعصابی
اغذیہ اور ادویہ کھلائیں۔ غدی اعصابی ملین، غدی اعصابی ہاضم کے ساتھ کھلانے سے بے حد
فائدہ کرتی ہے۔ معدہ میں خمیر کو ختم کرنے کے لئے لہسن ۲ تولہ پیاز ۵ تولہ گھی میں بھون کر
مرچ مصالحہ ڈال کر روٹی کے ساتھ کھانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ غذا میں سالن زیادہ
روٹی کم ہونی چاہیے ورنہ روٹی کا خمیر بن کر علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

نوٹ: مریض کے سر گردن اور کمر پر غدی اعصابی روغن یا دیسی گھی کی مالش کرنی
بے خوابی کے لئے بے حد مفید ہے۔

مرگی

صرع کے معنی گر پڑنا ہے اس علامت میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اعضا میں تشنج
شدت کف اور تنفس سے خرخراہٹ جاری ہوتی ہے چمکدار شے دیکھنے سے فوراً دورہ پڑ جاتا
ہے۔ جاہل لوگ اس کو جادوگری کا مرض کہتے ہیں۔

اسباب

اعصاب میں سوزش کی شدت سے رطوبات کی زیادتی ہو جانے سے اعصاب کی رو گویا رک جاتی ہے۔ اور دورہ پڑ جاتا ہے۔ پھر
جب تشنج ہوتا ہے تو ہوش ٹھکانے آجاتا ہے۔

اطبائے مرگی کی تین اقسام لکھی ہیں۔

۱۔ صرع دماغی ۲۔ صرع معدی ۳۔ صرع اطرافی

حقیقت یہ ہے کہ دورہ کے وقت مختلف مقامات میں تکلیف کے اظہار کی وجہ
سے یہ نام دیئے گئے ہیں۔ ورنہ صرع ہر سہ اقسام اعصابی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں۔ اگر مادہ سر

میں ہو تو اسے صرع دماغی اگر معدہ میں ہو تو صرع معدی کہلاتی ہے۔

علامات

مرگی اکثر بچپن میں شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کی صرع کو ام الصبیان
کہتے ہیں اس میں آتشک کے زہر کو بہت دخل ہے۔

یاد رکھیں مرگی کے مریض میں خوف اور ڈر زیادہ پایا جاتا ہے اگر مرض بچپن میں لگ کر
طویل عرصہ تک قائم رہے تو مریض کمزور اور دبلے ہو جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ بعض اعضا خصوصاً
ہاتھ و بازو و ٹانگیں سوکھ جاتی ہیں کبھی کبھی کمر بھی جھک جاتی ہے۔ دیگر دورے پڑنے اور بے ہوش
ہونے والے امراض کے ساتھ اس کا یہ فرق ہے کہ اول اس کے منہ سے جھاگ ضرور آتی ہے
دوسرے تشنج ضرور ہوتا ہے۔ اور اکثر مریض چیخ مار کر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے

تحریک: اعصابی عضلاتی
نبض: منقبض یعنی باریک اور گہری

علاج بحالت دورہ

دورہ پڑتے ہی مریض کو ہوادار جگہ میں پہنچا دیں سینہ
اور شکم کو ڈھیلا کر دیں۔ سر کو اونچا کر دیں۔ دانتوں میں
بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ تشنج کے وقت زبان دانتوں تلے آکر کٹ نہ جائے
اگر فوری طور پر کوئی عضلاتی نسوار یا قطور مل سکے تو ناک میں لگائیں تاکہ چھینکیں آکر ہوش آ
جائے۔ چاہے سرخ یا سیاہ مرچ لگانی پڑے۔

علاج وقفہ مرض

جب مرگی کا دورہ ختم ہو جائے تو اندرونی بیرونی اغذیہ ادویہ
استعمال کرائیں تاکہ سوزش اعصاب رفع ہو جائے۔

اس مقصد کے لئے عضلاتی محرک ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں قانون
مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی محرکات کے علاوہ اطریفل مقوی مرگی کے لئے بہترین
دوا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی | مصبر، حنظل، اسطوخودوس، سنبل الطیب، عود صلیب، افیون ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک | بقدر نخود بنا کر دن میں تین چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اس کی نسوار بھی دے سکتے ہیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔

اس کے علاوہ حب مقوی خاص اور حب صابر بھی مرگی کے لئے تریاقی صفت گولیاں ہیں

نوٹ: علاج کے دوران مریض کو کیفیاتی نفسیاتی اثرات سے بچائیں

نوٹ: مرگی کے علاج میں عام طور پر مریض کے اعصاب طاقتور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے لئے خمیرجات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں یہ مرگی کے مریض کے لئے سخت مضر ہے۔ یاد رکھیں ایسے مریض کے اعصاب تو کمزور ہونے کی بجائے تحریک و تیزی کی وجہ سے سوزشناک ہوتے رہتے ہیں۔

علاج کا مقصد تو اعصاب میں دورانِ خون کم کر کے ان کی سوزش کو تحلیل کرنا ہے۔ گاؤزبان، کیترو، سقمونیا، روح کیوڑہ وغیرہ سے تو اور بھی تکلیف سے اضافہ ہوگا۔

دماغ کا بوجھل ہونا۔ دماغ پھٹتا ہوا معلوم ہونا۔ دماغ جلن

مندرجہ بالا علامات دماغ میں خون کی کمی و بیشی کا نتیجہ ہیں۔

ماہیت | جب دماغ میں رطوبات و بلغم کا اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض کو سر میں بوجھ اور ہلکا درد معلوم ہوتا ہے خصوصاً سجدہ کرتے وقت بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے۔

لیکن اگر اعصابی عضلاتی تحریک سوزش ناک ہو جائے تو دوران خون کا دماغ میں

اجتماع ہو کر سر میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ سر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سر میں جلن ہونے لگتی ہے۔

علاج | اگر سر میں بوجھ معلوم ہو تو اول اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ کھلائیں تاکہ رطوبات کا دباؤ کم ہو جائے۔ اعصابی عضلاتی نسوار سنگھائیں

نوٹ: بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے دماغ میں سکون ہو کر رطوبات رک جاتی ہیں جس سے دماغ میں بوجھ اور جلن ہوتی ہے۔

اگر ایسی صورت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی محرکات کھلائیں فوراً رطوبات کا اخراج ہو کر دباؤ اور جلن ختم ہو جائے گی۔

اگر اعصابی عضلاتی تحریک سے سوزش ہو چکی ہو اور دماغ پھٹ رہا ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مجربات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق کھلائیں خیاندہ، اسطوخودوس ضرور پلائیں۔ سر پر تکمید کرائیں خصوصاً ریت گرم سے۔

اس سے پہلے اسطوخودوس والا جو نسخہ مرگی کے علاج کے لئے لکھ چکا ہوں۔ اسے پانی میں ملا کر سر پر لیپ کرائیں اور اندرونی طور پر بھی ۲، ۲ گولی ہر آدھ گھنٹہ بعد ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں انشاء اللہ فوراً دوران خون کم ہو کر سر پھٹنا رک جائے گا۔

غذا | اگر درد بار بار ہوتا ہو تو وقفہ کے وقت اندرونی طور پر دن میں تین بار کھلایا کریں عضلاتی غذاؤں میں سے مریض جو پسند کرے کھلائیں۔

دماغ میں رسولی ہونا

رسولی چاہے پیٹ میں ہو یا رحم میں یا جسم پر ہو یا دماغ میں ہر صورت کی ماہیت اور مادہ

ایک ہی ہے یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر و غدد میں سکون ہو کر رسولیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کسی بھی غدد کے سکون سے پھول جانے کو رسولیاں کہتے ہیں۔

علامات

کسی بھی مقام میں ابھار ہو جاتا ہے جیسے ٹٹولنے سے گول کی طرح گٹھلی معلوم ہوتی ہے جیسے دبانے سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ ہلانے یا ادھر اُدھر کرنے سے باآسانی حرکت کرتی ہے رسولیاں جوار کے دانے سے بیکر تربوز جتنی ہو سکتی ہیں۔ ہاں البتہ اگر رسولی ایک ہی ہو تو اس کا حجم بہت بڑھ جایا کرتا ہے ورنہ زیادہ تعداد میں رسولیاں بیری کے بیر سے بھی چھوٹی ہزاروں کی تعداد میں بھی بعض مریضوں میں پائی جاتی ہیں دماغ میں اگر رسولی ہو جائے تو اس کا دباؤ دماغ پر پڑ کر مریض کو اول مفلوج کرتا ہے یا اسے بے ہوش کر دیتا ہے اس بے ہوشی کی وجہ سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں۔

علاج

رسولی دماغ میں ہو چاہے رحم میں یا پیٹ میں اکثر خطرناک ہوتی ہے اگر عمل جراحی سے پیٹ یا رحم سے نکال دی جائے تو بہتر ہے اگر مریض کمزور ہو تو علاج کرائیں دماغی رسولی کو مت نکالیں۔ کیونکہ دماغ کا اپریشن نہایت خطرناک ہو سکتا ہے اندرونی طور پر دوا غذا عضلاتی غدری سے غدری عضلاتی کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہیں۔ البتہ مریض کو کئی ماہ کھانے پڑیں گے۔

دیگر یہ نسخہ جات بھی اس مقصد کے لئے فوری اثر ہیں۔ بڑھے ہوئے غدد جگر کے لئے بے حد مفید ہیں۔

حب صفائی

ھوالشافی رس کپور۔ دارچکنا ہر ایک چھ ماشہ بابچی گگندھک آملہ سار۔ رائی۔ سب چار چار تولہ مولی کے پانی میں کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنا لیں۔

غدری عضلاتی مسہل

ھوالشافی: جمالگوٹہ شنگرف۔ رائی
ا حصہ ۴ حصہ ۴ حصہ

گندھک آملہ سار ۴ حصے کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنا لیں۔

رسولی والے مریض کو حب صفائی اور غدری عضلاتی مسہل ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں۔ آہستہ آہستہ ہر قسم کے مسے اور رسولیاں غائب ہو جائیں گی۔

سکتہ (بے خوابی)، غشی، بے ہوشی

ماہیت سکتہ۔ غشی۔ بے ہوشی ایسی علامات ہیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اگر ان کی ماہیت بالاعضاً سمجھ لی جائے تو علاج میں ناکامی نہیں ہوگی۔

قانون مفرد اعضاً سکتہ اور غشی کو ایک ہی مرض کی علامت تصور کرتا ہے۔ صرف ان میں کمی بیشی کا فرق ہے۔

علامات فارقہ

سکتہ و غشی	بے ہوشی
۱۔ سکتہ و غشی غدی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے	۱۔ بے ہوشی اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے
۲۔ سکتہ و غشی کا مریض اچانک بے خودی میں گرتا ہے۔	۲۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ بیچ کر گرتا ہے۔
۳۔ غشی کے مریض کے دماغ کی کوئی شریان اکثر پھٹ جایا کرتی ہے۔	۳۔ بے ہوشی کے مریض کے دماغ کی شریان کبھی نہیں پھٹتی۔
۴۔ غشی کے مریض میں نروس بریک ڈاؤن کی صورت ہوا کرتی ہے۔	۴۔ چونکہ بے ہوشی کے مریض کے اعصاب تیز ہوتے ہیں اس لئے بریک کے سوال پیدا نہیں ہوتا۔
۵۔ غشی دماغ و اعصاب میں تسکین سے لاحق ہوتی ہے۔	۵۔ بے ہوشی عضلات و قلب میں تسکین سے ہوتی ہے۔
۶۔ غشی غم و غصہ سے بھی لاحق ہو جایا کرتی ہے	۶۔ بے ہوشی ندامت و خوف سے بھی ہو جایا کرتی ہے
۷۔ گرم خشک اشیاء کی شدت اعصاب میں تسکین پیدا کر کے غشی کے دورہ کا سبب بنتی ہے	۷۔ سرد و تر اشیاء و اغذیہ عضلات میں تسکین پیدا کر کے بے ہوشی کا سبب بنتی ہے۔
۸۔ سکتہ و غشی کے مریض کے منہ سے جھاگ نہیں آتی۔	۸۔ بے ہوشی کے مریض کے منہ سے اکثر جھاگ یا رال ٹپکا کرتی ہے۔
۹۔ سکتہ و غشی کے مریض کو دائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔	۹۔ بے ہوشی کے مریض کو بائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
۱۰۔ غشی کے مریض کو دورہ کی حالت میں کوئی پتہ نہیں لگتا۔	۱۰۔ بے ہوشی کا مریض بے ہوشی میں دوران کی تمام باتیں سنتا ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

علامات سکتہ و غشی و بے ہوشی کا مریض مثل مردہ کے پڑا رہتا ہے، سانس خراٹے سے لیتا ہے، سوائے قلب و حرکت تنفس کے تمام حرکات موقوف ہوتی ہیں۔ اکثر مریضوں کو دانتی لگی ہوتی ہے۔ نگلنے کی قوت تقریباً زائل ہوتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بے خبر نکل جایا کرتا ہے۔ کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ نبض نہایت کمزور و باریک اور رک رک کر چلتی ہے۔ سرد پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اور آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی۔

بول براز بے خبر نکل جاتے ہیں کبھی ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں۔ اگر ردعمل پیدا ہو جائے تو مریض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ہوش میں آجاتا ہے۔ البتہ اسے اس وقت قے آجاتی ہے۔ دل بے قاعدہ دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ مریض متوحش ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

تشخیص مرض

غشی یا بے ہوشی کا اصل سبب تلاش کریں کہ آیا دماغ پر چوٹ لگی ہے۔ یا دماغ کی کوئی شریان پھٹ گئی ہے۔ مریض بخار میں تو مبتلا نہیں۔ مریض کسی قسم کے نشہ کا عادی تو نہیں اس کا پیشاب تو بند نہیں جس سے سمیت بول (تسمیم بول) ہو کر غشی پڑ گئی ہو۔ چہرہ زرد ہے سرخ یا پھیکا اگر ظاہری طور پر کسی طریقہ سے تشخیص نہ ہو سکے تو تبخیر سے مریض کا قارورہ نکال کر دیکھیں کہ سرخ، زرد یا سفید رنگ کا ہے۔ پھر نبض سے یقینی تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔

علاج

اگر کسی نشے والی شے سے غشی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ اس کی نسوار اور روغن کی دماغ پر مالش کریں۔ اگر اختناق الرحم کی وجہ سے ہو تو اس کے اسباب دور کریں۔ اگر سمیت بول ہو تو فوراً پیشاب نکال کر تحریک کے مطابق دوا دیں۔ اگر جریان خون کی وجہ سے ہو تو خون کا نیر حاصل کر کے خون کی بوتل لگائیں۔ ریاح یا قبض ہو تو فوراً انیما کرا دیں۔ اگر چہرہ پھیکا ہو تو مریض کا سر دھڑ کی نسبت نیچا کر دیں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اندرونی طور پر تحریک کے مطابق قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق کھلائیں مقویات کی ضرورت ہو تو تحریکات کے مطابق دیں اگر مرض قبض کا مریض ہو تو زبان پر جمال گوٹہ کا تیل ۲ قطرے لگائیں پاخانے آکر ہوش آ جائے گا چہرہ سرخی مائل، نبض مشرف اور قارورہ سرخ ہوتا ہے۔

علامات

رات بھر نیند نہیں آتی بلکہ مریض آرام اور سکون کے ساتھ لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تمام رات کم و بیش بے چینی رہتی ہے سونے کی بے حد کوشش کرتا ہے لیکن نیند آنے کا نام نہیں لیتی اگر ذرا سی غنودگی آ بھی گئی چند منٹ بعد پھر پریشان خواب آکر نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اگرچہ نیند نہیں آتی پھر بھی مریض کو تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ خشکی کی زیادتی کی وجہ سے دل دھک دھک چلتا ہے۔ بعض مریضوں میں دل کی حرکات

اتنی تیز ہوتی ہیں کہ قمیص حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں نیند نہ آنے کی وجہ سے سرخ ہوتی ہیں۔ چہرہ پر تعصو تقر (ماس) آنے لگتی ہے۔

علاج

اگر کسی اعصابی یا غدی مرض کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو اس کا تدارک کریں جونہی اس کا دباؤ کم ہوگا۔ فوراً نیند آ جائے گی ایسے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر عضلاتی تحریک کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو اول خارجی موثرات کو دور کریں۔ کھانے پینے میں بے اعتدالی ہو تو درست کرا دیں اگر کوئی نشہ آور چیز کھا لی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ قہوہ۔ چائے شراب تمباکو نوشی وغیرہ سے روک دیں۔ بدہضمی و نفخ ہو تو اسے رفع کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ایام میں ہے یا آخری ایام میں اگر ابتدائی ایام میں ہو اور مریضہ شروع حمل سے سو نہ سکی ہو تو اسے چند دن مفرحات کھلائیں۔ سر اور کمر پر منیند اور روغن کی مالش کرائیں۔ حمل اگر آخری ایام میں ہو تو مریضہ کو ہر قسم کے تفکرات سے دور رکھیں۔ مٹھی چاپی کراتے رہیں۔ غذا سیال دیں مثلاً سالن شوربا کی صورت میں اس طرح ایسے پھلوں کا رس جن میں خشکی نہ ہو پلائیں مثلاً گاجر کا جوس گنے کا رس وغیرہ اندرونی طور پر قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرا سکتے ہیں ان شاء اللہ جلد با قاعدہ نیند آنے لگے گی۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو افیون ۲ رتی یا پوست خشخاش، ماشہ یا خشخاش ایک تولہ میں سے جو مل سکے پانی میں رگڑ کر پیشانی پر لیپ کریں فوراً نیند آ جائے گی۔

حذر (سن بھری)

جگر و غدد اور قلب و عضلات سے دائیں طرف یا نچلے دھڑ میں فالج ہو تو اس میں احساس بالکل مفقود ہوتا ہے ان کا علاج بھی بالترتیب اعصاب میں تحریک اور عضلاتی تحلیل ختم کر کے ہی کیا جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخے تحریک

کے مطابق استعمال کروائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں انشاء اللہ تمدد یا اعصاء فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

نوٹ: بیرونی طور پر اگر تحریک کے مطابق کسی روغن سے مالش کی جائے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

تشنج، تمدد، کزاز

کسی عضو و عضو (نسیج) کا ایک طرف یا دونوں طرف سکڑ جانا اس کی وجہ حرارت و رطوبت کا ختم ہو جاتا ہے اور سردی خشکی کا بڑھ جانا ہے کبھی ریاح کبھی سوزش اور شدت برودت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تشنج عصبی نسیج کے علاوہ عضلاتی انسجہ میں بھی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں عضلاتی انسجہ میں تشنج زہر کچلہ کے کھانے سے ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تشنج۔ تمدد اور کزاز تینوں علامات ایک ہی ہیں۔ لیکن فرق اینٹھن کا ہے۔ تشنج میں اینٹھن ایک ہی طرف ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے۔ لیکن تمدد اور کزاز میں یہ اینٹھن دونوں طرف ہوتی ہے۔ تمدد میں قدرے کم لیکن کزاز میں یہ اینٹھن اس قدر ہوتی ہے کہ مریض اگلی یا پچھلی طرف جھک جاتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹری میں ٹے ٹنس کہتے ہیں۔

علامات کزاز

شروع مرض میں مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ بعض کو پریشان خواب آتے ہیں۔ کبھی جمائیاں و انگڑائیاں آتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کھاتے وقت نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے زبان کانپنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ دورے سے تشنج ہو کر زبان کٹ جاتی ہے منہ میں لعاب دہن زیادہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے اعصاب میں کھچاؤ ہو کر آنکھیں بھینگی ہو جاتی ہیں۔ بالآخر علامات میں شدت پیدا ہو کر جبڑوں میں تشنج پیدا ہونے لگتا ہے اور دانتی لگنے لگتی ہے۔ منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے اس حالت کو ڈاکٹر لاک جا Lock Jaw کہتے ہیں جوں جوں وقت گزرتا ہے علامات میں اور بھی شدت ہونے

لگتی ہے۔ آگے پیچھے یا دائیں بائیں طرف کے اعصاب میں تشنج ہو کر جسم آگے پیچھے یا دائیں یا بائیں جھک جاتا ہے اگر پیچھے کی طرف گردن و سر میں کھچاؤ ہو تو منہ چہرہ اور گوشہ دہن کے عضلات کھنچ کر منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں اور ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسے مریض ہنس رہا ہے جب گردن پیچھے کی طرف کھینچتی ہے تو اس کا اثر چھاتی پر بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ سینہ پر شدید دباؤ سے دم گھٹتا ہے۔ بار بار شدید دوروں سے عضلات اندر یا باہر پھٹ سکتے ہیں۔ شدید عصبی سوزش سے اکثر مریضوں کو بخار ہو جاتا ہے۔ جو ۱۰۵ سے ایک سو دس درجہ تک ہوتا ہے جو مریضوں کی موت کا سبب بنتا ہے۔ بعض دفعہ مرنے کے کئی گھنٹے بعد تک بخار قائم رہتا ہے۔ شدید تکلیف اور دوروں کی وجہ سے مریض کو نیند نہیں آتی۔

شروع میں دوروں کا وقفہ زیادہ ہوتا ہے لیکن جوں جوں دیر ہوتی ہے وقفہ کم اور دوروں میں شدت ہونے لگتی ہے ایک دورہ کی اینٹھن ختم نہیں ہوتی کہ دوسرا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی احساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ روشنی کی طرح چمک، ہوا لگنے، اپنے چلنے کمرہ میں کسی فرد کے بولنے یا ہلانے سے دورہ ہونے لگتا ہے ایسی حالت دو تین دن تک رہتی بالآخر مریض دم بند ہو کر مر جاتا ہے۔

اگر مریض کم و بیش دوروں کو برداشت کرتے ہوئے بارہ چودہ دن تک گزار جائے تو اس کے بچ جانے کی امید ہوتی ہے۔ اکثر گیارہ دن کے اندر اندر تک موت واقع ہوا کرتی ہے۔

کزاز صادق و کزاز کاذب

جب معالج کے پاس دوروں اور تشنج کا مریض آئے تو اس کی نہایت غور اور احتیاط سے تشخیص کریں کہ مریض کو عام دورے پڑتے ہیں یا کزاز صادق ہے یا کاذب۔

کزاز صادق

۱۔ کزاز صادق دماغ و اعصاب کی سوزش اور تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کے مریض میں کسی نہ کسی جگہ زخم ہونا ضروری ہے۔
۳۔ کزاز صادق کسی قسم کی دوا کھانے سے نہیں ہوتا۔
۴۔ چونکہ عصبی سوزش و کھچاؤ سے ہوتا ہے اس لئے اعضاء ڈھیلے نہیں ہوتے
۵۔ کزاز صادق کے مریض کو درد انتی لگتی ہے

کزاز کاذب

۱۔ کزاز کاذب عضلات کی سوزش و تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کاذب میں کسی جگہ زخم ہونا ضروری نہیں۔
۳۔ کزاز کاذب زہر کچلہ کھانے سے ہوتا ہے۔
۴۔ چونکہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے دورہ کے بعد اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔
۵۔ زہر کچلہ سے ہونے والے کزاز میں درد انتی نہیں لگتی۔

اسباب

کزاز کی ماہیت و اسباب تمام طبیبوں نے مختلف لکھے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر جراثیم کزاز کے سرایت کرنے کے سبب مانتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض کے کسی نہ کسی جگہ زخم ہوتا ہے یا جلد چھلی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جراثیم سرایت کر کے کزاز پیدا کر دیتے ہیں۔ ایلوپیتھی تحقیقات کے مطابق اس جرثومہ کی رہائش گاہ گھوڑے کی لید ہوتی ہے۔

طب اسلامی میں اس کا سبب سرد رطوبت عصب کے ریشوں میں آ کر جم جانے کو مانتے ہیں۔ دوسرا سبب کسی عصب کو ایذا و رالم پہنچنے سے ہو سکتا ہے قانون مفرد اعضاء طب اسلامی کے اسباب مرض کو زیادہ صحیح اور حقیقت کے قریب سمجھتا ہے اور ایلوپیتھی تحقیق کو بھی طب یونانی کے اسباب کا ایک حصہ سمجھتا ہے کیونکہ قانون فطرت ہے کہ جب بھی کہیں کسی جگہ زندگی کی ابتدا ہوتی ہے وہاں رطوبت اور کسی مادہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہذا گھوڑے کی لید میں رطوبت اور کزاز کے جراثیم کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ متعفن ہو کر

جراثیم پیدا کرتا ہے جو ایک زہر کی صورت میں انسان میں کسی زخم یا جلد کے ذریعے داخل ہو کر دماغ و اعصاب کو سوزش ناک کر کے نئے نئے نقص پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ نطفے ... نشو و نما کے لئے گھوڑے کی لید سے چھونا ضروری نہیں بلکہ انسان کے زخم والی جگہ میں مخصوص رطوبات متعفن ہو کر اعصاب کو سوزش ناک کر کے بھی ملتے جلتے نقص پیدا کر سکتی ہیں چاہے ابھی ان میں جراثیم پڑے ہوں یا نہیں اعصاب کا سوزش ناک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں اکثر زخمیوں میں یہ علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے اس طرح چھوٹے نوزائیدہ بچوں کی ناف کے زخم میں متعفن ہونے سے بھی یہ علامت ہو جایا کرتی ہے اسے کزاز اطفال بھی کہتے ہیں۔

علاج

ماہیت و اسباب میں کزاز صادق و کاذب کے فرق کو کافی وضاحت سے واضح کر چکا ہوں صحیح تشخیص کر کے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

اگر واقعی کزاز کی تکلیف ہو تو فوراً یہ سمجھ لیں کہ مریض کو اعصابی عضلاتی تحریک سے اعصاب سوزش ناک ہو گئے ہیں فوراً عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ شروع کر دیں۔ اگر مریض کو نیند نہ آتی ہو تو نیند لانے کی کوشش کریں تاکہ دوروں کا وقفہ بڑھ سکے بہتر ہے غدی عضلاتی مسہل اکسیر تریاق ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ امید ہے دماغ میں تسکین ہو کر جلد نیند بھی آنے لگے اور دورے بھی رک جائیں اگر پھر بھی نیند نہ آئے تو ساتھ کوئی منوم دوا شروع کرا دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ منوم دوا بھی غدی اثرات کی حامل ہو۔

جریان خون دماغی

خون کے اخراج اور بند ہونے کا قانون کئی بار لکھ چکا ہوں کہ جس مقام پر رطوبات کا بہاؤ رک جائے تو وہاں سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اگر وہاں دوبارہ رطوبات

کا سہاگہ جاری کر دیا جائے تو خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے

دماغی جریان خون کی ماہیت بھی یہی ہے۔ دماغ میں بھی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی سے شریانوں میں زخم ہو جاتے ہیں یا وہ پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون شروع ہو جاتا ہے

جریان خون کی صورتیں

جریان خون کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ جریان خون اندرونی - ۲ - جریان خون بیرونی۔

جریان خون اندرونی کے اسباب

جریان خون اندرونی میں خون ناک، منہ، معدہ، رحم، پاخانہ، پیشاب، کان اور آنکھوں وغیرہ سے خود بخود آیا کرتا ہے۔ یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ خون جب بھی آئے گا۔ تو اندرونی یا بیرونی کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے آئے گا جسم کے کسی بیرونی حصے پر چوٹ لگ جائے یا کسی تیز دھار آلہ سے کوئی شریان یا ورید زخمی ہو جائے تو خون آنے لگتا ہے (جس کے بند کرنے کے مقام کے لحاظ سے کئی طریقے ہیں) لیکن یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ جب جسم کے اندرونی حصے سے خون آئے گا تو اندرونی اعضا سے بھی خون کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے ہی آئے گا۔

یاد رکھیں اندرونی اعضا کی شریانوں یا وریدوں کے زخمی ہونے کے سبب خشکی کی زیادتی اور سودا و تیزابیت کی کثرت ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی تحریک اس قدر زوروں پر ہوتی ہے کہ شریانیں یا وریدیں پھٹ جاتی ہیں اور جریان خون شروع ہو جاتا ہے

تپ دق و سل کے مریضوں کو اکثر خونی قے آیا کرتی ہے۔ خون تھوکنا تو عام طور پر جاری رہتا ہے بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے خون اس قدر بہنا ہو جاتا ہے کہ اگر ایک دفعہ شروع ہو جائے تو کئی کئی دن تک بند ہونے کا نام نہیں لیتا۔

اکثر ایسے مریض تلف ہو جاتے ہیں۔ ایسا مریض ہمارے شہر میں بھی اس کا آج تک نتیجہ نہیں

نہیں کرایا گیا۔ بیچارہ کاشتکار تھا۔ کاشتکاری چھوڑ کر دودھ بیچنے کا کاروبار کرنے لگا ہے۔

میں نے ایک نوجوان لڑکی ساہوقی آباد میں دیکھی ہے اسے کئی ماہ سے آنکھوں سے خون جاری تھا۔ آنکھوں پپوٹوں پر شدید خارش کرتی تھی تب خون نکلنے لگتا ہے حتیٰ کہ اب بیچاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر صاحب فراش تھی ڈر کے مارے آنکھیں کھولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

نوٹ: سانپ کاٹنے سے جو جریان خون ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے ایسے مریض زیادہ تر گوشت خور ہوتے ہیں۔ انڈے پکوڑے۔ ٹماٹر چنے کریلے۔ بینگن اور اچار جیسی ترش چیزیں کھانے سے خشکی و تیزابیت بڑھ کر جریان خون ہو جایا کرتا ہے۔

جریان خون بیرونی

جریان خون بیرونی اکثر چوٹ لگنے تیز دھار آلات سے زخم ہونے سے ہوا کرتا ہے۔

ایک اہم نقطہ

ہمارے جسم میں دو قسم کا دوران خون جاری ہے اول شریانی دوران خون۔ دوم۔ وریدی دوران خون۔ عضلاتی غدی تحریک سے ہمیشہ شریانی خون جاری ہوا کرتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک سے وریدی خون آیا کرتا ہے۔

ضرب یا چوٹ لگنے یا تیز دھار آلے سے اگر شریان کٹ جائے تو شریانی خون آئے گا۔

اگر کوئی ورید کٹ جائے تو وریدی جریان خون ہوگا۔

علاج اندرونی جریان خون

اگر اندرونی طور پر جریان خون جاری ہو تو فوراً اسے روکنا نہیں چاہیے خاص کر اگر شدید بخار یا شدید درد سر میں ناک سے خون آئے تو کچھ خون بہنے دینا چاہیے اول تو دو منٹ میں خود بخود بند ہو جائے گا اگر بار بار آنے لگے تو بند کرنے کی تدابیر کریں۔

ہر قسم کی خشک اور ترش اغذیہ بند کر دیں مریض کو مرطوب ماحول میں لے جائیں۔

غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ اور دیر کھلانی شروع کر دیں دوبارہ خون نہیں آئے گا۔

قانون مفرد اعضا کا اعصابی غدی تریاق ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا ہے

نوٹ: یاد رکھیں ہر حیاتی عضو کا مشینی تحریک سے اس کی اپنی خلط خارج ہوا کرتی ہے اگر اس کی کیمیائی تحریک شروع کر دی جائے تو وہ اپنی خلط کو روک لیتا ہے اسی اصول پر جریان روکنے کے لئے عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ کھلا کر وقتی طور پر ہر قسم کا اخراج خون روکا جا سکتا ہے۔ ان میں دم الاخوین۔ گیرو۔ پھٹکڑی۔ انجبار۔ پوست انار وغیرہ مفید ہیں۔

بیرونی جریان خون | شریانی خون چمکیلا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ شریان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا ہے۔ لیکن دل کی حرکات کے مطابق اس کی دھار میں جھٹکا سا معلوم ہوتا ہے۔ شریان کے اس سرے سے خون کی دھار نکلتی ہے جو دل کی طرف ہوتا ہے کیونکہ یہ دل کی طرف سے آتا ہے۔

شریانی خون روکنے کے طریقے | شریانی جریان خون روکنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

وضع قیام | اس سے مراد یہ ہے کہ عضو مجروح کو اس وضع سے رکھا جائے کہ اس کی طرف دوران خون کم ہو یا بالکل نہ ہو اس غرض کے لئے زخمی عضو کو اونچا رکھا جائے کیونکہ خون کو اونچی طرف جانا مشکل ہوتا ہے پس اگر بازو سے خون جاری ہو تو اس کو کسی چیز کا سہارا دیکر اونچا کر دینا چاہیے اگر ٹانگ زخمی ہو تو مریض کو لٹا کر اس کی ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دینا چاہیے۔ یہ طریق چھوٹی شریانوں کے جریان خون میں مفید ہے۔

سرد پانی کا استعمال | نہایت سرد پانی یا برف لگانے سے بھی عروق کے سرے سکڑ جاتے ہیں اور جریان خون رک جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی باریک شریانوں کے جریان خون کے لئے مفید ہے۔ بڑی شریانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

داغ | یہ عمل دو طریق سے کیا جاتا ہے۔ یا تو (کاسٹک) سلور نائٹریٹ کے ذریعہ

شریان کا سرا جلا دیا جاتا ہے جس سے اس کا منہ تنگ ہو کر جریان خون رک جاتا ہے یا لوہے کے اوزاروں سے جو اس غرض کے لئے مختلف قسم کے چھوٹے بڑے بنے ہوتے ہیں گرم کر کے شریان کے سرے پر رکھ کر جلا دیتے ہیں یہ طریقہ مفید تو ہے لیکن اس سے مریض کو تکلیف بہت ہوتی ہے۔

ڈورے سے شریان کا باندھ دینا | اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اس کا خون روکنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زخم کو صاف کر کے شریان کا سرا کسی باریک چمٹی یا موچنے سے کسی مددگار کو پکڑا رکھیں اور خود ریشمی دھاگہ سے شریان کو کس کر باندھ دیں تو فوراً جریان خون رک جائے گا۔

ادویہ کا استعمال | بیرونی تدابیر کے علاوہ اندرونی طور پر بھی ادویہ کھلائیں تا کہ خون کا اخراج بند ہو۔

اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی یا اعصابی ادویہ کا استعمال کرائیں فوراً خون کا اخراج رک جائے گا۔

اعصابی عضلاتی ادویہ یہ ہیں | کہربا شمعی۔ صندل سفید۔ گلِ سرخ۔ شورہ ہم وزن لے کر باریک کر کے دو۔ دو ماشہ ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں۔

عضلاتی اعصابی ادویہ یہ ہیں | کندر۔ دم الاخوین۔ پھٹکری۔ افیون ہم وزن لیکر نصف ماشہ سے ایک ماشہ گھنٹہ گھنٹہ بعد کھلائیں جب نیند آنے لگے تو بند کر دیں۔

شریان پر دباؤ پڑنا | یہ طریقہ تمام طریقوں سے بہتر اور آسان ہے۔ شریان پر چار طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

۱۔ انگلیوں اور انگوٹھوں سے ۲۔ گدی اور پٹی سے

۳- جوڑوں کے بزور موڑنے سے ۴- تپے سے۔

ورم دماغ

(اعصابی عضلاتی)

اردو نام ورم دماغ سرد طبی نام سرسام بلغمی لیثرغس

انگریزی نام CEREBRITIS

ماہیت ورم یہ ورم دماغی اور اعصابی ہوتا ہے جس کو طب میں سرسام بلغمی (لیثرغس) اور انگریزی میں سیریبرائٹس کہا جاتا ہے یاد رکھیں کہ اس کا اثر دماغ کے کسی پردے پر نہیں ہوتا اگر ہو جائے تو یہ ورم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ جب بھی اس کا اثر کسی پردے پر ہوگا۔ تو صرف عضلاتی پردے (حجاب) پر ہوگا۔ غشا پر بالکل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بلغم میں سردی کی شدت ہوتی ہے۔ تو وہ خشک ہو کر سوداوی صورت اختیار کر لیتی ہے اور عضلات کو تحریک دے دیتی ہے۔

یاد رکھیں پردہ غشا جگر اور صفرا کے تحت ہے۔ اس کو تحریک عضلاتی تحریک کے بعد ہوتی ہے کیونکہ انتہائی خشکی حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے یہ سب حکما کے حقائق ہیں۔ جن پر جدید سائنس کا اتفاق ہے

حقیقت مرض قانون مفرد اعضا کے تحت ہم اس ورم کو اعصابی کہتے ہیں۔ جس کا اثر عضلات کی طرف جاتا ہے اس لئے اس کا نام اعصابی عضلاتی ہے یعنی مشینی طور پر اعصاب میں تحریک ہے اور کیمیائی طور پر خون میں خشکی سردی بڑھ رہی ہے۔

درد و ورم چونکہ خالص دماغ کا ورم ہے اس لئے اس کا اثر نصف دائیں سر

ہے کہ نصف دائیں گردن و شانہ تک جاتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔
اگر دماغ کی بجائے دائیں طرف گردن سے شانہ تک کسی مقام پر ورم ہو جائے تو وہاں کے اعصاب کا یہ حقیقی ورم ہوگا مگر دماغ کا غیر حقیقی ورم ہوگا اسی طرح بائیں طرف گردے سے لیکر پاؤں تک جس میں بائیں طرف کی آنتیں و شانہ اور عضو مخصوص و خصیہ شریک ہیں اس میں گردہ شریک نہیں ہے۔ البتہ اس میں جگر گردوں کا تعلق قائم رہتا ہے یہ وہ حقائق ہیں جن کا فرنگی طب کو بھی علم نہیں ہے۔

اسباب ہر ورم کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں اول بادیہ دوم سابقہ۔

اسباب بادیہ (ظاہری اسباب) ان میں کیفیاتی نفسیاتی اثرات شامل ہیں کیفیاتی اثرات میں موسم یا ماحول کا تر سرد ہونا اس ورم کا سبب ہوتا ہے جسم میں خون و رطوبات کی کثرت کا دباؤ دماغ پر ہوتا ہے جس سے ورم دماغ قائم ہو جاتا ہے نفسیاتی اثرات میں ندامت و خوف کے جذبات کی شدت ورم دماغ کا سبب بنتی ہیں۔

اسباب سابقہ (اندرونی اسباب) اندرونی اسباب میں تیز بخار بلغمی بخار و استسقا لحمی، چیچک، محرقہ دماغی۔ وجع المفاصل۔ زہر آتشک و سوزش اعصاب مسکرات و منشیات مثلاً افیون بھنگ اور دھتورہ وغیرہ عورتوں میں سیلان الرحم اور بندش حیض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علامات چونکہ یہ ورم خالص اعصابی ہوتا ہے اس لئے اس میں بلغم کی شدت ہوتی ہے کچا بلغم جس سے بخار ہوگا۔ وہ بھی اعصابی ہوگا جس مرض سے ہوگا وہ بھی اعصابی ہوگا۔ اسی طرح جن زہروں سے ہوگا وہ بھی اعصاب میں سوزش کرنے والے ہوں گے جیسا کہ اسباب کے تحت لکھا گیا ہے بلغم کے ساتھ اسی بخار و مرض اور زہر کی علامات پائی جائیں گی۔

ابتدائی علامات میں سر کا بوجھل ہونا۔ طبیعت کا سست ہونا۔ اور بے چینی ہونا پھر
درد سر اور دوران کا پیدا ہونا۔ سردی کی شدت کا احساس۔ ساتھ ہی بدن میں کھچاؤ اور
تناؤ کے تشنج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بخار کی شدت اور پیاس کی زیادتی۔ رفتہ رفتہ دماغ
میں خلل پیدا ہو کر مریض ہذیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آنکھیں سرخ پانی سے بھری ہوئی۔
ناک بہتی ہے مریض بالعموم ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے بعض اوقات چارپائی سے اٹھ کر بھاگنے
کی کوشش کرتا ہے۔ گالی بکتا ہے بستر اور کپڑوں کو نوچنے دیوار پر کسی چیز کو تلاش کرنے اور
ہوا میں سے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے آخر کار بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔
ابتدا میں قبض ہوتا ہے عضلات تشنج تنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن آخر میں بقرب
موت عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں نیم کشادہ ہوتی ہیں جلد سرد چپچپی ہوتی ہے
چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں
سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے آخر کار مریض اسی بے ہوشی میں انتقال کر جاتا ہے۔ جب
دماغ و اعصاب میں ورم ہونے لگتا ہے تو ابتدا میں منہ سے پانی آنے لگتا ہے جی متلاتا۔
ابکائیاں آتی ہیں کبھی قے بھی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں ہلکا درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے
قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ نبض منقبض اور سست چلتی ہے۔

انجام

چونکہ یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہے اور خالص دماغی ورم ہے اس لئے
زیادہ خطرناک ہوتا ہے چونکہ اکثر اطباء و حکماء اور ڈاکٹر تشخیص میں غلطی کر جاتے
ہیں اس لئے مریض اکثر دوسرے تیسرے دن چوتھے روز مر جاتا ہے لیکن گھبرانا نہیں چاہیے
اگر معالج ذرا کوشش سے کام لیکر اس ورم کی تشخیص کرے تو علاج کے ساتھ ہی فوراً آرام آنا
شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کسی مرض میں نقصان یا موت اسی وقت واقع ہوتی ہے جب
تشخیص غلط ہو اور علاج و ادویات صحیح نہ ہوں۔ یہ ناممکن ہے کہ صحیح تشخیص اور علاج پر [illegible]

آرام ہو دیں۔ یہ ان کے قانون کے خلاف ہے۔

تاکید

جو علامات اوپر لکھی گئی ہیں۔ یہ سرسام طبعی کی ہیں۔ جو اعصابی عضلاتی ہیں۔
ان کو خوب یاد کر لیں ہر اعصابی عضلاتی مرض کی علامات کم و بیش اور شدید یہ
حیثیت ان سے ملتی ہوں گی اور ہمیشہ کام دیں گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اکثر طبی و ڈاکٹری
کتب میں مختلف اقسام کے اورام نے سر کی علامات کو آپس میں غلط ملط کر دیا اور ہر شخص
ان کو باہم تمیز نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ہومیوپیتھی ادویات کو استعمال کرنے والے ان علامات
سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اصولِ علاج

کسی مرض کی دوا جاننے سے اہم بات یہ ہے کہ اس مرض کے اصول
علاج کا علم ہونا چاہیے کیونکہ کسی مرض کے علاج میں اگر مقررہ علاج
و ادویات اور تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو معالج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے اصول
علاج جاننا ضروری ہے۔ علاج کے دوران معالج کو یقین ہونا چاہیے کہ جو علاج وہ کر رہا ہے
وہ اس مرض کے لئے صحیح ہے یا غلط اگر اس مرض کے اصول علاج کے تحت علاج کرنے سے ناکامی
ہو تو فوراً ضرورت کے مطابق تجدید و ترتیب قائم کر سکتا ہے۔

اصولِ علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔

اول اصول علاج عمومی ۔ دوم اصول علاج خصوصی

اصول علاج عمومی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصول جو ہر مرض میں مدنظر رکھنا ضروری ہو۔ اس
کی تین صورتیں ہیں

۱۔ ازالۂ سبب ۲۔ سکون مریض ۳۔ اعتدال دوران خون

ازالۂ سبب

اس سے مراد یہ ہے کہ مرض کی صورت میں جو سبب ظاہر
یا سبب واصل ظاہر ہیں مثلاً اسباب بادیہ میں کیفیاتی و
نفسیاتی اثرات جن میں ضربہ و سقطہ اور نشہ، بجلی یا اور کسی شے سے جل جانا اسی طرح اسباب

سابقہ میں بخار۔

دیگر حصہ جسم کے امراض خصوصاً سوزش و اورام اور منشیات کا استعمال تیز ہوا، زہریلی گیس اور کسی خاص خلط کا بڑھ جانا۔

سکون مریض

اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کو ظاہری طور پر اطمینان دلائیں کہ اس کی بے چینی رفع ہو جائے۔ مثلاً مریض میں گرمی کی شدت کا احساس ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اگر جسم میں کسی جگہ میں درد ہو تو اس کو فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر کسی قسم کا بوجھ تکلیف کا سبب ہو تو اندرونی یا بیرونی طور پر اس کا ازالہ جیسے بھی ممکن ہو کریں اگر پیاس کی شدت ہو تو ضرورت کے مطابق مناسب مشروب دیا جائے۔ کمرہ سکون بخش ہو تیماردار ہنس مکھ اور خوش خلق ہونا چاہیے جو انتہائی ہمدردی سے پیش آتا ہو۔

اعتدال دورانِ خون

اس کا مقصد یہ ہے کہ جسم میں جو حصہ گرم یا سرد ہو اس کو فوراً اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ چاہے اس کی وجہ خون کی زیادتی ہو چاہے کمی۔

غذا مریض انتحریک اور تسکین والے عضو کے مزاج کی ہو تاکہ جلد کمی پوری ہو کر خون میں اعتدال کیا جائے۔ اگر کسی مقام پر مالش یا ٹکور کرنا مشکل ہو تو وہاں سینگی یا گلاس لگائیں۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو کوئی محرش دوا لگا کر خون کی کمی پوری کریں۔

خون کے شدید دباؤ کے مقام پر پچھ لگا کر خون نکال دیں یا جونک لگائیں یا سینگی یا حقنہ کر کے خون کا دباؤ کم کر کے اعتدال کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اصول علاج خصوصی

سرسام بارد کے اصول علاج میں ان تین صورتوں (اعصابی عضلاتی) کو مدنظر رکھیں۔

ا۔ مریض کو سردی سے محفوظ کریں۔

۲۔ بلغم و رطوبات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔

۳۔ قلب کو طاقت دیں۔

تاکید سرسام میں عام طور پر جو علاج کئے جاتے ہیں ان میں محلل اورام ادویات کی بجائے امالہ (مرض کا رخ بدلنا) پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے زیادہ تر مسہل استعمال کیا جاتا ہے تاکہ دورانِ خون سر کی طرف سے کم ہو کر امعا کی طرف ہو جائے لیکن مسہلات میں اس امر کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ وہ کس قسم کے ہونے چاہئیں۔

کوئی سا تیز مسہل دے دیا جاتا ہے یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر مسہلات اعصاب دماغ میں تحریک دینے والے اور بلغم و رطوبات کو زیادہ کر کے رقیق اسہال لانے والے ہوں گے۔

یاد رکھیں مسہلات ایسے ہونے چاہئیں جو جسم میں اول خشکی سردی (عضلاتی اعصابی) اور بعد میں خشکی گرمی (عضلاتی غدی) پیدا کریں اس طرح مریض فوراً خطرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

تاکید سرسام بارد کی شدت سے کبھی اسہال خود بخود شروع ہو جاتے ہیں ان سے تسلی حاصل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اسہال بلغم و رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے آتے ہیں انہیں فوراً روکنا چاہیے۔ البتہ (مقوی قلب) (عضلاتی اعصابی) ملین یا مسہل دیں تاکہ نہ صرف پاخانہ آئے بلکہ دل و عضلات میں تحریک تقویت بھی ہو ایسے ملینات / مسہلات عضلاتی اعصابی سے اور عضلاتی غدی تک محدود ہوں۔

سرسام کا علاج

سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کا اصل علاج یہ ہے کہ دماغ اور اعصاب کی طرف سے دوران خون کو دل اور عضلات (کی طرف کھینچیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک دیں اس طرح جو خون دماغ و اعصاب

میں آچکا ہے وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

چونکہ ایسے مریض میں گھبراہٹ کے ساتھ پیاس بھی ہوتی ہے اس لئے آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا شربت آلو بخارا یا زلال املی آلو بخارا دیں روغن گل اور سرکہ میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں۔

دوا کے طور پر عضلاتی اعصابی محرک یا محرک شدید دیں اگر قبض ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا مسہل دیں کہ پانچ سات اسہال ہو جائیں جب مریض کو آرام کی صورت پیدا ہو۔ اس کے ہوش درست ہو جائیں بلغم اور رطوبات خشک ہو جائیں اس کے بعد عضلاتی اعصابی مقوی استعمال کرائیں ان سے جلد طاقت بحال ہوگی۔

تاکید

سرسام کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ جب مریض کو گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے تو خمیرہ جات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ یہ مفرح قلب ادویہ اور اشیاء ہمیشہ اعصابی ہوتی ہیں جن سے اعصاب میں تحریک ہو کر بلغم اور رطوبات میں زیادتی ہو جاتی ہے اسی طرح کاہو کاسنی، خرفہ، بہیدانہ اور کدو وغیرہ کا استعمال کرنا مفید ہونے کی بجائے یقیناً مضر ثابت ہوتے ہیں اسی طرح شربت اور عرقیات سے پرہیز کریں جیسے صندل، نیلوفر، بید مشک گلاب اور روح کیوڑہ وغیرہ سے دور رہیں۔

سرسام سوداوی

سرسام سوداوی (عضلاتی اعصابی) سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) سے جدا مرض ہے لیکن یاد رکھیں۔ سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کے غلط علاج سے یا علاج نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

سودا کے متعلق غلط فہمی

سودا کا مزاج انتہائی سرد خشک تسلیم کیا گیا ہے جس کا قوام گاڑھا لیسدار مائل بہ خشکی رنگ سفید یا سیاہی مائل اور ذائقہ کبھی پھیکا بہ ترش ہوتا ہے کبھی مکمل ترش ہوتا ہے جوں جوں اس میں شدت

بڑھ جاتی ہے۔ سیاہی ترشی اور خشکی بڑھتی ہے یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بلغم و صفرا اور خون جب جل جاتے ہیں تو سودا میں تبدیل ہو جاتے ہیں
یہ تو سمجھ آتا ہے کہ بلغم (رطوبت) جب انتہائی سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے تو وہ گاڑھی لیسدار اور اس میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے حرارت کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی خشک اغذیہ اور ادویہ اور زہروں کو گرم خشک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سارے اوصاف عضلاتی تحریک کے ہیں لیکن یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ صفرا اور خون جو گرم ہیں جل جانے کے بعد سودا بن جاتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سودا کا علاج انتہائی گرم ادویہ اغذیہ اور زہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سودا کا علاج سرد اغذیہ و ادویہ اور اشیاء سے نہ صرف مشکل ہے بالکل ناممکن ہے اگر صفرا و خون کے جل جانے کے بعد سودا پیدا ہوتا ہے تو یہ بات بعید از عقل و حقیقت اور تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہیں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جب ہم چاہیں سودا کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں۔

"قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی تحریک کو جو سودا پیدا کرتی ہے۔ غدی تحریک سے جو صفرا پیدا کرتی ہے فوراً ختم کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے اور صفرا کے بعد خون پیدا ہوتا ہے۔ اور جب خون کی حرارت ختم ہو جاتی ہے تو بلغم (رطوبت) بن جاتی ہے اس کے برعکس ناممکن ہے۔

تاکید

جب بلغم خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہوتا ہے تو عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے اور اعصابی تحریک ختم ہو جاتی ہے۔ عضلاتی تحریک کا علاج یہ ہے۔ غدی، (جگر) کی تحریک پیدا کر دی جائے اس سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔

سرسام سوداوی کا علاج

سرسام سوداوی کے علاج کے لئے اول یہ دیکھنا ہے کہ عضلاتی تحریک کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے یعنی عضلاتی اعصابی ہے تو پہلے اس کا تعلق جگر کے ساتھ کر دیں یعنی عضلاتی غدی تحریک پیدا

کر دیں۔

اُمید ہے یہیں مرض ختم ہو جائے گا اس مقصد کے لیے عضلاتی غدی ملین یا مسہل دیں۔ یاد رکھیں شدید اور خطرناک امراض میں ابتدا سے ہی ملینات اور مسہلات ضروری ہیں کیونکہ وقت کم ہوتا ہے اور جان کا خطرہ سامنے ہوتا ہے۔ البتہ جب اجابتوں میں شدت ہو اور کمزوری کا خطرہ ہو تو شدید یا محرک استعمال کر سکتے ہیں۔ ساتھ تحریک کے مطابق کوئی مقوی ضرور دیں اگر عضلاتی غدی کے بعد جسم میں سودا کا دور باقی ہو اور حرارت کم ہو تو غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق دیں فوراً سرسام سوداوی (عضلاتی تحریک) ختم ہو جائے گا اور مریض تندرست ہو جائے گا چند روز تک غدی عضلاتی مقویات کھلا دیں تاکہ کمزوری رفع ہو جائے۔

نوٹ: غذا تحریک کے مطابق شدید بھوک پر دیں۔ روٹی کے بجائے شوربا یا یخنی دیں گرم پانی دیں۔

ماہیت ورم دماغ حار یہ ورم بھی خالص دماغی اور اعصابی نہیں ہے بلکہ اس غدی پردے کا ورم ہے جسے غشا کہتے ہیں۔ یہ پردہ نسیج غدی (اپیتھیلیل ٹشوز) کا بنا ہوا ہے۔ اسی نسیج سے جگر بنا ہوا ہے چونکہ جگر کی تیزی سے صفرا بنتا ہے اسی لئے یہ ورم دماغ صفراوی ہوتا ہے جس کا طبی نام قرانیطس خالص ہے دماغ کی غشا میں جب سوزش پیدا ہوتی ہے تو ورم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سوزش بھی عموماً صفرا کی زیادتی سے ہوتی ہے

اطبا کی غلط فہمی اطبا نے ورم دماغ حار کو دو قسم کا بیان کیا ہے۔ ایک ورم دماغ صفراوی جس کو صرف قرانیطس خالص لکھا ہے۔ دوسرے ورم دماغ دموی جس کو صرف قرانیطس لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ورم دماغ دموی نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو دماغ میں کوئی ایسا پردہ نہیں ہے جس کا تعلق صرف خون

سے ہو۔ جیسے حجاب (عضلاتی پردہ) اور غشا (غدی پردہ) ہیں دوسرے خون کا کسی ایک حیاتی عضو کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا جسم کے اندر دموی ورم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فرنگی طب کی غلط فہمی فرنگی طب نے بہت غلطی کی ہے۔ اس نے حجاب (مسکولر ٹشوز) اور غشا (اپیتھیلیل ٹشوز) کو اکٹھا ایک ہی ورم لکھا ہے بلکہ اس میں ورم جوہر دماغ اور اعصاب (نروز ٹشوز) کو بھی شریک کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دو نسیج (ٹشوز) میں بھی کوئی ایک مرض نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں اگر کسی دوسرے نسیج (ٹشوز) سے تعلق ہوتا ہے تو وہ اس کا مقام صحت ہوتا ہے۔ طبیعت دوسرے نسیج میں صحت کی خاطر رجوع کر رہی ہوتی ہے۔ اگر معالج اس حقیقت سے واقف ہو جائے تو وہ ہر مرض کا شرطیہ علاج کر سکتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ ورم جوہر دماغ و اعصاب ورم دماغ سرد تر ہے۔ جس کو سرسام بلغمی (لیثرغس) کہتے ہیں اور ورم حجاب دماغ در اصل ورم دماغ خشک سرد ہے جس کو سرسام سوداوی (لیشرغس) کہتے ہیں۔ اور ورم غشا دماغ اصل میں ورم دماغ حار ہے۔ جس کو سرسام حار (قرانیطس) کہتے ہیں۔ یہ خالص صفراوی ورم ہے۔

حقیقت مرض قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ ورم غدی ہے۔ جس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے۔ یعنی جگر کی مشینی تحریک (غدی اعصابی) ہے جو ورم غشا دماغ کا سبب بنتی ہے۔ جسم میں خون حرارت و صفرا کا دباؤ ہے۔ طبیعت حرارت و صفرا کے اخراج کی کوشش کر رہی ہے۔

جونہی حرارت و صفرا کا اخراج ہو کر رطوبت کا اثر بڑھا فوراً دورانِ خون اعصاب کی طرف چل کر جائے گا۔ جس سے ایک طرف ورم غشا مخاطی دماغ تحلیل ہو جائے گا۔ دوسری طرف دماغ میں تحریک پیدا ہو کر قلب و عضلات پر رطوبت کی بارش شروع ہو جائے گی۔ اور مریض سکھ کا سانس لے گا۔

مقام ورم اور اثر چونکہ یہ ورم نسیج غدی (غشائے دماغ) میں ہوتا ہے اور شدت میں دائیں طرف بھی پھیل سکتا ہے۔ اس کا مقام نصف بائیں سر سے شروع ہو کر نصف گردن و شانہ تک ہوتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔ اگر اس سارے مقام پر کہیں بھی غشا مخاطی میں ورم ہوگا۔ وہ غدی اعصابی ہوگا۔ جو دماغ کی غشا مخاطی میں بھی ورم کر دے گا۔

نوٹ دماغ سے ورم جس قدر دور ہوگا اسی قدر شدت کم ہوگی۔ البتہ اگر ان مقامات میں درد و بوجھ ہوگا۔ لیکن ورم نہ ہو تو تحریک غدی عضلاتی ہوگی۔

ایک سوال یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دماغی ورم ہونے یا نہ ہونے کا پتہ کیسے لگے گا۔ سو جاننا چاہیے کہ ورم میں خون کا اجتماع ضروری ہے۔ جس کی آسان پہچان یہ ہے کہ مقام ورم پر دباؤ پڑنے سے درد زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جبکہ بغیر ورم میں دباؤ سے درد کم ہوا کرتی ہے۔

اسباب بدیہ اسباب میں جو دو صورتیں شامل ہیں۔

اوّل :- نفسیاتی اثرات۔

دوم :- کیفیاتی اثرات۔

نفسیاتی اثرات میں غصہ و غم اس ورم کے خاص اسباب ہیں اور کیفیاتی اثرات ہیں۔ موسمی اثرات خصوصاً گرمی خشکی کا موسم یا شروع برسات کا موسم اس کے اسباب ہیں۔ سابقہ اسباب میں صفراوی بخار، حرقہ اعصابی، نقرس سوزش و درد جگر، کثرت شراب خوری، عورتوں میں عشرت الطمث اور سوزش خصیۃ الرحم شامل ہیں۔ اس مرض میں مادہ صفراوی کی کثرت اور صفراوی امراض کا پایا جانا ضروری ہے۔

چونکہ یہ ورم غشا دماغی ہے۔ جس کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس میں صفرا کی زیادتی ضروری ہوگی۔ جن امراض میں یہ ورم ہوگا ان کا صفراوی اور کبدی ہونا ضروری ہے۔ جن ادویہ اغذیہ زہروں اور زہریلے جانوروں کی زہر جسم داخل ہونے سے ہوگا وہ سب جگر و غدد اور غشا مخاطی میں سوزش و صفرا پیدا کرنے والے ہوں گے۔

علامات ابتدائی علامات میں صفرا سے جسم میں تیزی گھبراہٹ سر میں بھاری اور درد، آنکھیں سُرخ، کبھی سوزش، نزلہ، گلے میں سوزش، جسم میں سردی لگ کر بخار کا چڑھ جانا۔ دورانِ خون کا تیز ہونا۔ کبھی تشنج ہونا، پیاس میں شدت ہونا۔ رفتہ رفتہ ہوش و حواس میں خرابی پیدا ہو کر مریض شدید بے چینی اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔ مریض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے نہیں لیٹتا اور چارپائی سے اٹھتا بیٹھتا ہے اور اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں میں تشنجے ہوتے ہیں۔ بعض میں شدید خونی پیچش ہو جاتی ہے۔ جسم آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ سانس میں تیزی آخر میں کچھ ہوش آتا ہے اور پھر جلد انتقال کر جاتا ہے۔ لیکن مر جانے کے بعد بھی کافی دیر تک

اس کا جسم گرم رہتا ہے۔

ابتدا میں منہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے بار بار ابکائیاں آتی ہیں۔ جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ قارورہ بھی زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ نبض قدرے گہری باریک شدت مرض میں سست ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا علامات غدی تحریک و حرارت و صفرا کی ہیں۔ ان کو یاد کر لیں۔

سرسام غیر حقیقی

اُردو نام	طبی	فرنگی نام
چھوٹا ورم دماغ	سرسام مجازی	ڈی لیٹریم

سرسام غیر حقیقی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ حقیقی ورم دماغ نہیں ہے۔ چونکہ اس میں ورم دماغ (سرسام) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو مجازی طور پر ورم دماغ (سرسام) کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا غیر حقیقی سرسام کا نام دیا گیا ہے۔ فرنگی طب نے اس کو ڈی لیٹریم لکھا ہے۔ جس کا مقصد بے ہوشی کی علامات ہیں، جو اکثر دیگر اعضا کے امراض قویہ و مادہ اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ میں لاحق ہو جاتی ہیں۔

غلط فہمی اگر سرسام غیر حقیقی کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے اعضا میں امراض قویہ حادہ اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ کے سبب تمام بدن یا خاص مرضع سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیات ردیہ سے علامات سرسامی ہذیان و اختلاط عقل وغیرہ کی مانند پیدا کرتے ہیں، مگر دماغ ورم سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ حقیقت

یہ ہے کہ جن اعضا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے دانسجہ (ٹشوز) میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہی دماغ میں پیدا ہو کر وہاں پر سوزش اور ورم کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ گویا سرسام غیر حقیقی میں بھی سوزش اور ورم کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ دماغ میں شدت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اجتماع خون کی کثرت دیگر عضو کی طرف رہتا ہے اور سبب بھی وہی ہوتا ہے۔ یہ خیال بھی غلط اور بے بنیاد ہے کہ تمام بدن یا خاص مقام سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھ سکیں۔ یہاں تک کہ پیٹ اور سینہ جوف بھی بالکل بند ہیں۔ یہاں سے بھی کسی قسم کے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف نہیں جا سکتے۔ ایسا خیال کرنا تشریح جسم انسانی کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دیگر اعضا کے امراض قویہ و حادہ اور حمیات شدیدہ محرقہ وغیرہ میں جو کیمیائی مواد خون میں تیار ہوتا ہے۔ وہی دوران خون کے ذریعہ دل و دماغ اور دیگر جگہ پر مرضی اثرات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح ایک مرض میں یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب سرسام غیر حقیقی کے اسباب بالکل وہی ہیں۔ جن اعضا کی مشارکت سے اورام دماغ ہوتے ہیں۔ یہ انہی اعضا و اخلاط اور کیفیات و مزاج کے تحت معلوم ہو سکتے ہیں۔

علامات ہم ابتدا میں تشریح کر چکے ہیں کہ سرسام تین اقسام کا ہوتا ہے۔ اعصابی۔ عضلاتی غدی یعنی بلغمی۔ سوداوی۔ صفراوی

البتہ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔ جو کیمیاوی و مشینی کہلاتی ہیں
یعنی ہر اعصابی تحریک کبھی غدد کے ساتھ مل کر اعصابی غدی (تر گرم) بن جاتی ہے کبھی عضلات کے ساتھ مل کر اعصابی عضلاتی (تر سرد) بن جاتی ہے دراصل اعصابی تحریک ہی ہے فرق صرف گرمی سردی کا ہے اسی طرح ہر عضلاتی تحریک کبھی اعصاب سے مل کر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) بن جاتی ہے۔ کبھی غدد کے ساتھ مل کر عضلاتی غدی (خشک گرم) بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہر غدی تحریک کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی اعصابی (گرم تر) بن جاتی ہے۔ کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی عضلاتی (گرم خشک) بن جاتی ہے دراصل یہ صرف تین تحریکیں ہیں۔ جو دوسرے اعضا کے تعلق کی وجہ سے چھ صورتیں معلوم ہوتی ہیں جس طرح مزاج یا کیفیات صرف چار ہیں لیکن ان کو آپس میں جوڑا جائے تو مزاج کل آٹھ بن جاتے ہیں۔ یعنی ہر مزاج کی دو کیفیات ہیں۔ یہ تحریکات بھی بالکل کیفیات کے مطابق ہیں۔ یاد رکھیں۔ کیفیات کبھی مفرد نہیں بولی جاتیں یعنی صرف گرم، سرد، خشک یا تر بلکہ گرم خشک اسی طرح سرد تر یا سرد خشک وغیرہ بولتے ہیں۔ انہیں قوانین کے تحت تحریکیں بھی مرکب بولی جاتی ہیں۔ مثلاً صرف اعصابی عضلاتی غدی کی بجائے اعصابی عضلاتی اعصابی غدی۔ عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی۔ اسی طرح غدی عضلاتی اور غدی اعصابی بیان کرتے ہیں۔

ان تحریکوں میں ہر حیاتی عضو کی ایک مشینی تحریک دوسری کیمیائی تحریک ہوتی ہے؟
مثلاً اعصابی غدی دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے
اور اعصابی عضلاتی دماغ کی مشینی تحریک ہے۔
اسی طرح عضلاتی اعصابی قلب کی کیمیاوی تحریک اور عضلاتی غدی دل کی مشینی

تحریک ہے وغیرہ۔
علاج میں تحریکات میں فرق معلوم کر کے علاج کرنا ضروری ہے ورنہ علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

استرخا

کیفیت استرخا

استرخا کے معنی ڈھیلا ہونا ہے۔ جب کسی عضو میں پہلے جیسی چستی اور سختی و طاقت نہ رہے تو اس حالت کو استرخا کہتے ہیں۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ استرخا فالج کی ابتدائی علامت ہے۔ اسے فالج کا ڈیش خیمہ سمجھنا چاہیے۔

علامات

جب کبھی ہاتھ پاؤں یا ٹانگ میں استرخا ہوتا ہے تو چلنا پھرنا یا کسی چیز کو پکڑنا دشوار ہو جاتا ہے اگر پکڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ چھوٹ جاتی ہے۔ چلنے کی کوشش کی جائے تو مریض لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے۔

اسباب

استرخا کا سب سے بڑا سبب کسی مفرد عضو میں دوران خون کا کم ہونا ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اسے تحلیل کا عمل کہتے ہیں۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تحلیل کا عمل اعصاب غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے استرخا کے مخصوص اسباب اس وقت کے محرک عضو کی تحریک کے تحت ہی ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا اعصابی کر تحریک کے مطابق اسباب تلاش کرنے چاہئیں عام طور پر انتہائی تیز اثر نشہ آور اور زہریلی اشیاء استرخا اور فالج کا سبب ہوتی ہیں مثلاً شراب، افیون بھنگ، سگریٹ، تمباکو نوشی، زہریلی اشیاء میں سنکھیا شنگرف وغیرہ شامل ہیں۔

علاج استرخا کے مریض کی تحریک تلاش کریں اور اسی کے مطابق اسباب دور کر کے علاج کریں۔ اغذیہ ادویہ تحریک کے مطابق دیں۔

فالج

لفظ فالج کے معنی "نصف" ہیں۔ اصطلاح طب میں انسانی جسم کے نصف حصے کا شل ہو جانا کسی قسم کی حرکت نہ کر سکنا اور ڈھیلا ہو جانا فالج کہلاتا ہے۔

اقسام فالج کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فالج اسفل یعنی نچلے دھڑ کا فالج۔

وجہ تسمیہ اقسام فالج

قانون مفرد اعضاء کے سوا کسی طب کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے انسانی جسم کی مشین حیاتی مفرد اعضاء (دل، جگر، دماغ) کے طبعی تحریک (افعال) سے چلتی ہے۔

ان میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تحریک سے انسانی مشین بگڑ جاتی ہے۔ یعنی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی مشین میں دوران خون کا چکر دل سے جگر، غدد کی طرف جگر سے دماغ و اعصاب میں ہوتا ہوا واپس قلب میں آتا ہے۔ خون میں چونکہ اعصاب غدد و عضلات کی غذا ہوتی ہے۔ لہٰذا جس مفرد عضو کی طرف خون کا دباؤ ہوتا ہے وہاں تحریک و تیزی ہوتی ہے، جس مفرد عضو سے خون آ رہا ہوتا ہے وہاں تحلیل ہوتی ہے۔ جس سے وہ عضو کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے۔ اگر کسی محرک عضو میں سے دوران خون آہستہ آہستہ کم ہو تو جسم میں کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کسی مرکز سے اگلے عضو میں یکدم دوران خون چلا جائے تو ایک دم خون کی کمی سے وہ عضو اپنے افعال چھوڑ دیتا ہے۔ جسے عرف عام میں شل ہونا کہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں فالج کہتے ہیں۔

نوٹ یوں تو اعصاب غدد و عضلات جسم کے ذرے ذرے میں پھیلے ہوتے ہیں۔ لیکن قدرت نے دوران خون کے چکر کی وجہ سے ان اعضاء کی تحریک کے مخصوص مقام جسم انسانی میں مقرر کر دیئے ہیں جہاں مقام کے اثرات ظاہری طور پر جسم کے نصف حصے میں معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی دایاں نصف حصہ، کبھی جسم کا نیچے کا نصف حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اسے فالج اسفل بھی کہتے ہیں۔

فالج کی ماہیت حقیقت سمجھنے کے لیے حیاتی مفرد اعضاء کی تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم انسانی کی تقسیم سمجھنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے دو نقشے بنائے گئے ہیں۔

نقشہ نمبر (1) میں خون کے دباؤ کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جب دوران خون قلب عضلات کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ تو جسم میں عضلاتی تحریک

یا اس کے دباؤ کے اثر جسم کے دائیں کندھے سے دائیں ٹانگ تک ہوتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب اِن اعضاء میں خون کا دباؤ زیادہ ہو گا تو یہاں کے اعضاء کو وافر مقدار میں خوراک ملنی شروع ہو جائے گی۔ جس سے ان میں طاقت و قوت پیدا ہو کر تحریک و تیزی آ جائے گی۔ اگر یہ سلسلہ دیر تک قائم رہے تو تیزی کی علامات مستقل شکل اختیار کر لیں گی جس سے انسان عاجز آ کر بیمار ہو جائے گا۔ مثلاً نمونیا، پھیپھڑوں کے زخم، دائیں ٹانگ میں عرق النسا کا درد۔ اگر ان اعضاء و مقامات میں دورانِ خون کم ہو جائے تو ان کو غذائیت کم ملے گی جس سے ان میں کمزوری و ناتوانی آ جائے گی۔ اگر دورانِ خون بہت زیادہ یا کم ہو جائے تو اس حصّہ کے عضلات مفلوج ہو جائیں گے۔ جس سے ہر قسم کی حرکات بند ہو جائیں گی۔

غدد میں خون کا دباؤ

چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق دورانِ خون قلب سے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے

جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف خون کا دباؤ بڑھے گا۔ ان میں بھی تحریک اور تیزی پیدا ہو جائے گی۔ شدت کی صورت میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ جس سے درد سر شقیقہ بائیں طرف بائیں کندھے میں درد بائیں پھیپھڑے میں ذات الجنب (جو خالص صفراوی ورم ہے) کا درد وغیرہ علامات پیدا ہو جائیں گی۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ یہ علامات صفراوی ہیں یعنی جگر و غدد کی تحریک و تیزی کی علامات ہیں۔ قانون مفرد اعضاء نے جگر و غدد کی تیزی و تحریک کے مقامات کا تعین بائیں چہرہ و سر بایاں کندھا، بایاں پھیپھڑا اور دھال تک کیا ہے۔

تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم کی تقسیم

اگر ان اعضاء میں خونی دباؤ بہت کم ہو جائے تو انتہائی کمزوری کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چونکہ جگر و غدد سے خون دماغ و اعصاب میں جاتا ہے۔ اس لیے ان میں خون کا دباؤ بڑھنے سے تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ شدت کی صورت میں بائیں ٹانگ

دماغ و اعصاب میں خون کا دباؤ

میں عرق النساء، کثرت بول، سرسام، دردِ سر عصابہ دائیں طرف، دوران وغیرہ علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے اگر اعصاب و دماغ میں دورانِ خون انتہائی کم ہو جائے تو ان مقامات کے اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔

نقشہ نمبر ۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن مقامات پر عضلات میں خون کا دباؤ دکھایا گیا ہے وہاں عضلات کی دو تحریکیں عضلاتی اعصابی، عضلاتی غدی دکھائی گئی ہیں۔

اسی طرح بائیں چہرہ و سینہ میں "غدد میں خون کے دباؤ" کے مقام پر غدی عضلاتی و غدی اعصابی دو تحریکیں دکھائی گئی ہیں۔

بالکل اسی طرح بائیں ٹانگ اور دایاں چہرہ میں "اعصاب و دماغ میں خون کے دباؤ" کے مقام پر اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی تحریکات دکھائی گئی ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے نقشہ میں جسم انسانی کو صرف تین حصوں میں تقسیم کر کے خون کے دباؤ کو اعضاء میں دکھایا گیا تھا۔ دوسرے نقشہ میں کس عضو میں خون کی ابتدا اور انتہا کے مطابق تحریکات کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مثلاً دائیں کندھا سے جگر کے مقام تک عضلاتی اعصابی تحریک کے اثرات متعین کئے گئے ہیں۔ جگر سے پاؤں کے انگوٹھا تک عضلاتی غدی تحریک کے اثرات واضح کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جگر و دماغ کی تحریکات کے نام و مقامات متعین کر دیئے ہیں۔

نہایت اہم سوال

ہم نقشہ میں دیکھ رہے ہیں کہ دل جسم میں بائیں طرف سینہ کے جوف میں واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک و تیزی کی علامات دائیں کندھا سے دائیں ٹانگ میں پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جگر دائیں سینہ میں پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک تیزی کی علامات بائیں چہرہ و بائیں سینہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح دماغ کی تحریکات بھی بے موقع معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں ذہن میں لامحالہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل محرک عضو کی علامات دوسری طرف کیوں ہوتی ہیں؟

جواب

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب دورانِ خون کی روانگی کے مطابق دیتا ہے۔ چونکہ دماغ جسم کے اوپر واقع ہے قدرت نے دماغ سمیت جسم انسان کو دو ظاہری حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی ابتدا و انتہا سر میں آنکھ سے لے کر مقعد تک ہے۔

اس لیے ہم نے دورانِ خون کو دماغ کے دائیں حصہ سے عضلات کی طرف رواں کیا ہے۔ جوں جوں عضلات میں دورانِ خون بڑھتا ہے تو وہاں کے عضلات میں تقویت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں دائیں سینہ و پھیپھڑا، و دایاں معدہ امعا تقویت و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جوں جوں دورانِ خون کی شدت ہوتی ہے ویسے ہی جگر اور گردے بھی متاثر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ دائیں ٹانگ اور دایاں خصیہ متاثر ہو جاتے ہیں۔

نوٹ

جب بھی ان مقامات میں دورانِ خون بڑھتا ہے تو یہاں کے عضلات ہی میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ البتہ دوسری طرف سینہ میں دل پہلے سے کہیں زیادہ رفتار میں دھڑکنے لگتا ہے۔

اس میں راز کی بات یہ ہے کہ قدرت نے جسم انسانی کو اس طرح بنایا ہے کہ تمام جسم بیک وقت کسی مرض کے نقصان سے محفوظ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت (جسم کی بناوٹ کے تحت) محرک اعضاء میں خون کو ایک ترتیب کے ساتھ جانے دیتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء میں اجتماع خون ہونے سے روکنے کے لیے دوران خون کو حیاتی مفرد اعضاء کے بالمقابل حصہ میں رکھتی ہے۔

مثلاً دل جسم کے بائیں طرف واقع ہے۔ قلب و عضلات کی تیزی کے وقت دوران خون دل کے بالمقابل دائیں طرف کے عضلات میں رہے گا۔ جس سے ایک طرف خود دل سوزش و ورم سے محفوظ رہے گا، دوسرے قلب بڑی آسانی کے ساتھ اپنے ماتحت عضلات سے حرکت کے افعال ادا کرا سکے گا۔

بالکل اسی طرح جگر کے بالمقابل ماتحت غدد میں دوران خون رہتا ہے۔ جس سے ایک طرف خود جگر سوزش و ورم سے محفوظ رہتا ہے دوسری طرف جگر بڑی آسانی کے ساتھ تحلیل مادہ کے افعال ماتحت غدد سے ادا کرا سکتا ہے۔

ماہیت فالج

جسم کے جس حصہ میں فالج واقع ہوتا ہے (چاہے وہ کسی تحریک کی وجہ سے ہو) وہاں حقیقت میں تحلیل کی وجہ سے یکدم دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ جس حصہ سے مفرد اعضاء اپنا کام کمزوری کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔

البتہ جس حصہ میں دوران خون چلا جاتا ہے وہاں کے مفرد اعضاء میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں حیاتی مفرد اعضاء کے تحت انسانی جسم کی تقسیم دوران خون کے بہاؤ کا راستہ اور خون کے دباؤ کے تحت تحریکات کی تفصیل اور کسی مقام کے مفرد اعضاء میں یکدم خون کی کمی سے فالج کا ہونا بیان کر چکا ہوں اب یہاں علیحدہ علیحدہ تینوں فالجوں کے اسباب علامات حقیقت لکھ رہا ہوں۔

دایاں فالج

تحریک: دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

علامات: جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے کہ جسم انسانی کا نصف دایاں حصہ مفلوج ہے۔ مریض کا یہ دایاں حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے البتہ جسم کا بایاں بازو و ٹانگ حرکت کرتے ہیں۔ احساس بھی پوری طرح قائم ہوتا ہے۔ دائیں بازو و دائیں ٹانگ خود حرکت نہیں کر سکتے۔ مریض بایاں ہاتھ سے دایاں بازو کو ادھر ادھر اٹھا کر رکھتا ہے اگر چاقو یا بلیڈ سے مفلوج حصہ پر زخم کیا جائے تو کسی قسم کا درد کا احساس نہیں ہوتا۔ چونکہ دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جگر گردے اور اعصاب صحیح کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دایاں
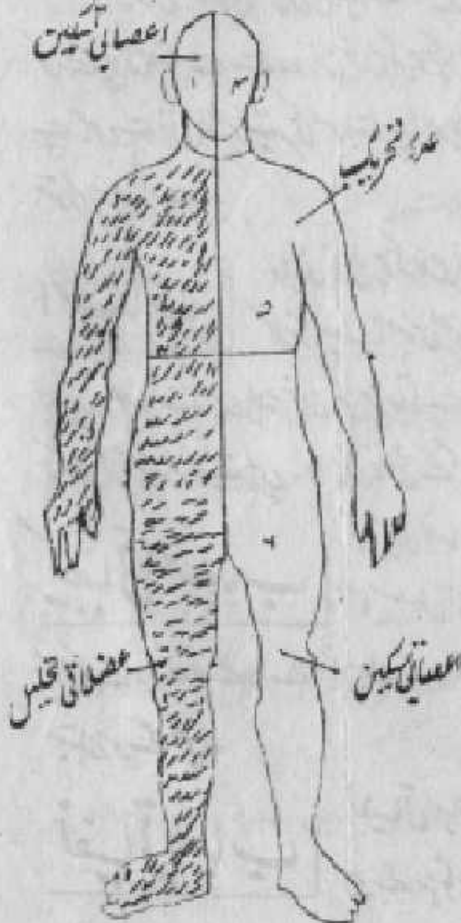
فالج کے مریض کو پیشاب پاخانہ شاذونادر ہی رکتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر غدی عضلاتی تحریک ہو تو قارورہ قطرہ قطرہ اور پاخانہ پیچش کی صورت میں آنے لگتا ہے پاخانہ زردی مائل اور قارورہ بھی زرد و سفید مائل ہوتا ہے صفرا کی کثرت کی وجہ سے چہرہ و جسم کا رنگ بھی زردی مائل ہوتا ہے اکثر کو گھبراہٹ اور جلن محسوس ہوتی ہے بعض مریض خفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

دایاں فالج کے مریضوں کے اعصاب میں چونکہ دوران خون پوری طرح نہیں پہنچا ہوتا اس لئے ایسے مریض کی زبان نہ صحیح بول سکتی ہے نہ صحیح ذائقہ کو پہچان سکتی ہے۔

اسی طرح عضلاتی تحلیل کی وجہ سے دائیں طرف کے پھیپھڑے بھی صحیح حرکت نہیں کر سکتے چونکہ عضلات سے دوران خون کم ہو چکا ہوتا ہے اور جگر میں خون کا دباؤ بڑھ چکا ہوتا ہے جس سے ہائی بلڈ پریشر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اکثر مریضوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ متورم ہو جاتا ہے۔

اسباب

دایاں فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس سے اس کا بڑا سبب عضوی یعنی جگر و غدد ششتی طور پر تیز ہو جاتے ہیں اور قلب و عضلات میں یکدم خون کم ہو جاتا ہے جس سے دائیں طرف کے عضلات کمزور ہو کر حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں۔ دائیں فالج کے کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب بھی مسلسل ہیں

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں گرم خشک موسم سے گرم تر موسم کا مسلسل قائم رہنا یہی وجہ ہے کہ انگیٹھوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے کوئلہ والے انجن چلانے والے مزدور اکثر دائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب

نفسیاتی اسباب میں غم و غصہ کے جذبات کا بار بار پیدا ہوتے رہنا، جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے رہتے ہیں

جس سے قلب و عضلات مسلسل کمزور ہوتے رہتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ اچانک صدمہ ہو کر دایاں فالج ہو جاتا ہے سرعت انزال بھی ایک ایسا مرض ہے کہ مریض خود کو مغز خیال کرنے لگ جاتا ہے یہی صدمہ اسے فالج تک پہنچا دیتا ہے۔

مادی اسباب

مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ و ادویہ شامل ہیں بعض شوقین مزاج لوگ جنسی قوت ابھارنے کے لئے شنگرف وغیرہ کے کشتہ جات استعمال کرتے ہیں۔ بار بار جماع کرکے قلب و عضلات کو انتہائی کمزور کر دیتے ہیں جس سے دائیں طرف کا فالج ہو جاتا ہے۔

اصول علاج

دائیں طرف کا فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے دائیں طرف کے فالج کا اصول علاج یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی طرف بڑھانا چاہیے یعنی دوران خون غدد و جگر سے اعصاب و عضلات کی طرف بڑھائیں فوراً فالجی کیفیات ختم ہونا شروع ہوں گی خفقان قلب، گھبراہٹ اور بلڈ پریشر وغیرہ بھی اعتدال پر آ جائیں گے اگر چہرہ ہاتھ پاؤں اور پیٹ وغیرہ پر اماس ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھیں اور علاج کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل کھلائیں جب اماس وغیرہ ختم ہو جائیں تو اعصابی غدی ملین و مسہل کھلائیں تاکہ دوبارہ تکلیف نہ ہو اگر پیشاب رک کر آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلا دیں فوراً پیشاب کھل کر آ جائے گا

غذا

مکھن صبح ۵ تولہ، بادام ۲ تولہ، شہد یا چینی حسب ضرورت ملا کر چٹائیں یا مربہ گاجر یا گلقند ۵ تولہ سونف ۲ ماشہ ملا کر کھلائیں اوپر سے سونف کی چائے پلائیں یا صرف شہد ملا ہوا پانی پلائیں۔

دوپہر گاجر۔ مولی شلغم کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ کالی مرچ سے تیار کردہ سالن۔ ساگودانہ کی کھیر وغیرہ میں سے جسے مریض پسند کرے کھلائیں۔

شام : اگر شدید بھوک لگ جائے تو دریہ کا جر یا دو پہر والا کوئی سالن کھلائیں۔ پہلے دن ہی انشاءاللہ اعصاب جاگ اٹھیں گے مقام ماؤف میں احساس کی لہر معلوم ہوگی۔ چند دنوں کے اندر اندر مریض دوبارہ چلنے لگے گا۔

مجرب نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں نہایت مجرب ہیں اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل کھلائیں اگر پیشاب بند ہو تو یا قطرہ قطرہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں فوراً پیشاب کھل جائے گا۔ اگر دل گھبرا رہا ہو یا خفقان قلب کی شکایت ہو تو خمیرہ اعصابی عضلاتی فارماکوپیا والا کھلائیں بلڈ پریشر کے لئے فوری اثر ہے اگر بے خوابی ہو تو اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کرائیں۔

بائیں طرف کا فالج

تحریک : قانون مفرد اعضا میں بائیں طرف کے فالج کو اعصابی عضلاتی فالج کہا جاتا ہے۔

علامات : ابتدا میں ایسے مریض کا جسم بوجھل رہنے لگتا ہے اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جسم بہت وزنی ہو گیا ہے وہ ہر وقت تھکا تھکا سا رہنے لگتا ہے اکثر پیشاب کو پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے خصوصاً بائیں طرف۔ قارورہ بھی سفید ہوتا ہے۔ زیادہ تر شوگر کے مریض ہوتے ہیں نبض بھی تسکین قلب کی وجہ سے ٹھہرنے لگتی ہے کبھی بائیں ٹانگ یا بازو میں شدید درد ہونے لگتا ہے جو آرام کی صورت میں شدت اختیار کیا کرتا ہے کبھی درد سر ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ مریض کا بازو اور بائیں ٹانگ اتنی بوجھل ہو جاتی ہے کہ ہلانی جلانی مشکل ہو جاتی ہے کچھ دیر بعد بغیر دوسرے ہاتھ سے اٹھائے نہیں اٹھائی جا سکتی اور بالکل بے حرکت ہو جاتی ہے البتہ احساس باقاعدہ قائم رہتا ہے زبان بھی کسی قدر مفلوج ہو جاتی ہے جس سے مریض صحیح طور پر نہیں بول سکتا ہے۔ بعض دفعہ فالج کے ساتھ ہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اکثر اسی بے ہوشی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اسباب

قانون مفرد اعضا کے تحت دو بڑے اسباب ہیں۔

۱۔ اسباب سابقہ ۲۔ اسباب واصلہ

قانون مفرد اعضا فالج کے اسباب سابقہ میں نفسیاتی اسباب کیفیاتی اسباب اور مادی اسباب (غدی تحلیل) تسلیم کرتا ہے۔ اسباب واصلہ عضوی دماغ و اعصاب میں شدید تیزی غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین تسلیم کرتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے جو دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک ہے۔ دماغ و اعصاب کے تحت دو قسم کے جذبات ہیں۔

۱۔ ندامت ۲۔ خوف۔

اگر یہ جذبات مسلسل صورت اختیار کر جائیں تو دوران خون کا دباؤ اعصاب و دماغ کی طرف ہو جاتا ہے غدد شدید تحلیل ہونے لگتے ہیں اور عضلات میں انتہائی سکون ہو جاتا ہے جس سے بائیں طرف کے غدد تحلیل غذا کا کام تقریباً چھوڑ دیتے ہیں ساتھ

ہی یہاں کے عضلات انتہائی سستی کی وجہ سے حرکت کے افعال بند کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف کی نصف زبان، سالم بازو اور بائیں ٹانگ حرکت کرنا بند کر دیتی ہے۔

کیفیاتی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے کیفیاتی اسباب میں فضا یا ماحول میں سردِ رطوبات کی کثرت پائی جاتی ہے مثلاً کولڈ اسٹوریج کے ٹھنڈے کمروں میں بیٹھے رہنا، گیلی جگہ پر زیادہ دیر لیٹنا۔ دھوبی گھاٹ میں زیادہ دیر کپڑے دھونا۔ خاص کر سرد موسم میں۔ نومبر دسمبر کے سردی تری کے مہینے۔ بائیں طرف کے فالج کے لئے ممد و معاون ہوتے ہیں روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ بائیں طرف کا فالج اکثر انہی مہینوں میں ہوا کرتا ہے۔

مادی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے مادی اسباب میں تر گرم سے تر سرد اغذیہ اور ادویہ زہریں شامل ہیں۔ مادی اسباب میں اعصابی جراثیم بھی شامل ہیں جو سرد و تر اغذیہ اشیاء میں خمیر سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح آتشک، جذام، چیچک وغیرہ متعدی بیماریوں کے زہر دوران کے جراثیم بھی بائیں طرف کے فالج کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن علاقوں کے قریب ہائیڈروجن بم کے تجربات کیے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ فضا کے مکدر ہونے سے بہت کثرت سے بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح شور اور سیم زدہ علاقوں کے لوگ بھی اکثر بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اصول علاج

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصاب و دماغ میں دورانِ خون کی زیادتی اور تسکین قلب سے ہوتا ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کے مطابق قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر کے دورانِ خون لانا ہوگا۔

تشخیص

جب بائیں طرف کے فالج کا مریض آئے تو اول اس کی نبض دیکھیں جو نہایت گہری اور متغفص ہوگی۔

قارورہ سفید، نیلگوں اور زیادہ وزن میں ہوگا۔ مریض پیشاب پاخانہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہوگا۔ مفلوج حصہ میں سوئی چبھو کر دیکھیں یا کوئی گرم سرد شے لگا کر دیکھیں مریض فوراً محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اعصابی تحریک کا فالج ہے۔

علاج

جب پورا الیقین ہو جائے کہ واقعی اعصابی تحریک کا فالج ہے تو ہر قسم کی تدابیر اور غذا و دوا وغیرہ عضلات میں تحریک پیدا کرنے اور عضلات میں خون کا دباؤ بڑھانے کے لئے دیں۔ جتنی جلدی آپ کر لیں گے اتنی جلدی فالج کا مریض تندرست ہوگا۔

اگر فالج کا سبب نفسیاتی اسباب ہوں تو اس کے اضافہ کے لئے مریض کی رہائش کی جگہ تبدیل کر دیں۔ خصوصاً گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی صورت میں۔

اگر ماحول یا موسم سرد ہو تو مریض کو خشک اور گرم ماحول میں لے جائیں۔ کپڑے گرم اور چارپائی کے نیچے بھی آگ سے حرارت پہنچائیں۔ فوراً مریض آرام محسوس کرے گا۔

مادی اسباب میں جو سبب معلوم ہو اسے پہلے روک دیں مثلاً مفلوج کوئی نشہ آور چیز کا استعمال تو نہیں کرتا۔ روزانہ کی مریض کی غذا پوچھیں جو سرد و تر غذا کھاتا ہو اسے بھی روک دیں۔ مریض کو مرض کی شدت خفت کے تحت دوا تجویز کریں مثلاً اگر معمولی فالج کی کیفیت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا تریاق دیں اگر فالج مکمل طور پر پڑ چکا ہو تو عضلاتی غدی ملین قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل کھلائیں۔ ضرورت محسوس کریں تو تریاق اکسیر بھی دے سکتے ہیں۔

لیبین دواخانے کے مشہور و معروف درج ذیل نسخے بھی نہایت مفید و موثر ہیں۔

حب مقوی خاص

هو الشافی

مرچ سیاہ ۱۲ حصہ، رائی ۱۲ حصے، کشتہ کچلہ ۴ حصہ، کشتہ فولاد ۴ حصہ، سنکھیا ۱/۲۴ حصہ۔

تمام ادویہ کوٹ کر یکجان کر کے حب بقدر نخود بنائیں اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

ھوالشافی

حب صابر حنظل، گندھک آملہ سار، رائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کوٹ کر یکجان کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔

ھوالشافی

حب فالج جمالگوٹہ ایک حصہ شنگرف ۲ حصہ کشتہ کچیلہ ۴ حصہ رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو یکجان کر کے حب بقدر باجرہ تیار کریں۔ ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ مندرجہ بالا تینوں نسخے بنا کر بائیں طرف کے فالج کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر مریض کو قبض نہ ہو تو حب فالج دن میں تین بار دیں اگر قبض بھی ہو تو حب صابر بھی ساتھ دیں۔ انشاء اللہ بہ طور مریض کی حالت درست ہوتی جائے گی۔

غذا صبح ۱۔ دو انڈے آٹا بیسن لے کر مرچ مصالحہ ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں یا مربہ گلم یا مربہ سیب وغیرہ کھلائیں یا کشمش چھوہارے ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

دوپہر، کوئی گوشت، کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے، ٹماٹر، دہی بھلے، آلو چھولے بکوتر کا گوشت چنے، باجرہ یا مکئی کی روٹی کھلائیں۔

پھلوں میں سیب ترش آم وغیرہ کھلا سکتے ہیں اگر مریض کنوں مالٹے وغیرہ پسند کرے تو ان کا پانی نکال کر قہوہ میں ابال کر پلائیں یا انہیں کھلا کر قہوہ لونگ دار چینی کھلائیں۔

فالج اسفل مشہور نام نچلے دھڑ کا فالج طبی نام فالج اسفل ڈاکٹری نام پیراپلیجیا۔

تعارف: فالج اسفل میں ناف سے نیچے انتڑیاں، گردے، مثانہ اور دونوں ٹانگیں

بے حس و حرکت ہو جانا اور کسی قسم کی حرکت نہ کر سکنا۔ فالج اسفل کہلاتا ہے۔

۲۔ فالج کے معنی نصف اور اسفل کے معنی نچلے جس کے معنی ہوئے انسانی جسم کے نچلے حصہ کا بے حس و حرکت ہو جانا ہے۔

تحریک فالج اسفل عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے۔

علامات فالج اسفل کے مریض کی دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں انہیں مریض خود کسی قسم کی حرکت نہیں کرا سکتا۔ مریض اپنے ہاتھوں سے ٹانگ اٹھا کر رکھتا یا دوسرا شخص ادھر ادھر کرتا ہے۔

مریض کے مفلوج حصہ سے اگر گوشت وغیرہ کاٹا جائے یا سوئی وغیرہ چبھوئی جائے تو مریض کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

گردے پیشاب برائے نام بناتے ہیں مثانہ مفلوج ہونے کی وجہ سے پیشاب خارج نہیں کر سکتا یہی حال انتڑیوں کا ہوتا ہے۔ انتڑیوں کے کام چھوڑنے کی وجہ سے پاخانہ بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شدید حالتوں میں مریض کا پیشاب پاخانہ انیما وغیرہ سے خود نکالنا پڑتا ہے۔

پیشاب کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہی مائل سدوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ نبض عظیم حرکت میں بہت تیز ہوتی ہے بعض وقت اختلاج قلب کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ مریض ٹانگوں کے حرکت نہ کر سکنے سے کروٹ نہیں بدل سکتا بلکہ چیت لیٹا رہتا ہے اس لئے اکثر مریضوں کی کمر اور پیٹھ کندھوں پر زخم (بیڈ سور) پڑ جاتے ہیں۔

اصول علاج چونکہ فالج اسفل کی تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ دوران خون کا دباؤ قلب و عضلات میں زیادہ ہوتا ہے لہٰذا فالج اسفل

کے علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہوگا کہ دوران خون قلب و عضلات سے جگر و غدد میں کر دیا جائے اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی تدبیر اختیار کرنی پڑیں گی جن سے موجودہ اسباب رفع ہو سکیں چاہے اسباب مادی ہوں یا نفسیاتی یا کیفیاتی

تشخیص

فالج اسفل کے مریض کو دیکھتے ہی دوا غذا تجویز نہیں کر دینی چاہیے بلکہ تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کی نبض قارورہ اور اس کی بیان کردہ حقیقت کے تحت علاج تجویز کریں۔ ایسے مریض کی نبض منتشرہ اور کلائی کے اوپر ابھری ہوئی محسوس ہوگی۔ رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جتنی بخار میں ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو اختلاج قلب کی شکایت بھی ہو قبض شدید ہوگی پیشاب پاخانہ بند ہوگا۔ اگر پیشاب پاخانہ پر کنٹرول ہو تو علاج جلد کامیاب ہوگا۔

علاج

فالج اسفل کے مریض کا بغور معائنہ کرنے کے بعد فالج کے اسباب پر غور کریں کہ آیا مریض کسی نفسیاتی جذبہ سے تو مفلوج نہیں ہوا اس کا پتہ مریض کے لواحقین سے چل جائے گا۔ اگر مریض تصدیق کر دے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ ایسی صورت میں مریض کو ذہنی سکون دلانے کی کوشش کریں اگر گھریلو جھگڑے اس کا سبب ہوں تو مریض کو کسی دوسری جگہ رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر کیفیاتی اسباب ہوں تو مریض کو ایسے ماحول میں لے جائیں جہاں کا ماحول مرطوب ہو۔ یعنی گرم تر ماحول ہو۔ اگر نزدیک باغ یا صحت افزا مقام ہو تو بہیں کمرہ میں مریض کو رکھا جائے اس میں تازہ ہوا اور روشنی کے لئے روشندان ہو۔ کمرہ میں ریت پھیلا کر پانی چھڑک دینا چاہیے جس سے ماحول خشکی اور گرمی سے محفوظ ہوتا رہے گا۔ مریض فوراً آرام محسوس کرے گا۔

اگر مادی اسباب ہوں تو انہیں تلاش کر کے دفع کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر مریض شراب، بھنگ، چرس، تمباکو کا عادی ہو تو نہ صرف ایسی چیز کو بند کر دیں۔ بلکہ اس کا تریاق بھی کھلائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو۔ اگر کوئی خاص غذا اس کا سبب ہو تو اس

کی جگہ نئی غذا تجویز کریں خاص کر گوشت انڈوں سے منع کریں۔

نسخہ جات

فالج اسفل کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں

اگر حرارت و صفرا کی کمی محسوس کریں تو غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔

اگر صفرا کافی مقدار میں معلوم ہو تو غدی اعصابی ملین قبض ہو تو ملین غدی اعصابی کھلائیں۔

اشد ضرورت ہو تو اکسیر تریاق غدی اعصابی استعمال کر سکتے ہیں۔

مالش

روغن زیتون اور کسٹر آئل ملا کر مالش کریں۔

نوٹ: ہر فالج میں جس تحریک کی اغذیہ کھلائیں اسی تحریک کے روغن سے مالش بھی کرا سکتے ہیں۔

مالش کہاں کی جائے؟

مالش کہاں کی جائے یہ سوال مریض کے وارث ہر معالج سے پوچھتے ہیں۔ وہ یہ سوال اس لئے پوچھتے ہیں کہ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ مالش مفلوج حصہ پر کی جائے یا تمام جسم پر کی جائے عام طور پر معالج حضرات جن میں ڈاکٹر حضرات بھی شامل ہیں وہ مالش کی ہدایت مفلوج حصہ پر کرنے کے لئے کہتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے

جب یہ حقیقت ہے کہ اعصابی تحریک کا فالج بائیں طرف ہوتا ہے علاج کے لئے قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور ہر وہ تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جس سے دائیں طرف کے عضلات تیز ہوں کیونکہ اعصابی تحریک کے مقابلہ میں تسکین دائیں طرف کے عضلات میں ہے۔

چونکہ ہم دائیں طرف کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنا چاہتے ہیں لہذا جہاں

ہم غذا دوا دائیں طرف کے عضلات کو تحریک دینے کے لئے تجویز کریں گے۔ وہاں ہم مالش بھی دائیں طرف دائیں کندھا بازو سالم بائیں ٹانگ اور سینہ وغیرہ پر کرنے کی ہدایت کریں گے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے کے مطابق بائیں طرف کے فالج میں

اعصابی عضلاتی تحریک
غدی تحلیل
مالش
بیماں
کی جائے
بایاں فالج
عضلاتی تسکین
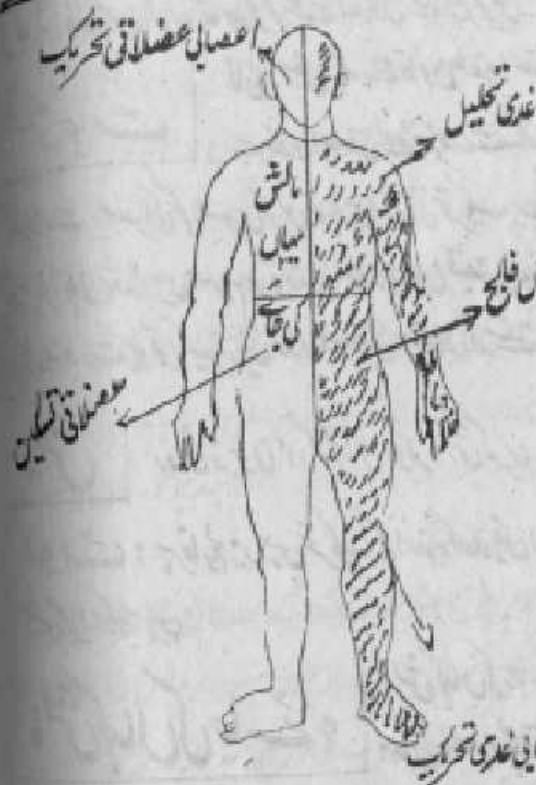
کسی عضلاتی روغن کی مالش اعصابی غدی تحریک بائیں طرف مفلوج حصہ میں اتنی مفید نہیں رہے گی۔ جتنی دائیں طرف ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر بائیں طرف عضلاتی روغن سے مالش کی جائے گی تو دوران خون قلب میں یکدم بڑھ جائے گا جس سے مریض کو آرام آنے کی بجائے تکلیف ہوگی کیونکہ دوران خون کا دباؤ ہمیشہ حیاتی اعضا کی بجائے ان کے ماتحت اعضا میں رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو یا کسی خرابی یا تحریک کی شدت سے کسی حیاتی عضو میں چلا جائے تو اس میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا ہے درد جگر درد دل وغیرہ۔ جگر و دل میں اجتماع خون سے ہی ہوا کرتا ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی مندرجہ بالا رائے پر تحقیقات جاری ہے جس کے نتائج نہایت حوصلہ افزا نکل رہے ہیں۔

فالج اسفل کے مریض کی چونکہ عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے غذا

میں تحریک ہوگی جس کے لئے غذا دوا غدی اعصابی دینی ہوگی مالش بائیں چہرہ اور بائیں سینہ میں کرنی زیادہ مفید ہوگی۔

غذا

فالج اسفل کے مریض کی غذا اگر گرم خشک سے گرم تر ہے لہذا ایسے مریض کو اس قسم کی غذا کھلائیں۔

صبح: مغز بادام چینی گھی ہم وزن حلوہ بنا کر کھلائیں۔ مکھن بادام بھی کھلا سکتے ہیں شہد خالص بھی کھلا سکتے ہیں پانی بھی شہد سے میٹھا کر کے پلا سکتے ہیں۔

مربہ گاجر یا مربہ ادرک مریض کی حسب منشا کھلا سکتے ہیں انڈے کا حلوہ اگر مریض پسند کرے تو دے سکتے ہیں۔

دوپہر: سبزی گوشت خصوصاً بکرے کا گوشت شلغم بینگن کا ساگ، مونگرے اگاجر، مولی کا سالن سادہ مرچ ملا کر کھلائیں۔ پھلوں میں امرود، کیلا، شہتوت اور کھجور۔

لقوہ

اردو نام لقوہ طبی نام لقوی
انگریزی نام فیشل پیرے لیسس FACIAL PARALYSIS

تعریف

لقوہ کے اصل معنی عقاب کے ہیں چونکہ عقاب جب بیٹھتا ہے تو اس کا منہ دائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے اسی نسبت سے جب انسان کا منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو اسے لقوہ کہتے ہیں۔

اکثر چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا نہیں ہوتا اگر دائیں طرف چہرہ ٹیڑھا ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج تسلیم ضرور ہوگا۔

اسباب لقوہ اور ایک اہم راز

دیکھنے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتے یا

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں بائیں فالج کی ماہیت اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی۔

بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

ترش و سرد موسم، ترش و سرد اشیاء اغذیہ اور ادویہ، نزلہ زکام، ہوا لگنا درد دانت، اکسیر تیز ہے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔

علامات

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی لکھ چکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مفلوج ہوتا ہے لہذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جبڑا دائیں طرف کھچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ مریض سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے نہ ہی پ اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور ناتواں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

اصول علاج

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور تدابیر کریں گے۔

علاج

قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا و دوا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام مجربات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مسہل کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکسیر و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غدی ملین مسہل کھلا کر ضرورت کے مطابق عضلاتی غدی اکسیر یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غذا

لقوی کے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذائیں مفید ہیں البتہ غذا شدید نقصان دہ ہے۔
مرغ یا بٹیر یا کبوتر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی بیسنی کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ استفادہ ہوگا۔

لقوہ دائیں طرف

تعریف: دائیں طرف کے فالج میں دائیں طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔

تحریک

جب چہرہ بائیں طرف کو کھچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر ساتھ فالج ہو تو مریض کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس چھوڑ کر بند کر چکی ہوتی ہے۔

اسباب

دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہذا طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا اس کے اسباب دائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

علامات

دائیں لقوہ کے مریض کا چہرہ بائیں طرف کھنچ چکا ہوتا ہے دائیں آنکھ

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں بائیں فالج کی ماہیت اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی۔

بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

ترسرد موسم، ترسرد اشیاء اغذیہ ادویہ، نزلہ زکام، آتشک، بگڑا درد دانت، کیڑے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔

علامات

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی لکھ چکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مفلوج ہوتا ہے لہذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جبڑا دائیں طرف کھچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے نہ ہی پ ب اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور و ناتواں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

اصول علاج

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ہم قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا ادویہ اور تدابیر کریں گے۔

علاج

قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام مجربات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مسہل کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکسیر و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غدی ملین مسہل کھلا کر ضرورت کے مطابق عضلاتی غدی اکسیر یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غذا

لقوی کے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذائیں مفید ہیں اعصابی غذا شدید نقصان دہ ہے۔ مرغ یا بٹیر یا کبوتر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی بیسنی کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہوگا

لقوہ دائیں طرف

تعریف: دائیں طرف کے فالج میں دائیں طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔

تحریک

جب چہرہ بائیں طرف کو کھچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر ساتھ فالج ہو تو مریض کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس و حرکت بند کر چکی ہوتی ہے۔

اسباب

دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہذا طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا اس کے اسباب دائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

علامات

دائیں لقوہ کے مریض کا چہرہ بائیں طرف کھچ چکا ہوتا ہے دائیں آنکھ

کمی ہو جاتی ہے نہ مریض صحیح بول سکتا ہے نہ پانی پہلے کی طرح آسانی سے پی سکتا ہے چونکہ غدی کا تحریک ہوتی ہے لہذا غدی تحریک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں پیشاب زردی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اصولِ علاج

چونکہ دائیں طرف کے لقوہ کے مریض کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رطوبات کی کمی پوری کرنے کی بھی کوشش کریں جونہی حرارت و رطوبات کا اعتدال قائم ہوگا آرام آجائے گا۔

علاج

اگر حرارت کی زیادتی ہو تو اول اعصابی غدی ملین یا مسہل کھلائیں۔ اگر اماس وغیرہ ہو تو بھی ٹھیک اگر رطوبات کی شدید کمی ہو تو اعصابی عضلاتی ملین یا مسہل کھلائیں گھبراہٹ شدید میں بھی اعصابی عضلاتی مفید ہے۔ اعصابی غدی روغن کی مالش کرا سکتے ہیں۔

غذا

اعصابی تحریک کی میٹھی اور پھیکی اغذیہ زیادہ کھلائیں ترش اور پھیکی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

خسرہ

اردو نام خسرہ پنجابی کھسرہ طبی حصبہ ڈاکٹر میزلس

نظریہ مفرد اعضاء میں اعصابی عضلاتی ہے۔

تعریف

خسرہ ایک مسلسل اور باقاعدہ قائم رہنے والے بخار کا نتیجہ ہے جو سرخ رنگ کے دانوں میں ظاہر ہوتا ہے جو عموماً تمام بدن پر نکلتا ہے۔

ماہیت

خسرہ کی ماہیت جاننے سے پہلے اس بات کو ضرور جاننے کا علم ہونا چاہیے کہ بخار کیوں ہوتا ہے اور بخار کے دوران دانے کیوں نکل آتے ہیں سو جاننا چاہیے کہ بخار کسی سبب سے ہو وہ ہمیشہ نفس غدد عضلات کی سوزش سے ہوگا۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ سوزش شدید ہو یا خفیف۔ سوزش کی شدت خفت پر ہی بخار کی شدت خفت منحصر ہے کسی عضو میں سوزش سے بخار تک زیادہ سے زیادہ دو اسباب کام کرتے

۱۔ کیفیاتی و نفسیاتی اسباب
۲۔ مادی اسباب۔

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب میں گرمی سردی خشکی تری اور غم و غصہ خوف و ندامت اور لذت و مسرت کے جذبات شامل ہیں۔

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب سے ہونے والے بخار چند گھنٹے سے لیکر ایک دو دن تک ہوتے ہیں اس سے زیادہ عموماً نہیں ہوتے اگر کوئی جذبہ یا کیفیت مسلسل قائم رہ جائے تو ایسے بخار خلطی بخاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

مادی اسباب

میں غذائی اشیاء کے علاوہ اخلاط۔ سودا۔ صفرا بلغم شامل ہیں جب مادی و خلطی اسباب قائم ہو جائیں۔ تو ان میں خمیر و تعفن پیدا ہو جاتا ہے چونکہ ایک طرف مادی اسباب قائم ہوتے ہیں۔

دوسری طرف ان میں خمیر و تعفن قائم رہتا ہے جس سے مادہ و خلط کا مزاج رکھنے والے اعضاء میں سوزش قائم ہو جاتی ہے جس سے حرارت غریزیہ مشتعل ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے۔ تعفن و خمیر کے دائمی ہونے کی وجہ سے بخار بھی باقاعدہ اور دائمی ہو جایا کرتا ہے خسرہ۔ چیچک۔ توری۔ میارکی۔ محرکہ اسہالی وغیرہ ایسے دائمی بخاروں کا نتیجہ ہیں۔ ان بخاروں میں مادہ رگوں کے اندر یا رگوں کے باہر متعفن ہوا کرتا ہے مادہ رگوں کے اندر یا باہر

کی ماہیت میں فرق ہے اور نہ ہی علاج میں یہی وجہ ہے کہ ان سب علامات متعفن رہتا ہے اور اعضاء اپنی کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں کر سکتے اس لئے بخار باقاعدہ اور مسلسل رہتا ہے۔

ایک بہت بڑے راز کا انکشاف

یاد رکھیں کہ طب یونانی، ایورویدک اور نظریہ مفرد اعضاء میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ سودا کی کثرت سے ہی خشک ہو چکی ہوتی ہے اور تعفن و خمیر صرف رطوبت میں ہی ہو سکتا ہے اس لئے اس میں کسی قسم کا تعفن و خمیر پیدا نہیں ہوا کرتا۔ اس کے علاوہ صفرا دافع تعفن ہوتا ہے۔

خشکی کے ساتھ شدت کی گرمی پائی جاتی ہے گرمی خشکی کی موجودگی میں کسی قسم کا تعفن و خمیر کا قائم رہنا ناممکن ہے یاد رکھیں ہر قسم کے خمیر و تعفن کے لئے رقیق رطوبت کے ساتھ ہلکی حرارت کی ضرورت ہے جبکہ صفرا میں خشکی کی شدت کے ساتھ حرارت کی بھی انتہا ہوتی ہے۔

اس لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ تعفن و خمیر ہمیشہ بلغمی رطوبات میں ہی ہوگا۔ اور ہر قسم کا تعفنی بخار بلغم کے متعفن ہونے سے ہی ہوگا چاہے کوئی اسے چھوت کا بخار کہے چاہے متعدی، وبائی، نزلی و زکامی کہہ لے کوئی فرق نہیں پڑتا چونکہ چیچک خسرہ۔ توری میارکی۔ لاکڑا کاکڑا۔ محرقہ وغیرہ سب چھوت دار اور متعفن بخار ہیں اس لئے ان سب کی ماہیت ایک ہی ہے سب کے سب بلغمی رطوبات کے متعفن ہونے سے ہوتے ہیں صرف فرق ان کے مادوں میں کمی بیشی ہے جس سے ان کی ظاہر شکل میں فرق معلوم ہوتا ہے ورنہ ان

کا معمولی سے فرق کے ساتھ ایک ہی قسم کی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کیا جاتا ہے اگر ان کی ماہیت میں فرق ہوتا جیسا کہ جمہور اطباء کا قول ہے کہ خسرہ صفراوی بخار ہے تو ان کے علاج اور ادویہ میں ضرور فرق ہوتا خسرہ کے مریض کو بجائے خوب کلاں۔ انجیر۔ عناب۔ منقی دینے کے اعصابی اور مولد بلغم ادویہ دیتے۔ لیکن نہ تو بلغم پیدا کرنے والی ادویہ سے خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے اور نہ ہی شدت میں کمی آتی ہے بلکہ علامات میں شدت ہو جاتی ہے۔

علامات: خسرہ کے مریض چونکہ زیادہ تر بچے ہوتے ہیں، بچوں کا مزاج عموماً اعصابی ہوتا ہے۔ جب ان کے دماغی و اعصابی نسیج میں تیزی آتی ہے تو اول زکام ہوتا ہے بار بار چھینکیں آتی ہیں ناک سے رقیق پانی بہتا ہے۔ پھر کسی قدر گاڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے چونکہ نزلہ زکام کی شدت ہوتی ہے جس سے اعصاب میں شدید سوزش ہوتی ہے اس لئے مریض کو لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے بشدت بخار سے بعض اوقات ہاتھ پاؤں میں تشنج اور اینٹھن ہو جاتی ہے سر اور پیشانی میں درد ہوتا ہے آنکھوں میں سرخی اور خارش ہوتی ہے۔ ناک میں خراش سے بچہ ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ زبان کا بیرونی سرا انتہائی سرخ اور پچھلا سرا میل زدہ ہوتا ہے رخساروں اور لبوں کا رنگ بھی سرخ ہو جاتا ہے۔

چونکہ مریض کے گلے میں خراش ہوتی ہے اس مریض اپنے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس کرتا ہے اسے خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھیپھڑوں میں نزلہ زکام کی رطوبت جمع ہو کر سانس میں تنگی پیدا کر دیتی ہے۔ اول رطوبت کے اجتماع اور متعفن ہونے کی وجہ سے خشک کھانسی اٹھتی ہے سینہ جکڑا ہوا

اور تنگی تنفس ہوتی ہے بخار کے تین دن بعد مریض کو سرخ رنگ کے دانے یا دھپڑ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جسے عرف عام میں نکالیر یا خسرہ کہتے ہیں۔ یہ دانے اول آنکھوں میں محسوس لگتے ہیں اور بعد میں چہرہ پیشانی پر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ایسے ہی یہ سرخی مائل دانے تمام جسم پر نکل آتے ہیں۔ جب پاؤں تک خسرہ ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اوپر سے خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے دانوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ باریک باریک چھلکے یعنی بھوسی اترنا شروع ہو جاتی ہے مریض کے تمام جسم پر خارش ہوتی ہے دانے خشک ہونے سے پہلے عموماً بخار ایک سخت کے ساتھ پسینہ آ کر اتر جاتا ہے۔

اگر مرض میں شدت پیدا نہ ہو تو عموماً ۷، ۹ روز کے اندر بخار ختم ہو جاتا ہے ورنہ بحرانات ۱۱ روز بعد پھر بحران ہوتا ہے۔ بعد میں کامیابی کی صورت میں پھر دوبارہ بخار نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو بہت کم ہوتا ہے۔ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوزش کی وجہ سے ناک میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسے خارج کرنے کے لیے مریض عموماً ناک سے کوئی شے نکالنے کی ناکام کوشش کرتا ہے یہ بھی خسرہ کی بہت بڑی تشخیصی علامت ہے۔

جلد

چونکہ خسرہ کے مریض کا زہریلا مواد (جو جلد کے نزد رگوں کے باہر یا اندر متعفن ہو چکا ہوتا ہے) جلد کے ذریعے اخراج پاتا ہے اور جلد کے نیچے ہی اعصاب کی کثرت ہوتی ہے اس لئے تمام جسم کے حاسہ اعصاب میں سوزش ہو جاتی ہے تمام جسم سوزش کی وجہ سے سرخی مائل ہو جاتا ہے تمام

جلد پر چھوٹے چھوٹے سرخی مائل دانے پت کی مانند نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جو بڑھ کر اور ایک، دوسرے سے مل کر دھپڑوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

ایک خاص نوٹ

چونکہ خود دماغ اور اس کے متعلق اعضا میں سوزش ہوتی ہے اس لئے خسرہ نکلنے کی ابتدا آنکھوں، کانوں، چہرہ، زبان اور رخساروں سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج نیچے کے اعضا میں بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام جسم پر ظاہر ہوجاتی ہے سوزش کا اختتام بھی سر سے نیچے کی طرف ہی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے تو اس وقت بلغم کی بجائے سوداویت کا غلبہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خسرہ کے مریض کا رنگ عموماً سیاہ ہوجاتا ہے خشک بھوسی اترتی ہے اور خارش بھی ہوجایا کرتی ہے جو عضلاتی تحریک کی علامت ہے اور شفا کی علامت ہے۔

معدہ و امعاء

چونکہ معدہ میں بھی اعصابی انسجہ کا وجود پایا جاتا ہے جو معدہ میں بھوک کا احساس دلاتے ہیں، معدہ کے اعصاب میں سوزش سے بلغمی رطوبات کی سکریشن ہوکر معدہ کی ترشی تقریباً ختم ہوجایا کرتی ہے ساتھ ہی یہی بلغمی رطوبات نہ جزو بدن ہوتی ہیں اور نہ ہی جلد اخراج پاتی ہیں جس سے خسرہ کے مریض کی بھوک بالکل بند ہوجاتی ہے۔ بلکہ کثرت رطوبت کی وجہ سے ابکائیاں اور قیئیں آنی شروع ہوجاتی ہیں۔ معدہ کے عضلات میں سکون ہوکر تحریکات معدہ بالکل رک جاتی

ہیں۔ مریض معدہ میں بوجھ اور اسے ابھرا ہوا محسوس کرتا ہے اس طرح امعا میں بھی رطوبات کی سکریشن ہوتی ہے جس سے اکثر بدبودار دست آیا کرتے ہیں۔ باوجود دست آنے کے پیٹ میں ہوا معلوم ہوا کرتی ہے جو خسرہ اور چیچک کے مریض کی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہے۔

دماغ

چونکہ دماغ کی سوزش سے ابتدا میں رطوبات کی سکریشن بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ان سے عضلاتی اعضا میں انتہائی سکون ہوجایا کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں مریض پر نیند کا سا غلبہ رہتا ہے باوجود شدید بخار کے مریض گم سُم پڑا رہتا ہے یہ خسرہ کی سب سے اہم علامت ہے۔

پیشاب

ابتدا میں مریض کے قارورے کا رنگ سفید شفاف ہوتا ہے جوش حرارت طبیعت عضلات کی طرف ہوتی ہے پیشاب میں کسی قدر سرخی اور غلاظت آنا شروع ہوجاتی ہے اگر قارورہ کو شیشی میں رکھ دیا جائے تو شیشی کے پیندے میں بلغمی رسوب تہ نشین ہوتے نظر آتے ہیں شیشی کو ہلانے پر پھر پیشاب میں مل جاتے ہیں۔

چہرہ کا رنگ ابتداء سے ہی سرخی مائل ہو جاتا ہے خاص کر رخساروں میں سرخی کی جھلک بہت پائی جاتی ہے۔ آنکھیں سرخی مائل اور ان سے پانی بہتا رہتا ہے

نبض

خسرہ۔ چیچک وغیرہ کے مریضوں کی نبض بخار کی شدت کے مطابق ہی سریع وبطی ہوتی ہے اکثر پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے اگر ایسے مریض کی نبض صبح کے وقت (جب بخار کم ہو) دیکھی جائے تشخیص میں بڑی آسانی رہتی ہے اور وہ خالص اعصابی عضلاتی معلوم ہوتی ہے۔

گلہ خسرہ کے مریض کے گلے کی غشا مخاطی شدید سوزش ناک ہوتی ہے جس سے رطوبات بلغمیہ کی سکریشن ہر وقت جاری رہتی ہے سوزش کی وجہ سے مریض اپنے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس کرتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے یا کھانس کر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

کھانسی

خسرہ میں مبتلا انسان کے پھیپھڑوں میں چونکہ رطوبات کثرت سے جمع ہو چکی ہوتی ہیں جس سے اسے سانس میں تنگی معلوم ہوتی ہے چونکہ ابتدا میں رطوبات کچی اور رقیق ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کو جب کھانسی آتی ہے تو کھانسنے سے بلغم بالکل نہیں نکلتا صرف خشک ٹھسکا ہی ہوتا رہتا ہے۔ جو ایک مخصوص قسم کی آواز لئے ہوتا ہے جو خسرہ کی تشخیص میں بہت مدد دیتا ہے

زبان

چونکہ زبان کا باہر کا سرا اعصابی اثرات سے متاثر ہوا کرتا ہے یا زبان میں اعصابی انسجہ کی کثرت زبان کے سرے میں ہی تسلیم کی گئی ہے اس لئے چونکہ خسرہ کے مریض اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کی زبان کا بیرونی سرا سوزش اعصاب کی وجہ سے سرخی مائل ہوتا ہے اور باقی حصہ پر نہایت میل جمی ہوئی ہوتی ہے۔

ناک۔ ناک حواس خمسہ کا ایک بڑا رکن ہے اس لئے اس میں بھی سب سے زیادہ اعصابی انسجہ کی کثرت ہے خسرہ کے مریض کے ناک میں بھی شدید سوزش ہو کر بلغمی رطوبات کی سکریشن شروع ہو جاتی ہے کثرت سے چھینکیں ہوتی ہیں۔ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوزش کی وجہ سے ناک میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسے خارج کرنے کے لئے مریض عموماً ناک سے کوئی شے نکالنے کی ناکام کوشش کرتا ہے یہ بھی خسرہ کی بہت بڑی تشخیصی علامت ہے۔

جلد

چونکہ خسرہ کے مریض کا زہریلا مواد (جو جلد کے نزد رگوں کے باہر یا اندر متعفن ہو چکا ہوتا ہے) جلد کے ذریعے اخراج پاتا ہے اور جلد کے نیچے ہی اعصاب کی کثرت ہوتی ہے اس لئے تمام جسم کے حساس اعصاب میں سوزش ہو جاتی ہے۔ تمام جسم سوزش کی وجہ سے سرخی مائل ہو جاتا ہے تمام جلد پر چھوٹے چھوٹے

سرخی مائل دانے پت کی مانند نکلنے شروع ہوجاتے ہیں جو بڑھ کر اور ایک دوسرے سے مل کر دھپڑوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں ۔

ایک خاص نوٹ

چونکہ خود دماغ اور اس کے متعلق اعضاء میں سوزش ہوتی ہے اس لیے خسرہ نکلنے کی ابتدا آنکھوں، کانوں، چہرے، زبان اور رخساروں سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج نیچے کے اعضاء میں بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام جسم پر ظاہر ہوجاتی ہے سوزش کا اختتام بھی سر سے نیچے کی طرف ہی ہوتا ہے ۔

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے تو اس وقت بلغم کی بجائے سوداویت کا غلبہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خسرہ کے مریض کا رنگ عموماً سیاہ ہوجاتا ہے۔ خشک بھوسی اترتی ہے۔ اور خارش بھی ہوجایا کرتی ہے جو عضلاتی تحریک کی علامت ہے اور تشنج کی علامت ہے ۔

معدہ و امعاء

چونکہ معدہ میں بھی اعصابی انسجہ کا وجود پایا جاتا ہے جو معدہ میں بھوک کا احساس دلاتے ہیں، معدہ کے اعصاب میں سوزش سے بلغمی رطوبات کی سکریشن ہوکر معدہ کی ترشی تقریباً ختم ہوجایا کرتی ہے ساتھ ہی یہی بلغمی رطوبات نہ جزو بدن ہوتی ہیں اور نہ ہی جلد اخراج پاتی ہیں۔ جس سے خسرہ کے مریض کی بھوک بالکل بند ہوجاتی ہے بلکہ کثرت رطوبت کی وجہ سے ابکائیاں اور قئیں آنا شروع ہوجاتی ہیں معدہ کے عضلات میں انتہائی سکون ہوکر تحریکات معدہ بالکل رک جاتی ہیں۔ مریض معدہ

میں بوجھ اور اسے بھرا ہوا محسوس کرتا ہے ۔

اسی طرح امعاء میں بھی رطوبات کی سکریشن ہوتی ہے جس سے اکثر بدبودار دست آیا کرتے ہیں، باوجود دست آنے کے پیٹ ہوا معلوم ہوکر آتی ہے جو خسرہ اور چیچک کے مریض کی مرض کی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہے ۔

دماغ

چونکہ دماغ کی سوزش سے ابتدا میں رطوبات کی سکریشن بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ان سے عضلاتی اعضاء میں انتہائی سکون ہوجایا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں مریض پر نیند کا سا غلبہ رہتا ہے۔ باوجود شدید بخار کے مریض گم سم ٹھپا رہتا ہے۔ یہ خسرہ کی سب سے اہم علامت ہے۔ جوں جوں سوزش دماغ و اعصاب میں بڑھتی جاتی ہے مریض میں بے چینی اور گھبراہٹ بھی بڑھتی ہے حتیٰ کہ مریض چند منٹ زیادہ سو نہیں سکتا اکثر جاگتا رہتا ہے یا سوتے ہی خوابوں کی دنیا میں چلا جاتا ہے جہاں اسے ڈراؤنے خواب آتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خسرہ و چیچک کا مریض عموماً ڈر جایا کرتا ہے ایسے طفولیت کو عموماً درد سر ہوا کرتا ہے۔ جب دماغ و اعصاب میں سوزش شدت اختیار کرلیتی ہے تو اکثر بچوں کو ام الصبیان کے دورے پڑنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جس میں ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں گردن تن جاتی ہے آنکھیں اوپر کو کھنچ جاتی ہیں۔ یہ اعصاب و دماغ کی سوزش کی سب سے بڑی علامت ہے ۔

علاج

چونکہ نظریہ مفرد اعضاء میں خسرہ سوزش دماغ و اعصاب کی وجہ سے تسلیم کیا جاتا ہے جس کی تحریک مادہ کی کمی بیشی کے تحت کبھی اعصابی غدی اور کبھی اعصابی عضلاتی ہوتی ہے اس لئے چونکہ عضلات میں سکون ہوتا ہے۔ لہٰذا نظریہ مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق مسکن اعضاء عضلات کو تحریک دی جائے گی۔

عضلات کو تحریک دیتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ اگر بخار زیادہ ہے جس سے سرسام ہونے کا خطرہ ہو تو ہم ایسے مریضوں کو عضلاتی اعصابی ادویہ دیں گے اور اگر بخار ہلکا ہلکا ہو تو ہم ایسے مریضوں کو عضلاتی غدی دوائیں دیں گے۔ دوائی علاج کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ اگر مریض کو دست وغیرہ آتے ہیں تو محرک سے شدید تک دوا دیں گے اور اگر قبض ہو گی تو ملین سے لیکر مسہل تک بھی استعمال کرائیں گے تاکہ فضلات کا اخراج جلد ہو جائے۔

علاج کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ اگر مریض کو دست بدبودار آتے ہوں تو انہیں کم تو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بالکل بند کرنا مریض پر ظلم ہو گا۔

خسرہ و چیچک کے اکثر مریضوں کو جب آرام آنے لگتا ہے تو خود بخود دست بدبودار لگ جاتے ہیں۔ ایسے وقت انہیں بند نہیں کرنا چاہیے۔

خسرہ کے لئے نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے مطابق نہایت مفید اثرات کے حامل ہیں۔ خاص کر عضلاتی غدی شدید

پارہ گندھک کی کجلی کے ساتھ استعمال کرنے سے فوری فائدہ دیتا ہے۔ دست بند کرنے کے لئے اکسیرومائی سین پوڈر کے قائم مقام ہے نسخہ درج ذیل ہے

ھوالشافی۔ کرنجوہ۔ آملہ ہر ایک ہم وزن۔

عضلاتی اعصابی محرک مقدار خوراک ۲ رتی سے چار رتی دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی شدید

ھوالشافی

کرنجوہ	آملہ	پھٹکڑی
ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ

پہلی دونوں ادویہ کے برابر پھٹکڑی لیکر باریک کرکے محفوظ کریں

مقدار خوراک: ۴ رتی سے ۶ رتی ہمراہ قہوہ دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی ملین

ھوالشافی

کرنجوہ	آملہ	پھٹکڑی	ہلیلہ سیاہ
ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے بمقدار ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی مسہل

ھوالشافی

کرنجوہ	آملہ	پھٹکڑی	ہلیلہ سیاہ	جلاپہ ہیرپیڑ
ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ	۸ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے بمقدار نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

عضلاتی غدی محرک

ھوالشافی دارچینی ۔ لونگ ۔ دونوں ہم وزن
مقدار خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک ہمراہ قہوہ ۔

عضلاتی غدی شدید

ھوالشافی لونگ ۔ دارچینی ۔ جلوتری
ایک تولہ ۔ ایک تولہ ۲ تولہ
تمام ادویات کو باریک کر کے بمقدار نصف ماشہ سے دو ماشہ تک دن میں چار بار ہمراہ قہوہ ۔

عضلاتی غدی ملین

ھوالشافی لونگ دارچینی جلوتری مصبر
ایک تولہ ایک تولہ ۲ تولہ ۴ تولہ
تمام ادویہ کو باریک کر کے بمقدار ۲ رتی سے نصف ماشہ

عضلاتی غدی مسہل

ھوالشافی لونگ ۔ ایک تولہ ، دارچینی ایک تولہ
جلوتری ۲ تولہ ۔ مصبر ۲ تولہ ۔ حنظل ۴ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے دو ، دو رتی دن میں چار بار

کھجلی

ھوالشافی پارہ ایک تولہ ، گندھک ۲ تولہ ۔ دونوں کو ایک گھنٹہ تک خوب کھرل کریں جب سیاہ سفوف ہو جائے تو بمقدار نصف رتی سے رتی تک عضلاتی غدی شدید میں ملا کر استعمال کرائیں ۔

جوشاندہ خمرہ

ھوالشافی گل بنفشہ عناب انجیر سنقی خوبکلاں لونگ
۶ ماشہ ، ۷ دانہ ، ۳ دانہ ، ۷ دانہ ۲ ماشہ ۲ عدد

تمام ادویہ کو ½ سیر پانی میں بھگو دیں تین چار گھنٹے بعد گرم کر کے چند جوش دیں پھر جب پیاس لگے تو اس جوشاندہ کے پانی کو پلاتے رہیں ۔
روزانہ نیا جوشاندہ تیار کریں اور پلاتے رہیں ۔ اس سے ایک طرف دانے جلد نکلیں گے دوسرے گلے کی خراش اور کھانسی میں کمی آ جائے گی ۔

نوٹ۔ جو بلدی خسرہ کے مریض کے بستر پر چھڑکیں تاکہ بیرونی حصہ جسم میں اثر انداز ہو کر خسرہ کے مادہ کو پکانے میں مدد دے۔

خسرہ کے مریض میں گرمی کی شدت سے ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے خمیرہ مروارید کھلائیں۔

اگر قبض ہو تو بچہ کے لئے ¼ سے ½ رتی جوان کے لئے ایک رتی سے دو رتی دن میں دو بار کھلائیں قبض رفع ہو جائے گی۔

اگر دست کثرت سے آنے لگیں تو یہ نسخہ دیں۔

ہوالشافی ہلیلہ سیاہ۔ لونگ۔ دارچینی۔ پوست خشخاس ہم وزن مقدار خوراک نصف رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار

ہمراہ قہوہ لونگ ۳ عدد دارچینی ایک ماشہ شربت حب الآس بھی دست روکنے کے لئے بے حد مفید ہے

لنگڑی کا درد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لنگڑی کا درد۔ ریگن	عرق النساء	سٹیاٹیکا SCIATICA

تعارف یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے بیرونی رخ پاؤں کے انگوٹھا تک چلا جاتا ہے۔ فرنگی طب میں اس درد کو وجع المفاصل کہتے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔

یاد رکھیں نساء نام ہے ایک رگ کا جو سرین سے لیکر ٹخنے تک جاتی ہے۔

چونکہ اس درد کا اظہار اس رگ میں ہوتا ہے لہٰذا اس درد کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

لیکن یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پٹھوں کے بڑے عقب میں ہوا کرتا ہے جسے ڈاکٹری میں سٹیاٹیکا نرو کہتے ہیں۔

اکثر تو یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوا کرتا ہے لیکن کبھی دونوں ٹانگوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور لنگڑی کا درد

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق یہ درد گردوں کے نقص کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دو طرف مختلف صورت ہوتی ہے اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے اور بائیں طرف ہو تو اعصابی غدی ہوتی ہے۔

اسباب بائیں طرف ہو تو یہ کثرت جماع۔ کثرت شراب خوری۔ قوت باہ بڑھانے والی ادویہ جن میں شنگرف۔ پارہ۔ سنکھیا شراب

خانہ خراب۔ چٹ پٹی مصالحہ دار غذائیں جن میں شنگرف۔ کباب۔ بھنے گوشت انڈے وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں

اگر بائیں طرف درد ہو تو کثرت بول۔ پاخانے بار بار آنا۔ سرد یا مرطوب جگہ پر بیٹھنا۔ جرام مغز یا پشت کے مہروں پر چوٹ لگنا۔ وجع المفاصل بلغمی وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات سرین کے نیچے ٹانگ کی پچھلی طرف یہ درد شروع ہو کر گھٹنے کے پچھلی طرف ٹانگ میں ہوتا ہے نیز ٹخنے کے قریب سے گزر کر انگوٹھے تک محسوس ہوتا ہے۔ درد کبھی آہستہ کبھی یک لخت شروع ہو جاتا ہے چند لمحوں میں ہی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اکثر دردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مریض لنگڑا کر چلتا ہے۔ اسی نسبت سے اسے لنگڑی کا درد کہتے ہیں۔

علاج اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو پھر بھی مزید تحقیق کر لیں کہ واقعی درد عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہے جس کی شناخت یہ ہے کہ درد کے دوران پیشاب سرخ زردی مائل آتا ہوگا۔ گرمی کے وقت (دن) درد زیادہ ہوتا ہوگا۔ پیشاب تھوڑا اور جلن سے آتا ہوگا۔ دل درد کے دورہ کے دوران شدید دھڑکتا ہوگا۔

اگر عضلاتی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاءاللہ شفا دیگی۔

نسخہ جات قانون مفرد اعضاء کے تحت ماکو پیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات فوری فائدہ مند ہیں۔ ضرورت کے مطابق ملین مسہل اور تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: اکسیر جدید۔ حب شفا اور اعصابی غدی تریاق معجون سورنجاں ہمراہ عرق

سونف دن میں تین بار

تفصیل نسخہ درج ذیل ہے۔

اکسیر جدید

ھوالشافی

دار چینی ۱۰ گرام - رسکپور ۱۰ گرام - ہڑتال ورقیہ ۱۰ گرام - پارہ ۱۰ گرام - گندھک آملہ سار ۱۰ گرام

اجوائن دیسی ۲۰۰ گرام - آب مولی ایک کلو - بابچی ۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی بنا لیں پھر باقی تینوں چیزیں ملا کر مولی کے پانی سے خوب کھرل کریں بعد میں آخری دوائیں الگ پیس کر ملا لیں۔

مقدار خوراک حب بقدر نخود دن میں تین بار

حب شفا

ھوالشافی

صندل سفید ۳۰ گرام - چھوٹی چندن ۳۰ گرام - دھنیا ۴۰ گرام - گل سرخ ۴۰ گرام - میٹھا تیلیہ ۱۰ گرام

اجوائن خراسانی ۲۰ گرام

پہلے میٹھا تیلیہ پیس لیں پھر اجوائن خراسانی ملا کر پیسیں بعد میں دوسری اشیاء الگ پیس کر ملا لیں

مقدار خوراک حب بقدر جنگلی بیر۔ دن میں تین بار

اعصابی غدی تریاق

ھوالشافی آک کا دودھ ۔ ہلدی ۔ سہاگہ ۔ نوشادر ٹھیکری قلمی شورہ ہم وزن

ترکیب تیاری دودھ آک کے سوا تمام ادویہ باریک کر لیں پھر آک کا دودھ ملا کر توے پر خشک کر لیں۔

مقدار خوراک حب بقدر نخود بنا لیں۔ دن میں تین بار

اگر لنگڑی کا درد بائیں طرف ہو اور اعصابی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں ۔ یہ نسخہ جات بہی مفید ہیں۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی

مرچ سرخ	تار بیلر	سنکھیا	کشتہ کچلہ	کشتہ فولاد
۱/۲ حصہ	۱/۲ حصہ	۱ حصہ	۴ حصہ	۱/۲ حصہ

سب ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کر لیں حب بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار

حب صابر

ھوالشافی

گندھک آملہ سار	شحم حنظل	مصبر
۴ حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ

حب بقدر نخود تیار کر لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

رعشہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لرزہ ۔ رعشہ	رعشہ ارتعاش	کوریا CHOREA

تعارف جسم کے کسی حصہ خصوصاً ہاتھ پاؤں کا کانپنا یا بغیر ارادہ کے حرکت کرنا رعشہ کہلاتا ہے اس میں جسم کے ایک یا دونوں جانب کے ہاتھ پاؤں کے اختیاری عضلات میں غیر منتظم حرکات شروع ہو جاتی ہیں بعض دفعہ چہرہ اور جسم کے تمام عضلات حرکت کرنے لگتے ہیں جب مریض سو جاتا ہے تو پھر یہ علامات غائب ہو جاتی ہیں۔

اسباب یہ تکلیف اکثر ۶ سے ۱۶ برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے خصوصاً نوجوان لڑکیوں کے حیض کی خرابی سے ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جوان بوڑھے اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکثر عصبی مزاج والے والدین یا بانجھ لاوالی عورت کی اولاد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہے۔

وجع المفاصل کمی خون۔ رطوبات کی کثرت۔ دماغ پر چوٹ لگنا۔ خوف اور ذلت کے جذبات بھی اس کا باعث بن جاتے ہیں۔

دراصل یہ سکتہ کی ابتدائی علامت ہے اس میں قوت حرکات مکمل طور پر ختم نہیں ہوا کرتی۔ نامکمل قوت حرکت کی خرابی سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے جسے ہم رعشہ کہہ دیا کرتے ہیں۔

جسم میں تیزابیت، ترشی کی زیادتی۔ خشکی گرمی بڑھ کر دل کے فعل کو مشینی طور پر تیز کر دیتی ہے جس سے حرکتی اعضا ہاتھ پاؤں، سر وغیرہ میں رعشہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔ قانون مفرد اعضا میں غیر ارادی عضلات میں تحریک و سوزش ہوتی ہے۔ اور عضلاتی غدی تحریک کا مظہر کہلاتی ہے۔

علامات

جب رعشہ خفیف ہوتا ہے تو مریض چلنے پھرنے میں لڑکھڑاتا ہے اگر کوئی چیز پکڑنا چاہتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتا ہے۔

شدید حالت سے پہلے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں خود بخود عجیب قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ مریض کھڑے ہوتے وقت لڑکھڑاتا ہے جب اسے زبان باہر نکالنے کو کہیں تو یکدم باہر نکالنے کے بعد اندر لے جاتا ہے کھانا کھاتے وقت نوالہ منہ میں جانے کے اس کے سر پر چلا جاتا ہے سونے کی حالت میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر خواب آ جائے تو رعشہ کی تمام تکالیف ہونے لگتی ہیں۔

آنکھیں ادھر ادھر پھرتی ہیں۔ مریض دانت پیسنے سے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے۔ شدید حالت میں کھانا پینا۔ بولنا دشوار ہو جاتا ہے آخر کار مریض ارادے سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔

انجام

عموماً یہ تکلیف ۲/۱ ۱، ۲ (ڈیڑھ یا دو ماہ) رہتی ہے اگر تین ماہ گذر جائیں تو مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔

علاج

چونکہ شدید عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ و ادویہ سے کرنا چاہیے تاکہ تشنجی عضلات میں تحلیل واقع ہو کر ان کی سوزش رفع ہو جائے اور ارادی عضلات کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکے۔

اگر عورت کو یہ تکلیف ہو تو مزاج کے مطابق خون کی دو تین بوتلیں لگا دیں جس سے خون کی کمی پوری ہو جائے اگر اس کا سبب حمل ہو تو حمل ساقط کرا دیں۔

اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں اگر مریض چٹ پٹی اور تیز مصالحہ دار اغذیہ کھانے کا عادی ہو تو انہیں روک دیں۔ مثلاً کباب انڈے۔ مچھلی۔ بھنے ہوئے اور روسٹ کئے ہوئے گوشت روک دیں۔ کھانے کے لئے ساگ۔ مولی۔ شلغم

گاجر۔ مونگرے کھانے کی ہدایت کریں۔ حلوہ گندم۔ حلوہ بادام۔ حلوہ گاجر خاص طور پر مفید ہیں۔

نوٹ: مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرائیں نیند کے لئے خصوصاً دوائیں دیں۔ حب شفا۔ اعصابی غدی تریاق اور خمیرہ اسطوخودوس رعشہ کے لئے مفید ہے۔ حب شفا اور اعصابی غدی تریاق کے نسخہ جات لنگڑی کے درد کے مضمون میں لکھ چکا ہوں۔

خمیرہ اسطوخودوس

اسطوخودوس	چھوٹی چندن	دھنیا	سناکی
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

ترکیب تیاری

رات کو ۱۰۰ گرام پانی میں بھگو دیں۔ صبح شام چھان کر پلا دیں۔ ابالنے یا رگڑنے کی ضرورت نہیں۔

برائے مالش

ہو الشافی

مٹھا تیلیا	اجوائن خراسانی	آب برگ آک
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۱۰۰ گرام

آب برگ دھتورہ	تیل سرسوں
۱۰ گرام	۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری

پہلے مٹھا تیلیا اور اجوائن خراسانی کو توڑ پھوڑ لیں پھر دوسرے پانی اور تیل ملا کر آگ پر خشک کر لیں جب تیل رہ جائے چھان کر محفوظ کر لیں۔

صبح شام سر اور حرام مغز پر مالش کریں۔ رعشہ سے متاثرہ مقامات پر بھی مالش کرائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

تشنج یا اینٹھن

تعارف تشنج جسے کھچاؤ یا اینٹھن بھی کہتے ہیں غیر اختیاری عضلات کے جلد جلد یا بار بار اکڑاؤ اور کھچاؤ کا نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اسباب سردی کی شدت۔ مرگی۔ کزاز۔ سکتہ۔ سمیت بول شراب کی کثرت اور کچلہ وغیرہ کی سمیت کے نتیجہ میں تشنجی علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ فتور حیض نفاس اور ایام حمل میں زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں عورتوں میں جلق کی بد عادت، کثرت مباشرت اور ممسک و ملذذ اور شدید جنسی جذبات کو بڑھانے والی ادویہ غیر ارادی عضلات کو اس قدر تیز کر دیتی ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت تشنج یا اینٹھن قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی کا نتیجہ ہیں۔

علامات اول چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے کبھی نیلا بھی ہو جاتا ہے آنکھیں تنگ ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ آگے پیچھے کے عضلات کھینچ کر جسم تختہ ہو جاتا ہے اگر عضلات میں سکیڑ کمر کی طرف ہو تو ٹانگیں اور کمر کی طرف مڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کزاز میں دیکھنے میں آتا ہے اگر سامنے کے عضلات میں سکیڑ ہو تو سارا جسم سامنے کی طرف (جس طرح آدمی رکوع میں جاتا ہے) جھک جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے عضلات جلد جلد کھینچتے ہیں چہرہ کے عضلات جب کھینچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض ہنس رہا ہو۔ اکثر اینٹھن یا تشنج ہوش و حواس کی صورت میں ہوا کرتا ہے شاذ و نادر کمزور مریض بے ہوش ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور تشنج

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ عضلات حرکت کے اعضاء ہیں اور یہی حرارت پیدا کیا کرتے ہیں۔ جب حرارت غریزی کی کمی ہو جاتی ہے تو طبیعت مدبرہ بدن قلب و عضلات کو تیز کر دیا کرتی ہے جس سے حرارت پیدا ہو کر عام نقائص دور ہو جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ اسباب ہی اس قسم کے لاحق ہو جاتے ہیں کہ قلب و عضلات کو ضرورت سے انتہائی تیز کر دیتے ہیں جس سے غیر ارادی عضلات بے قابو ہو جاتے ہیں اور تشنجی حرکات کرنے لگتے ہیں۔ اور حرارت اس قدر پیدا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ مرنے کے کافی دیر بعد بھی سرد نہیں ہوتی۔

علاج چونکہ تشنج کا مطلب یہ ہے کہ حرارت کی پیدائش ہو رہی ہے جسم میں کوئی زہر ایسا بن گیا ہے جسے پگھلا کر طبیعت مدبرہ بدن حرارت غریزیہ کے ذریعہ ختم کرنا چاہتی ہے۔

لہٰذا ڈاکٹروں کی طرح مریض کے سر پر برف کی ٹوپیاں نہ رکھیں یا برف کے پانی سے کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اس طرح مریض کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

لہٰذا جس قسم کا بھی علاج کریں اس کا مقصد جسم میں حرارت غریزی پیدا کرنا ہو تاکہ عضلاتی سوزش ختم ہو اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ جلد آرام آجائے گا۔

حرارت غریزی پیدا کرنے کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دینا ہوں گی۔ شدید حالتوں میں اکسیر تریاق اور شدید مسہل استعمال کر کے مریض کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی

جند بیدستر	شنگرف	نمک	زنجبیل
ا حصہ	ا حصہ	۴ حصہ	۴ حصہ

سب کو پیس کر ۵ ، ۵ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی کھلائیں۔

ہوالشافی

اسطوخودوس الماس سنامکی اجوائن خراسانی
چھوٹی چندن ہر ایک ہم وزن

سب کو پیس کر ۲ ، ۲ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق سونف کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

حب شفا

ہوالشافی

ستھا تیلیا	اجوائن خراسانی	گل سرخ	صندل سفید
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۴۰ گرام	۴۰ گرام
چھوٹی چندن	دھنیا		
۳۰ گرام	۴۰ گرام		

سب ادویہ کو باریک کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا دودھ سے دیں اللہ شفا دے گا۔

ناک میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

ناک قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت کا خاص آلہ ہے یہ چہرہ کے وسط میں بالائی لب کے اوپر مثلث شکل میں واقع ہے اس کے دو حصے ہیں۔ بیرونی حصہ کو ناک کہتے ہیں اور اندرونی حصے کو ناک کا جوف کہتے ہیں۔

ناک

اس میں دو سوراخ ہیں جو نتھنے کہلاتے ہیں دونوں نتھنوں کے درمیان ایک دیوار ہے۔ نتھنوں کے باہر کی سطح صاف ہے البتہ اندرونی سطح میں بال ہوتے ہیں جو سانس لیتے وقت ہوا کے ساتھ گرد وغبار اندر جانے سے روکتے ہیں ناک کے اندرونی جھلی مسام دار ہوتی ہیں جس سے ہلکی ہلکی رطوبت تراوش پاکر ناک کو تر رکھتی ہے۔

ناک کی جڑ میں تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔ دو جانبی اور ایک درمیانی ان کے علاوہ پانچ کریاں بھی ہوتی ہیں جن میں دو کریاں دونوں نتھنوں کے سوراخ پر اور دو پہلوؤں پر ایک ہر دو نتھنوں کے سوراخوں پر اور دو پہلوؤں پر

ناک کا جوف

ناک کا جوف دو بڑے بیڈول اور ناہموار غار ہیں جو چہرے کے درمیانی خط میں کھوپڑی کے بیندے سے منہ کی چھت اور تالو تک واقع ہے دونوں غار بذریعہ ایک کرکری دیوار کے الگ الگ ہیں ہر غار کا باہر کا سوراخ ناک میں کھلتا ہے اور نیچے والا سوراخ حلق میں کھلتا ہے۔

جب انسان بیہوش ہو جاتا ہے یا گلے سے نگل نہیں سکتا۔ تو انہی سوراخوں سے نالی گزار کر غذا کا محلول معدہ میں داخل کرتے ہیں۔

ماہیت شم یعنی سونگھنے کی حقیقت

ناک کی اندرونی سطح میں جو لعاب دار جھلی (میوکیس ممبرین) ہے اس میں خاص قسم کے خلیے یعنی کیسے ہیں جو ناک کے عصب شامہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

جس طرح ہوا کے ذریعہ ہم سنتے ہیں اسی طرح ہوا کے ذریعہ ہم سونگھتے ہیں کیونکہ ہوا میں اشیا کے مادی ذرات اکثر ہر وقت تحلیل ہوتے رہتے ہیں ان میں اصل شے کے تمام خواص موجود ہوتے ہیں ناک میں یہ ذرات لگتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ مجہول شے خوشبودار ہے یا بدبودار۔ جن اشیاء کے متعلق ہمیں پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کس قسم کی خوشبو یا بدبو ہوتی ہے ان کو ہم بغیر دیکھے اور چکھے کے سونگھ کر ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ وہ کون سی شے ہے۔

یہ کام ناک کا نہیں ہے بلکہ ان کیسہ جات و خلیات کا ہے جو اپنے تاثرات عصب شامہ کے ذریعہ دماغ تک پہنچاتے ہیں دماغ ہی فیصلہ کرتا ہے کہ سونگھی جانے والی شے کون سی ہے:

زکام اور نزلہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زکام	زکام	کوریزا
ٹھنڈا زکام	ریزش	کولڈان دی ہیڈ
نزلہ	نزلہ	کٹار
ناک کی سوزش	التہاب انف	رائی نائی ٹس

تعارف:۔ ناک سے ترشح ہونے والی رطوبتوں کے نام ہیں۔ اطبائے متقدمین ان کا فرق یوں بیان کرتے ہیں۔

جب رقیق مادہ ناک سے نکلے اور اس میں سوزش ہو تو اس حالت کو زکام کہتے ہیں اور جب ایسا مادہ حلق کی طرف اور سینہ میں گرے تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔

انگریزی الفاظ کوریزا اور کولڈان دی ہیڈ دونوں زکام کے مترادف ہے اسی طرح رائی نائی ٹس کو بھی زکام کا مترادف تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یونانی لغت سے ہے جو مرکب ہے دو الفاظ سے رائی یعنی ناک اور دوسرے آئی ٹس یعنی سوزش یا ورم پس اس کے معنی ہوئے ناک کی سوزش اسی وجہ سے مذکورہ بالا الفاظ زکام کے لئے بولے جاتے ہیں۔

نزلہ عربی لغت سے ہے جو اپنے لفظی اور اصطلاحی معنوں میں کٹار کے مترادف ہے۔

کٹار

یہ یونانی لغت کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بہنا۔ لیکن اصطلاحی معنوں میں میوکس ممبرین یعنی غشائے مخاطی یا لعاب دار جھلی کا ورم یا اس کی سوزش کیونکہ جب کسی عضو کی غشائے مخاطی میں ورم یا سوزش ہوتی ہے تو اس سے رطوبت تراوش پاکر بہتی ہے۔ مطلق کٹار سے مراد ہے ورم غشائے مخاطی خواہ کسی جگہ ہو جب کسی عضو کے ساتھ اس کا تعلق ہو تو اس عضو کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے مثلاً انٹس ٹائنل کٹار (نزلہ معوی)، نیزل کٹار (نزلہ انفی)، پلمونری کٹار (نزلہ ریوی)۔

فرق نامکمل ہے

مندرجہ بالا زکام اور نزلہ کا فرق نامکمل ہے کیونکہ ناک سے تراوش شدہ رطوبت ایک ہی قسم کی نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ ناک سے بہنے والی رطوبتیں چاہے وہ ناک سے باہر خارج ہوں یا گلے کے اندر ہمیشہ ایک ہی قسم کی نہیں ہوتیں کبھی ناک کے اعصاب سوزش ناک

ہوکر بلغمی رطوبات کا اخراج شروع کر دیتے ہیں یہ ناک سے باہر بھی بہہ سکتی ہے اور گر
اور سینہ میں بھی گر سکتی ہیں

اسی طرح ناک کی غدی جھلی (غشائے مخاطی) سوزش ناک ہوکر صفراوی رطوبات کا اخراج
شروع کر دیتی ہیں یہ رطوبات بھی ناک سے باہر گر سکتی ہیں اور ناک سے ترشح ہوکر گلے اور
سینہ میں بھی گر سکتی ہے۔ نہ صرف دونوں قسم کی رطوبات ایک دوسری سے مختلف ہیں
بلکہ دونوں اقسام کی رطوبات دو مختلف مفرد اعضا سے تراوش پاتی ہیں لہٰذا دونوں کے باہر
خارج ہونے کو زکام اور اندر گرنے کو نزلہ کہنے سے مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکتی۔

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ رطوبات تین قسم کی ہوتی ہیں جن کے ناک سے اخراج
پانے کو نزلہ زکام کہتے ہیں ان رطوبات کو بلغم، صفرا، سودا کے نام سے پکارتے ہیں۔
جب یہ رطوبات جسم میں بڑھ جاتی ہیں تو بعض اوقات یہ ناک سے نکلنے لگتی ہیں۔
اس وقت نکلنے والی خلط کا مزاج جسم میں زور وں پر ہوتا ہے اس کے مزاج کی وجہ
سے ہی اس کا نام رکھا جاتا ہے تینوں اخلاط سے پیدا ہونے والے نزلہ زکام کے فرق کو بذریعہ
اخلاط، اسباب، علامات، اور علاج کے دلائل سے واضح کر رہا ہوں۔

زکام، نزلہ، اور بند نزلہ کا علاج

نزلہ زکام کا فرق واضح کرنے کے لئے پچھلے صفحات پر ٹھوس دلائل سے ایک دوسرے
سے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ اب ان کے علاج میں عام طور پر جو غلطیاں کی جاتی ہیں واضح
کرنے کی کوشش کروں گا۔

زکام و نزلہ کے علاج میں ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ بند نزلہ کی تشخیص اور علاج میں
کوئی مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ ناک سے کسی قسم کی رطوبت خارج نہیں ہوتی۔ اکثر ناک بند اور
خشک ہوتا ہے جو عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے قانون مفرد اعضا کا معالج ایسے مریض کیلئے
فوراً عضلاتی اغذیہ اور ادویہ روک کر غدی اغذیہ اور ادویہ تجویز کر کے کامیاب علاج کر سکتا ہے
لیکن زکام اور نزلہ کے علاج میں تقریباً نصف علامات ایک دوسرے میں مشترک پائی جاتی
ہیں جن کی موجودگی میں معالج کو فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ موجودہ مرض میں کونسی تحریک ہے۔

مثلاً زکام کے مریض کو بھی چھینکیں آتی ہیں اور نزلہ کے مریض کو بھی چھینکیں آتی ہیں۔
اسی طرح زکام کے مریض کے ناک سے بھی پانی بہتا ہے۔
پتلا بلغم زکام کے مریض کو آتا ہے اور نزلہ کے مریض کو بھی آتا ہے۔ بخصوصیت بعض اعصابی
تحریک زکام کے مریض کی بھی ہوتی ہے: غدی تحریک یا نزلہ کے مریض کی بھی ہوتی ہے
اسی طرح اور بھی کئی طرح مشترک ہوتی ہیں ان حالات میں معالج کے لئے ضروری ہے کہ
مریض کے اندر ہونے والی مشینی و کیمیائی اعمال کا مطالعہ کرے یعنی سب سے پہلے
یہ تشخیص کی جائے کہ جسم میں مشینی طور پر کون سے مفرد عضو تیز ہیں اور کن مفرد عضو میں
سستی اور کمزوری واقع ہو چکی ہے۔
مشینی اعمال کا پتہ چلانے کے لئے نبض سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ نبض کے ذریعہ
اندرونی مفرد اعضا کے کسی خاص نظام کا پتہ چلتا ہے کہ درست ہے یا تیز

ایک خاص نقطہ

جہاں یہ نقطہ ذہن نشین کر لیں۔ نبض کے ذریعہ جس مفرد عضو میں تیزی معلوم ہو اس کے کیمیائی مواد (خلط) خون میں پائے جائیں گے جس کی تصدیق آپ خون اور پیشاب ٹیسٹ کر کے کر سکتے ہیں

قانون مفرد اعضا اور کیمیائی اعمال

قانون مفرد اعضا خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے لئے کیمیائی ادویہ کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔

قانون مفرد اعضا کا دوسرا طریقہ تشخیص خون اور پیشاب کا وزن مخصوص اور گریویٹی معلوم کرنے کا ہے۔

یہ دونوں طریقے ذرا مشکل ہیں۔ قانون مفرد اعضا کا تیسرا آسان اور سہل طریقہ تشخیص بھی ہے اس کے بھی دو حصے ہیں اس طریقہ تشخیص میں خون کا کیمیائی امتحان کرنے کیلئے مریض کا چہرہ آنکھیں زبان اور ناخن وغیرہ کا رنگ دیکھا جاتا ہے مثلاً اگر چہرہ پھیکا ناخن سفید زبان میلی ہو تو خون میں رطوبات کی کثرت ہے۔ اگر آنکھیں زرد چہرہ پر پیلاہٹ آنکھوں پر سوجن ہو تو ایسے مریض کے خون میں صفرا کی زیادتی ہوگی۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا میں تشخیص کے بعد اصول علاج ہے جب تک کسی معالج کو قانون مفرد اعضا کا اصول علاج نہیں آتا ہے وہ کسی بھی مرض کا علاج نہیں کر سکتا۔

قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہے کہ جس مفرد حیاتی عضو میں تیزی ہو یا تحریک ہو اس کے بعد والے مفرد والے میں تسکین ہوگی اگر تسکین والے مفرد عضو میں تحریک

پیدا کر دی جائے تو ہر نئی پرانی پیچیدہ اور عسر العلاج مرض بھی نیست و نابود ہو جائے گی۔

مثلاً جیسے جگر و غدد میں تحریک و تیزی ہو تو اعصاب و دماغ میں تسکین ہوگی، علاج کے لئے ہم اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی پیدا کر دیں گے تو فوراً جگر و غدد میں تحلیل ہو کر غدی سوزش صفرا و حرارت کی زیادتی ختم ہو جائے گی۔ اگر غدی تحریک سے نزلہ و کھانسی و بلغم ہوگی تو فوراً ختم ہونا شروع ہو جائے گی۔ سوزش ختم ہوتے ہی نزلہ ریشہ کھانسی وغیرہ بھی دفع ہو جائے گی۔

اعصاب تسکین
جگر تحریک
تحلیل عضلات

تحریک
اعصاب
غدد
عضلات
تحلیل
تسکین

نسخہ جات برائے زکام

زکام چونکہ اعصابی تحریک اور دماغ و اعصاب کی تیزی سے ہوتا ہے لہذا اس کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے

پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، آملہ، بلیلہ، اسطوخودوس ہر ایک ۲-۳ ماشہ لے کر ۲ تولہ پانی میں بھگو دیا کریں صبح مل چھان کر پلا دیں۔ متواتر بیس دن پلانے سے پرانا زکام بھی غائب ہو جاتا ہے۔

دیگر: لونگ۔ دار چینی، کشتہ بلاں سنگھا، ہم وزن، ۲-۱ رتی دن میں تین بار
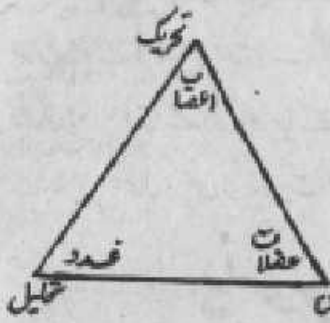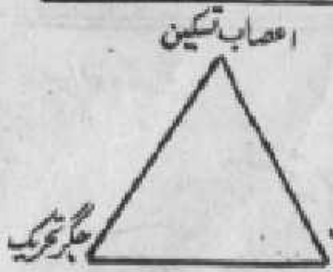
ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

نسخہ جات برائے نزلہ

نزلہ چونکہ غدی تحریک سے ہوتا ہے لہذا جب بھی کسی کو نزلہ کی شکایت ہو اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے غدی اعصابی نسخہ جات استعمال کرائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ نہایت مؤثر ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں

ھوالشافی: گوند کیکر، گوند کتیرہ، ست ملٹھی، ہم وزن، ۲-۲ ماشہ دن میں ۳ بار ہمراہ عرق سونف، یا گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ غدی کھانسی کے لئے بہترین ہے سینہ کی جلن کا تریاق ہے۔

دیگر: ست ملٹھی، کتیرا، شکر تیغال، مغز بادام، تخم خشخاش، ہر ایک ۹-۹ ماشہ، افیون ۳ ماشہ۔ حب بقدر مونگ بنا کر صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی کھلائیں بلکہ چوس کر کھانے کی ہدایت کریں۔

بند نزلہ کے لئے مجربات

بند نزلہ چونکہ عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں فوری اثر ہے

یہ نسخہ بھی مفید ہے: ھوالشافی: نوشادر ٹھیکری، مرچ سیاہ، اجوائن دیسی، ہر ایک ہم وزن۔ ۲-۲ رتی دن میں تین چار بار

ہمراہ سونف کی چائے کھلائیں

دیگر: ھوالشافی: سہاگہ سفید، کالی مرچ، ہم وزن لے کر گھیکوار کے عرق میں کھرل کریں۔ ۲ رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار ہمراہ گرم پانی کھلائیں۔

ناک کی بدبو

طبی نام	اردو نام	ڈاکٹری نام
بخر الانف	ناک کی بدبو	اوزینا OZOENA

تعارف: ناک سے گندے اور متعفن گوشت کی سی بدبو آتی ہے ایسے شخص کی ناک سے گلی سڑی بلغم اکثر نکلتی رہتی ہے اس کے پاس بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حساس شخص کو تو قے آنے لگتی ہے۔ اس کے برعکس مریض کو کسی قسم کی بدبو محسوس نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی قوت شامہ ناقص یا زائل ہو چکی ہوتی ہے۔ اگر ناک کی ہڈی زخمی ہو جائے تو اکثر ناک بیٹھ جاتی ہے

اسباب: اکثر یہ تکلیف سوزش نزکام کا سبب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ناک پر چوٹ لگنے سے یا ناک میں کسی غیر جنس کے پھنس جانے سے ناک کی اندرونی جھلی زخمی ہونے سے ہو جایا کرتی ہے۔ کبھی چیچک کی بعض عرصہ تک قائم رہنے سے یہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ عورتیں اور خنازیری مزاج کے بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں

تحریک: قانون مفرد اعضاء میں یہ تکلیف غدی عضلاتی تحریک کی پیداوار تسلیم کی جاتی ہے کیونکہ پیپ بننا قانون مفرد اعضاء میں غدی عضلاتی تحریک اور گرمی خشکی کی کیفیت کے بغیر تسلیم ہی نہیں کی جاتی۔

علاج: چونکہ ناک کی اندرونی جھلی متاثر ہوتی ہے لہذا ناک کی صفائی [illegible]

دن میں دو تین بار ناک کو گرم پانی کی پچکاری سے لازمی دھویا کریں۔ اگر پانی میں ذرا سا نمک ملالیں تو بہت بہتر ہے۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ ½ سیر پانی میں ایک رتی ملا کر پچکاری کر سکتے ہیں۔

ناک صاف کرنے کے بعد شہد اور ہلدی ہم وزن ملا کر روئی کی بتی پر لگا کر ناک میں لگائیں متواتر کئی دن لگانے سے سوزش رفع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں اور غدی اعصابی قطور ناک میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اطریفل اسطوخودوس جو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں اطریفل مقوی کے نام سے مشہور ہے بنا کر ضرور استعمال کرائیں اس سے اندرونی دماغ تک کے فضلات نکل جاتے ہیں۔

غذا:۔ صبح مکھن بادام یا مغزیات کا حریرہ کھلائیں۔ دوپہر، کدو، توری، ٹینڈے میٹھا چولائی کا ساگ، سبزی گوشت، ماش اور مونگ کی دال وغیرہ کھلائیں شام:۔ اگر بھوک زیادہ نہ ہو تو مغزیات کا حریرہ کھلائیں۔ ورنہ دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

ناک کے کیڑے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کے کیڑے	دیدان الانف	ورمز نیزل

تعارف:۔ نزلہ زکام کے بعض مریضوں کے ناک سے چھوٹے چھوٹے کیڑے خارج ہوتے ہیں۔

علامات:۔ نزلہ زکام کے مریض جو صفائی کا خیال نہیں رکھتے ان کے ناک

سے اکثر گندہ اور غلیظ بدبودار رطوبت نکلنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ پیپ نما اور خون آمیز مادہ خارج ہونے لگتا ہے اگر مادہ رک جائے تو سر میں درد رہنے لگتا ہے اور کچھ دنوں بعد ناک سے کیڑے خارج ہونے لگتے ہیں بعض مریضوں کے ناک کی ہڈی بھی متاثر ہو جاتی ہے لہذا ایسے مریضوں کی ناک بھی بیٹھ جاتی ہے۔

ناک کے کیڑے جس طرف راستہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں اکثر حلق میں چلے جاتے ہیں بعض مریضوں کے دماغ میں چلے جاتے ہیں جو باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔

اسباب:۔ سوزش، نزلہ، زکام، ناک کے اندر غلیظ رطوبت کا رک جانا۔ سوزش کے مقام پر پیپ پڑ جانا اور مقام ماؤف کا گل سڑ جانا۔

ایک خصوصی نوٹ:۔ بعض محققین کا خیال ہے جن مریضوں کے ناک میں پیپ پڑتی ہے ان کے ناک میں مکھیاں گھس کر انڈے دے جاتی ہیں جن سے یہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

قانون پیدائش جراثیم اور ناک کے کیڑے

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب اور جہاں کسی قسم کی رطوبات ضرورت سے زیادہ دیر تک جائیں اور ان پر مناسب حرارت اثر انداز ہو جائے تو ان رطوبات میں خمیر تعفن پڑ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ان رطوبات میں کیڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

رطوبات چاہے اس کائنات کے کسی مقام میں ٹھہریں یا جسم انسان کے اندر کسی جگہ رک جانے سے چند دنوں کے اندر ان میں خمیر و تعفن پڑ جاتا ہے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح رطوبات کے جسم انسانی کے اندر رک جانے سے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح ناک کے اندر غلیظ رطوبات رک جانے سے خود بخود جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ تصور غلط ہے کہ جس مریض کے ناک سے کیڑے نکلتے ہیں اس کے ناک میں پہلے مکھیاں گھس کر انڈے دیتی ہیں پھر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ تصور اور رائے بھی غلط ہے کہ ناک میں مکھیاں انڈے دے کر آتیں ان انڈوں سے مکھیاں پیدا ہونے کی بجائے کیڑے پیدا ہوں، کیونکہ قانون قدرت ہے کہ جس قسم کے حیوان یا نباتات کے تخم ہوں گے ان سے اسی قسم کی جنس پیدا ہوگی۔ لہٰذا اگر ناک میں مکھیاں گھس کر انڈے دے جائیں گی تو ان سے مکھیاں ہی پیدا ہوں گی کسی قسم کے کیڑے پیدا نہیں ہو سکتے۔

قانون مفرد اعضا اور جراثیم

قانون مفرد اعضا کی بنیاد چونکہ حیاتی مفرد اعضا پر قائم ہے۔ قانون مفرد اعضا میں بنیادی طور پر یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ان تینوں حیاتی مفرد اعضا میں سے کسی ایک میں تحریک، دوسرے میں تسکین اور تیسرے میں تحلیل ہوتا ہے۔

تسکین کے مقام پر رطوبات جمع ہوتی ہیں اور جب تک سکن عضو میں تسکین رہتی ہے رطوبات رکی رہتی ہیں ان میں خمیر اور تعفن بھی ہو سکتا ہے اور جراثیم بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج

قانون مفرد اعضا میں چونکہ تسکین کے مقام پر رطوبات کا رکنا تسلیم کیا جاتا ہے اور وہیں پر جراثیم کا رکنا ہونا تسلیم کیا گیا ہے لہٰذا جسم کے اندر کان میں کیڑے پڑ جائیں چاہے آنتوں میں کیڑے بن جائیں چاہے ناک سے کیڑے خارج ہوں ان کا سکن مفرد عضو سے تعلق تشخیص کرنا ضروری ہے تاکہ سکن عضو میں تحریک پیدا کر کے رکے ہوئے مادہ کو خارج کیا جا سکے جوں ہی رکے ہوئے مادے خارج ہوں گے فوراً ہی یہ جراثیم بھی غائب ہو جائیں گے۔ یہی صحیح علاج ہوگا قانون مفرد اعضا کے قادر مکرم یا اور بہتر نظریہ مفرد اعضا میں تینوں حیاتی مفرد اعضا کو تحریک دینے کے مختلف قسم کے نسخہ جات دیئے ہوئے ہیں ضرورت کے مطابق

سکن مفرد اعضا کو تحریک میں لا کر ہر قسم کے کیڑے اور جراثیم ہلاک کر سکتے ہیں۔
ناک روزانہ صاف کیا کریں۔ روغن تارپین ایک حصہ گرم پانی بیس حصے ملا کر ناک میں روزانہ پچکاری کریں۔ اگر روغن تارپین نہ ملے تو پھٹکڑی اسی نسبت سے ملا کر پچکاری کریں۔
ناک میں تیز قسم کی نسوار دیں جس سے زور زور سے چھینکیں آئیں اس طرح زندہ اور مردہ کیڑے نکل جائیں گے۔
ناک کو صاف کر کے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں
اسطوخودوس کا جوشاندہ یا اطریفل اسطوخودوس روزانہ کھلائیں اس سے دماغ تک کے کیڑے مر کر خارج ہو جائیں گے
مرواکا پانی ناک میں ڈالنا کیڑوں کے نکالنے کے لئے نہایت موثر ہے

ناک کی بواسیر

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کی بواسیر	بواسیر الانف	پولی پس نیزائی

تعارف:۔ ناک کے اندر نتھنوں میں سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات ناک کے کبھی ایک نتھنے کبھی دونوں نتھنوں کے اندر سفید زردی مائل سے پیدا ہو جاتے ہیں اس قسم کے سے نرم و پلپلے ہوتے ہیں۔
بعض مریضوں کے سے ریشہ دار سخت سرخ رنگ کے ہوتے ہیں مریض کو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناک میں کوئی چیز پھنس گئی ہے اکثر ناک میں انگلی مارتا ہے ناک سے اکثر ریشہ دار رطوبت نکلتی رہتی ہے کبھی خون آمیز رطوبت نکلتی ہے کبھی ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے جس نتھنے کے اندر مسہ ہو اس جانب کے نتھنے سے سانس

نہیں کیا جاتا۔ اگر مرض بہت بڑھ جائے تو نتھنا ابھر کر چہرہ بے ڈھنگا ہو جاتا ہے مریض گنگنا کر بولتا ہے

اسباب: بواسیر مقعد ہو یا بواسیر لب یا بواسیر انف ہو سب کا ایک ہی سبب ہوتا ہے اگر فرق ہے تو صرف مقام کا فرق ہے۔ جسم کے اندر یا باہر کہیں بھی مسے پیدا ہوں جسم اور خون میں خلط سودا کی زیادتی تیزابیت کی کثرت اور خشکی کی شدت سے ہوا کرتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا میں بواسیر کا عضوی سبب قلب و عضلات کی تیزی جگر و غدد میں سکون اور اعصاب و دماغ میں تحلیل تسلیم کی جاتی ہے۔

علاج

بواسیر کا علاج آج کل دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک علاج دستکاری (اپریشن) اور دوسرا دوائی علاج۔

دستکاری یا آپریشن کا علاج ایک ماہر جراح ہی کر سکتا ہے اس میں بھی ایک قباحت ہے کہ عمل دستکاری کے وقت بعض مریضوں کو جریان خون ہو جاتا ہے۔ خاص کر بواسیر الانف میں اکثر خطرناک ثابت ہوتا ہے لہذا بہتر ہے کہ بواسیر الانف کا علاج بذریعہ دوائی کیا جائے۔

قانون مفرد اعضا اور بواسیر کا علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت اگر بواسیر کا علاج کیا جائے تو کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔

چونکہ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات میں بواسیر کا مادی سبب تیزابیت کی زیادتی خلطی سبب خلط سودا کی زیادتی اور عضوی سبب قلب و عضلات کی تیزی اور غدد و جگر کی سستی تسلیم کیا جاتا ہے۔ لہذا بواسیر کے مریض کی غذا میں تیزابی و ترشی چیزیں روک دیں اور ساتھ ہی خلط صفرا پیدا کرنے والی اور جگر و غدد کو تحریک دینے والی دوا کھلائیں چند ہی دنوں میں بواسیری مسے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ان میں دباؤ کم ہو کر درد سے چھٹی اور خون کی آمد وغیرہ بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ سے سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں اور بواسیر سے ہمیشہ کیلئے

چھٹکارا مل جاتا ہے۔

ناک کی بواسیر کے مریض کو غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں۔ ناک میں پودینہ کے پانی سے روئی کا پھاہا تر کر کے ناک کے مسے پر لگائیں

غدی اعصابی یا غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

بیرونی استعمال کیلئے ایک تحفہ

ہوالشافی:۔ ہلدی ۱ تولہ، دیسی گھی ۵ تولہ، ہلدی کو سرمہ کی طرح باریک کر کے گھی میں ملا دیں۔ ناک میں یا مقعد کے مسوں پر لگائیں۔

نکسیر پھوٹنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نکسیر	رعاف	EPISTAXIS

تعارف: ناک کے کبھی ایک کبھی دونوں نتھنوں سے خون آنے کو نکسیر کہتے ہیں۔

علامات:۔ ناک کے کبھی ایک کبھی دونوں نتھنوں سے خون بہنے لگتا ہے اکثر قطرہ قطرہ خون آنے لگتا ہے شدت مرض میں دھار کے ساتھ خون آتا ہے۔ خون آنے سے پہلے اکثر ناک میں کھجلی ہوتی ہے جس سے مریض نتھنوں میں خارش کرتا ہے اور انہیں کریدتا ہے جس کے نتیجہ میں خون آنے لگتا ہے۔

اگر دماغ میں اجتماع خون ہو تو اکثر نکسیر سے پہلے سر میں بوجھ اور درد ہوا کرتا ہے اور نکسیر کا خون عام حالتوں سے زیادہ خارج ہوا کرتا ہے

اسباب:۔ نکسیر کے اسباب میں عام تصور ہے کہ خون دموی اور گرم مزاج کے

لوگوں کو آیا کرتا ہے۔ بخار اور کمی خون بھی اس کے اسباب ہیں۔
قانون مفرد اعضاء ان اسباب کو علمی اور فنی قرار نہیں دیتا کیونکہ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون اس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک جسم کے کسی مفرد عضو میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے سوزش اور زخم نہ ہو جائیں۔

جسم میں زخم کس طرح ہوتے ہیں

جسم میں زخم دو طرح سے ہوتے ہیں۔ اول کسی آلہ سے یا چوٹ لگنے سے۔ دوم خود بخود
اول صورت عام ہے اور بظاہری طور پر جسم کے باہر کسی تیز دھار آلہ سے یا ایک جسم کا دوسرے جسم یا شے سے ٹکرا جانے یا کسی جسم کا دوسرے جسم پر گر پڑنے سے زخم یا ٹوٹ پھوٹ واقع ہو جاتی ہے اور زخمی جگہ سے اندر کا سیال مادہ (خون) بہنے لگتا ہے۔

دوسری صورت

عام نہیں ہے شاذ و نادر واقع ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کی ماہیت کو سمجھا نہیں جا سکا۔
جاننا چاہیئے کہ دوسری صورت کیفیاتی ہوتی ہے اس کا مادہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا

کیفیات کے متعلق علمی حقائق

موجودہ زمانے کی سائنس گرمی اور سردی دو کیفیات کو تسلیم کرتی ہے۔ خشکی اور تری کو نہیں مانتی۔
یہی وجہ ہے کہ گرمی اور سردی کے اشیاء پر اثرات تو تحریر کئے ہیں لیکن تری اور خشکی کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا گیا
اس کے برعکس طب اسلامی میں گرمی و سردی کے ساتھ خشکی و تری کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ان کے اشیاء پر اثرات بھی واضح کئے ہیں۔

یہاں کیفیات کے متعلق طب اسلامی اور سائنس کے حقائق بیان کرتا ہوں۔

کیفیات اور طب اسلامی	کیفیات اور سائنس
۱۔ گرمی سے اشیاء تحلیل ہوتی ہیں اور حجم میں پھیل جاتی ہیں	گرمی سے چیزیں پھیلتی ہیں
۲۔ سردی سے چیزیں بستہ یعنی جم جاتی ہیں اور حجم میں سکڑ یعنی چھوٹی ہو جاتی ہیں	سردی سے چیزیں سکڑ جاتی ہیں۔
۳۔ تری سے چیزیں حجم میں پھولتی ہیں	
۴۔ خشکی سے چیزیں پھٹ جاتی ہیں۔ یعنی زخمی ہو جاتی ہیں۔	

کیفیات پر تحقیقات کے بارے میں طب اسلامی اور سائنس کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ طب اسلامی کے مقابلے میں سائنس کی معلومات نصف ہیں۔ سائنس نے تری اور خشکی کو نظر انداز کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ جہاں گرمی اور خشکی کے اثرات کو واضح کیا ہے جس سے نصف امراض جو ان کی زیادتی سے پیدا ہوتے تھے تشخیص کر لئے گئے ہیں
مثلاً جہاں گرمی سے چیزیں پھیلتی ہیں وہاں تری سے چیزیں پھولتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں گرمی سے چیزیں پھیل کر حجم میں بڑی ہو جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح تری سے چیزیں پھول کر حجم میں بڑی ہو جاتی ہیں۔
طب اسلامی میں کسی چیز کے حجم میں بڑھ جانے کو عظم اور میڈیکل سائنس میں انلارجمنٹ کہتے ہیں۔ مثلاً عظم الکبد اور عظم الطحال عظم القلب۔ اور انلارجمنٹ آف دی لیور۔ انلارجمنٹ آف دی سپلین۔ انلارجمنٹ آف دی ہارٹ۔

تشخیص امراض میں مغالطہ کا ازالہ

آجکل تشخیص امراض کے لئے ایکسرے مشینوں سے تشخیص کی جاتی ہے بعض دفعہ کسی مریض کا دل حجم میں بڑھ چکا ہوتا ہے جب ایکسرے لیا جاتا ہے تو ایکسرے پتہ چلتا ہے کہ دل بڑھ چکا ہے لیکن ایکسرے مشین یہ بتاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دل گرمی سے پھیل گیا ہے یا تری سے پھول کر بڑھ گیا ہے۔ طب اسلامی میں دل کے پھیل جانے اور پھول جانے کی تشخیص مریض کا قارورہ دیکھ کر آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

مثلاً اگر مریض کے پیشاب کا رنگ زرد ہو تو دل گرمی کی زیادتی سے بڑھا ہوگا کیونکہ زرد رنگ کی چیزیں گرم ہوا کرتی ہیں۔ پتہ میں صفرا ہوتا ہے وہ بھی گرمی خشکی سے بڑھتا ہے یرقان کی علامت بھی گرمی خشکی کے بڑھنے اور صفرا کی زیادتی سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔

جس مریض کا پیشاب زرد ہوا سے بھی گرمی خشکی کی علامت تصور کیا جاتا ہے لہذا جس مریض کا دل بڑھ چکا ہو اور اس کا پیشاب پیلا اور زرد آتا ہو تو سمجھا جائے گا کہ اس کا دل گرمی کی زیادتی سے پھیل گیا ہے اور جگر میں تحریک و تیزی ہے۔

اس کے برعکس جس مریض کا پیشاب سفید آتا ہو اور اس کا دل بڑھ چکا ہو تو ایسے مریض کے جسم میں تری اور رطوبات کی زیادتی ہو چکی ہو گی۔ کیونکہ سفید رنگ کی چیزیں تر ہوتی ہیں تری کی زیادتی سے دماغ و اعصاب تحریک میں آجاتے ہیں اور قلب و عضلات میں تسکین ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جس سے قلب و عضلات حجم میں پھول جاتے ہیں۔

دل کے پھیلنے اور پھولنے کا علاج

چونکہ دل گرمی سے پھیل جاتا ہے اور گرمی کا علاج پانی ہے جس میں تری کے ساتھ

سردی بھی ہے۔

یاد رکھیں گرمی کا علاج سردی نہیں ہے کیونکہ کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب گرمی خشکی زوروں پر ہوتی ہے لوئیں اور گرم ہوائیں ہر شے کو جلا رہی ہوتی ہیں اس وقت قدرت کاملہ فضا میں پانی اور تری کی زیادتی کر دیتی ہے جو بارشوں کی شکل میں برس کر کائنات کی گرمی کو ختم کر دیتی ہے آہستہ آہستہ گرمی کم ہو کر سردی آجاتی ہے۔

لہذا کائنات کے فطری عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کا علاج تری ہے سردی نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں جب بھی کسی مریض کا دل بڑھ جاتے اور ساتھ گرمی کی زیادتی ہو تو جسم میں تری بڑھائیں یا تری پیدا کرنے والے اعضا کو تیز کر دیں فوراً عظم قلب رفع ہو جائے گا

جس مریض کا دل پھول گیا ہو اسے ایسی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں جن میں تری کے بجائے خشکی ہو دوسرے لفظوں میں ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں جن سے خشکی بڑھے اور قلب و عضلات تیز ہو جائیں ان سے فوراً دل سکڑ کر اعتدال پر آ جائے گا۔

قارئین نکسیر کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کیفیات کے اثرات اعضا پر بتا رہا ہے جس سے کئی مثالیں پیش کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ صرف گرمی سردی سے ہی امراض پیدا نہیں ہوتے بلکہ تری اور خشکی سے بھی امراض و علامات پیدا ہوتی ہیں۔ نکسیر خون خشکی کی علامت ہے جو بنی ناک کی عضلاتی جھلی میں خشکی بڑھتی ہے تو وہاں زخم ہو جاتا ہے جس سے خون آنے لگتا ہے۔

نکسیر ہی پر بس نہیں۔ اگر رحم میں خشکی بڑھ جائے تو رحم سے جریان خون جاری ہو جائے گا اگر پھیپھڑوں میں خشکی کی زیادتی ہو جائے بلغم کے ساتھ خون آنے لگے گا، انتڑیوں میں خشکی سے خونی بواسیر ہو جائے گی۔

نکسیر کا علاج

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق نکسیر عضلاتی خلط سودا کی زیادتی اور خشکی گرمی کی علامت ہے چونکہ خشکی

گرمی کا علاج گرمی تری ہے لہذا نکسیر کے مریض کو گرم تر چیزیں کھلائیں جن کے چند روز کے استعمال سے نکسیر مستقل طور پر ختم ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات نکسیر کے لئے بہترین ہیں۔ غذا میں دودھ مکھن گھی مفرحات کا کثرت استعمال بے حد مفید ہے۔

علاج بالتدبیر

جب نکسیر کا مریض آئے تو اسے ہدایت کریں کہ وہ گرم خشک ماحول میں رہنے سے بچے جب نکسیر آنے لگے تو فوراً سرد پانی کے چھینٹے چہرہ پر مارے اور ساتھ ہی سرد پانی سر پر ڈالے فوراً خون زخم کے منہ میں جم کر مزید خون آنے سے روک دے گا۔

اگر ٹینکچر سٹیل مل سکے تو اس کا پھایہ ناک میں رکھیں۔ اگر بار بار نکسیر چھوٹے تو باقاعدہ علاج ضروری ہے تاکہ جریان خون سے موت واقع نہ ہو جائے

کان میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

حواس خمسہ کا ایک رکن کان بھی ہے اللہ تعالیٰ کی عنایات میں انسان کے لیے کان بھی ایک اہم اور ضروری عنایت ہے۔

کان کی اہمیت اور ضرورت

کان کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر انسان کو کان نہ عطا کئے ہوتے تو وہ ایک بت ہوتا اور آواز سے ملنے والی معلومات بالکل پتہ نہ چلتا قدم قدم پر حادثات کا شکار رہتا۔

کان قوت سماعت کا آلہ ہے

کان سننے کی قوت کا ایک آلہ ہے جو دھیمی سے دھیمی تیز آواز کو سن سکتا ہے اور آواز سے ملنے والے ہر پیغام کو دماغ تک فیصلے کے لیے پہنچاتا ہے

آواز کیا ہے

ہماری زمینی آواز ہوا کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ہیں یہاں کی کسی چیز میں حرکت پیدا ہو وہ ہوا سے ٹکراتی ہے جس طرح پانی کے تالاب میں ایک بڑا روڑہ گرائیں یا چھوٹا کنکر جونہی وہ پانی سے ٹکرائے گا فوراً کم و بیش پانی میں لہریں چاروں طرف جانا شروع کر دیتی ہیں جو گری ہوئی چیز کے اظہار کے لئے چاروں طرف جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جب کوئی

چیز کرۂ فضائی میں حرکت کرتی ہے تو اس کے اظہار کے لئے بھی ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں جس سے حساس چیزوں میں اس قسم کا ارتعاش اور شور پیدا ہو جاتا ہے جو حرکت کرنے والی شے نے مقامی طور پر پیدا کیا تھا یہی شور وارتعاش آواز کہلاتا ہے۔

آج کل کے ریڈیو وغیرہ کے سپیکر اس حقیقت سے اظہار کیلئے کافی ہیں۔

بالکل ریڈیو کے سپیکر کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے کانوں کے اندر حساس پردے لگا دیے ہیں جو اردگرد کی چیزوں کی حرکت کو محسوس کر کے دماغ تک پہنچاتے رہتے ہیں اسی حالت کا نام سننا ہے۔

کان کی ساخت

کان کے تین بڑے حصے ہوتے ہیں

۱۔ بیرونی کان ۲۔ درمیانی کان ۳۔ اندرونی کان

بیرونی کان

یہ لچکدار کرکریوں سے بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کان کو جس طرف موڑیں مڑ جاتا ہے انسان کے کانوں کے بیرونی حصوں میں عضلات بہت ہوتے ہیں اس کے برعکس حیوانات گائے بھینس، کتا، بلی وغیرہ کے کانوں میں عضلات زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حیوانات اپنے کانوں کو ہلا جلا سکتے ہیں

نوٹ:۔ بعض انسان بھی اپنے کانوں کو کسی قدر ہلا سکتے ہیں ان کے کانوں میں عضلات عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے ہوتے ہیں۔

کان کا بیرونی حصہ سیپ نما (صدف) ہوتا ہے جس کے اندر باہر چند نشیب و فراز ہوتے ہیں جو باہر کی ہوا کی لہروں کو کان کے سوراخ میں پہنچاتے ہیں جو کان کا درمیانی حصہ کہلاتا ہے۔ بیرونی کان کے وسط سے قیف نما نالی شروع ہوتی ہے جو تقریباً ایک انچ لمبی ہوتی ہے جو درمیانی کان تک جاتی ہے یہ نالی دونوں سروں پر کشادہ اور اس نالی میں چھوٹی چھوٹی

گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے ایک موم کی رطوبت نکلتی ہے جسے کان کا میل کہتے ہیں۔ درمیان میں تنگ ہوتی ہے جو درمیانی کان تک اس نالی کے اندرونی سرے پر ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جسے کان کا پردہ کہتے ہیں۔

کان کی نالی میں شروع سے وسط تک بال ہوتے ہیں جو گرد وغبار اور کیڑے وغیرہ کو کان کے اندر جانے نہیں دیتے

درمیانی کان

کان کا یہ حصہ کنپٹی کی ہڈی کے سخت خول میں واقع ہے اسے کان کا ڈھول یا ڈرم بھی کہتے ہیں۔ اس حصہ کے بالکل اوپر کان کا پردہ ہوتا ہے اور نیچے دو سوراخ ہوتے ہیں جن میں ایک سوراخ گول ہوتا ہے دوسرا بیضوی ان دونوں سوراخوں پر بھی ایک پردہ لگا ہوتا ہے ان سوراخوں سے پھر دو سوراخوں والی ایک نالی نکلتی ہے جس کا ایک سرا حلق میں کھلتا ہے۔ دوسرا سرا درمیانی کان میں ہی کھلتا ہے

کان کے اس درمیانی حصہ میں تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں جن کا ایک دوسری سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ان ہڈیوں میں اوپر والی ہڈی ہتھوڑا نما ہوتی ہے جو کان کے پردہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے درمیانی ہڈی کی شکل وشباہت اہرن نما جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں ہوتی ہے جو ایک طرف ہتھوڑا نما ہڈی سے دوسری طرف اندرونی رکاب ہڈی جڑی ہوتی ہے۔ تیسری ہڈی جو رکاب نما ہوتی ہے اس کا اوپر والا سرا رکاب نما ہڈی کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور دوسرا ایک گول سوراخ میں لگا ہوتا ہے جو اوپر سے نیچے آتا ہے

درمیانی کان کا کام

ہوا کی لہر یا آواز کی گونج (تھرتھراہٹ) کان میں آتی ہے۔ تو پہلے وہ کان کے پردے کو جنبش دیتی ہے جوں ہی کان کے پردے میں جنبش پیدا ہوتی ہے تو درمیانی کان کی ہڈیاں

بھی جنبش و تھرتھرانے لگتی ہیں، میں آ جاتی ہیں جن سے آواز درمیانی کان کے گول سوراخ کے ذریعہ اندرونی کان تک پہنچ جاتی ہے۔

ان ہڈیوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر آواز کی تھرتھراہٹ بہت شدید ہو تو اسے اپنے اندر جذب کر کے کان کو صدمہ سے بچاتی ہیں۔ اس کے برعکس اگر تھرتھراہٹ کمزور ہو یا بہت ہی کم ہو تو یہ عصب سماعت تک پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔

اندرونی کان

کان کا اندرونی حصہ سننے کا کام کرتا ہے جو کنپٹی کی ہڈی کے تحت حصہ میں واقع ہے اس کے دو حصے ہیں۔

۱۔ استخوانی حصہ ۔ ۲ غشائی حصہ

استخوانی حصہ

استخوانی حصہ کے بھی تین حصے ہیں ۱۔ دہلیز ۲۔ گھونگا نما حصہ ۳۔ نیم دائرہ نالیاں

دھلیز:۔ یہ حصہ گھونگا نما اور نیم دائرہ نالیاں والے حصہ کے درمیان واقع ہے یہ دو بیضوی سوراخوں کے ذریعے درمیانی کان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

گھونگا نما حصہ:۔ یہ حصہ بالکل گھونگے کی طرح بلدار ہوتا ہے اس کے اندر ایک باریک پردہ ہوتا ہے جو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اوپر والے حصہ کو دہلیزی سیڑھی اور نیچے والے

نیم دائرہ نالیاں:۔ یہ نالیاں اندرونی کان کی دہلیز کے پیچھے واقع ہیں جو تعداد میں تین ہیں پانچ سوراخوں کے ذریعے دہلیز میں کھلتی ہیں

غشائی حصہ

اندرونی کان کا پچھلی کا بنا ہوا حصہ استخوانی کان کے اندر واقع ہے جو شکل میں استخوانی

حصہ جیسا ہی ہوتا ہے کیونکہ یہ استخوانی حصہ کے اندرونی حصہ میں چھپا ہے اس کے غشائی حصہ میں ایک رطوبت بھری رہتی ہے عام طور پر کان کے امراض انہی حصوں میں پیدا ہوتے ہیں

نوٹ:۔ کان کے ان حصوں کے مخصوص مزاج ان کی بناوٹ کے تحت ہوتے ہیں اگر دہلیز والے حصے کو اعصابی اور نیم دائرہ نالیوں والے حصے کو عضلاتی اور غشائی حصہ کو غدی حصہ کا نام دے دیا جائے تو ان کے افعال سمجھنے میں بہت آسانی ہو گی

کان میں آواز کیسے سنائی دیتی ہے

جس طرح روشنی کی شعاعیں آنکھ کے پردہ شبکیہ پر تحریک پیدا کر کے بینائی پیدا کرتی ہیں جسے ہم نظر آنا کہتے ہیں بالکل اسی طرح ہوا کی لہروں سے کان کے عصب سامع پر تحریک پیدا ہو کر آواز بنتی ہے جسے دماغ سن کر ضروری احکام تیار کرتا ہے۔

سننے کیلئے کان کے مختلف اعضا کیسے کام کرتے ہیں

ہوا کی لہریں بیرونی کان میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کی راہ درمیانی کان میں پہنچ کر کان کے ڈھول پر لگتی ہیں جس سے اس میں تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے جو کان کی مطرقی ہڈی کو ہلاتی ہیں جو آگے والی ہڈیوں کو بھی حرکت دے دیتی ہے جس سے اندرونی کان کی استخوانی رطوبت میں موجیں یا لہریں پیدا ہو کر شروع ہو پیہ کے رنگشوں میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا اثر عصب سامع کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے دماغ میں یہی تاثر آواز کہلاتا ہے اسی آواز پر دماغ ضروری احکام تیار کرتا ہے۔

کان کی تکلیف دہ علامات

اوپر کان کی بناوٹ اور کان میں پیدا ہونے کی ماہیت اور اس کے اعضا کے افعال کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے اب کان میں پیدا ہونے والی تکلیف دہ علامات کے اسباب

تشخیصی علامات اور ان کے علاج کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔

کان کا درد

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
کان کا درد	وجع الاذن	اوٹیلجیا

تعارف:۔ کان کے اندر خفیف درد ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ کان میں درد اسباب کی کمی بیشی سے کم و بیش ہوا کرتا ہے۔ درد کی ٹیس چہرہ پیشانی اور گردن میں محسوس ہوتی ہے کان کے نیچے ذرا دباؤ پڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔ مریض مارے درد کے بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتا اکثر ادھر ادھر آتا جاتا ہے بعید پریشانی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ دو سال سے اوپر کا ہر مریض کان درد کی اطلاع اپنے تیمارداروں سے ضرور کر دیتا ہے لیکن چھوٹے بچے جو ابھی بولنے نہیں لگے وہ بتانے سے قاصر ہوتے ہیں لہٰذا اگر بچہ بار بار روئے اور کان کی طرف ہاتھ لے جائے کان کو چھیڑنے سے چیخیں مارنے لگے تو سمجھیں گے کہ اس کے کان میں درد ہے اگر کان سرخ معلوم ہوں تو بھی فوراً کسی اچھے معالج کو دکھائیں

اسباب:۔ کان میں کچھ پڑ جانا۔ سردی لگنا۔ کان پر چوٹ لگنا۔ اوپر کے جبڑے میں کسی دانت کا بوسیدہ ہو جانا۔ وجع المفاصل۔ کان کی پھنسی نکل آنا۔ کان کا ورم وغیرہ۔ کان درد کا سبب بچوں میں اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے

یادداشت

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اگر کان کے غدی عضلاتی پردوں میں سوزش یا ورم ہو تو درد شدید

نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کان کے اعصابی پردہ میں سوزش یا ورم ہو جائے تو ناقابل برداشت درد ہوتا ہے اور اس کی ٹیس چہرہ پیشانی اور گردن تک جاتی ہے گردن کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں اور درد کرنے لگتے ہیں۔

اگر کان کے غدی پردہ میں سوزش ہوگی تو مریض کا قارورہ زرد سفیدی مائل ہوگا۔

اگر کان کے عضلاتی پردہ میں سوزش یا ورم ہوگا تو قارورہ سرخ زردی مائل ہوگا اور اعصابی پردہ میں ورم کی صورت میں قارورہ سفید ہوگا۔

اگر قارورہ ورم ہو تو کان کے اندر یا باہر جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ کان کے ساتھ کپڑا لگنے سے درد میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر بخار بھی ہو جایا کرتا ہے

یادداشت:۔ اگر درد شدید ہو اور پھر کان سے پانی بہنے لگے تو اعصابی تحریک سمجھی جائے اگر گاڑھی پیپ آنے لگے تو غدی ورم سمجھیں اگر خون بہنے لگے تو عضلاتی تحریک کی سوزش و ورم کا علاج کریں۔

علاج: کان کے درد کا علاج کرنے سے پہلے اسباب مرض تلاش کریں۔ کیونکہ کان درد کی کوئی بھی دوا اس وقت تک کامیاب نہ ہوگی جب تک درد کا صحیح سبب معلوم نہ ہو اور اسے دور نہ کیا جائے۔ اگر کسی بوسیدہ دانت کی وجہ سے کان میں درد ہو تو اسے فوراً نکلوا دیں۔ تسکین درد کے لئے افیون ۲ رتی دس قطرے پانی میں حل کر کے دو قطرے کان میں ڈال دیں فوراً درد رک جائے گا۔

نوٹ:۔ اگر کان میں زخم ہو تو افیون پانی میں حل کر کے ڈالنے کی بجائے سپرٹ پکٹس فائیڈ یا سپرٹ منتھیلیٹڈ میں حل کر کے ڈالیں۔ اگر کوئی چیز پھنس گئی ہو تو اسے نکال دیں اور کان روغن گل ڈال دیں اگر کان میں پھنسی نکل آئی ہو تو غدی عضلاتی اکسیر یا تندی عضلاتی ملین کھلائیں جس سے وہ ختم ہو جائے گی۔

اگر کان میں ورم ہوگیا ہو تو فوراً ورم کم کرنے کی کوشش کریں ورنہ دماغ متاثر ہو کر مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے۔

لیپ کان درد

ہوالشافی:۔ رسونت ۔ سفیدہ کاشغری، کافور ، افیون ، عرق گلاب ۔
۵ ماشہ ۵ ماشہ ۱ ماشہ ۱ ماشہ حسب ضرورت۔

تمام ادویہ کو باریک پیس کر اتنے عرق گلاب میں ملائیں کہ لئی سی بن جائے پھر کان کے ارد گرد لیپ کر دیں ۔ کان کے اندر کافور اور افیون ملا کر ڈالنا بھی مفید ہوتا ہے ۔

اگر کان میں زخم ہوگئے ہو گئے ہوں سے پیپ آتی ہو تو درج ذیل ادویہ سے بھپارہ دے کر کان صاف کریں جب کان صاف ہو جائے تو غددی عضلاتی اکسیر روئی کی بتی بنا کر کان کے اندر لگائیں ان شاء اللہ فوراً زخم بند ہو کر پیپ اور درد غائب ہو جائیں گے

نوٹ:۔ روئی کی بتی شہد سے تر کر کے اکسیر لگائیں

بھپارہ کا نسخہ یہ ہے ۔

پوست خشخاش ، بنفشہ ، نکو ، رسونت ، برگ نیم ، ہر ایک ۲ تولہ ۔
پانی ۲/۱ سیر ۔ مندرجہ بالا نسخہ کو جوش دے بھپارہ دیں ۔

کان کا ورم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کی سوجن	ورم الاذن	اوٹائٹس میڈیا

تعارف:۔ کان کے اندر ورم ہو جاتا ہے کبھی کان کی اندرونی دیواریں متورم ہو جاتی ہیں کبھی اندرونی جوف اور کان کا پردہ متورم ہو جاتا ہے

اسباب:۔ کان میں کسی چیز کا پھنس جانا ۔ سردی لگنا ، عصبی خراش ، خنازیر ، وجع المفاصل کان پر چوٹ لگنا ، خارش ہونا۔

علامات:۔ ورم کی ابتدا میں ورم والے کان میں ہلکی ہلکی خارش ہونے لگتی ہے ۔ پھر کان بوجھل محسوس ہوتی ہے ۔

کھانے پینے اور نگلنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے پھر دفعتہً کان میں شدید درد ہونے لگتا ہے کان میں مختلف قسم کے آوازیں سنائی دیتی ہیں اکثر مریضوں کو بخار چڑھ جاتا ہے ۔ درد میں اتنی شدت ہو جاتی ہے کہ بعض مریض کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے بچوں میں تشنج کے ہذیان بھی شروع ہو جاتا ہے جو شدت مرض کی علامت ہے اگر ورم دماغ کی طرف منتقل ہو جائے تو مریض کے ہلاک ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے ننھے بچوں کو اگر ہو جائے تو بہت کم جان بر ہوتے ہیں

یادداشت جوانوں میں اس علامت کا نتیجہ بہرا پن ہوتا ہے ۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اسباب کے تحت ہی کان کے کسی مفرد عضو میں ورم ہوگا اس حقیقت سے تو آپ پوری طرح واقف ہیں کہ اس وقت تک کسی مقام پر ورم نہیں ہو سکتا جب تک اس مقام کے مفرد عضو میں اجتماع خون نہ ہو ورم جس عضو مفرد

میں ہوگا اس سے مرکزی اعضا بھی تیز ہو جائیں گے اور ان کی علامات پورے جسم میں واضح پائی جائیں گی جن سے آسانی سے تشخیص ہو سکے نبض و قارورہ کا بغور معائنہ کرنے کے بعد یقین کے ساتھ علاج تجویز کریں

علاج

اگر کان میں کچھ پڑ گیا ہو یا میل زیادہ جمع ہو گیا ہو تو فوراً نکال دیں اسی طرح خنازیر، کان پر چوٹ لگنے اور وجع المفاصل کی علامات واضح ہوں گی اگر ان میں سے ورم کا سبب ہو تو اس کا علاج کریں۔

اکثر مریضوں کے کانوں میں خارش ہونے لگتی ہے بعض دفعہ مریض کے کان میں ورم ہو جاتا ہے خارش چونکہ عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا ورم بھی عضلاتی ہوگا۔ غدی عضلاتی یا غدی اعصابی غذا و دوا کھلائیں فوراً خارش ورم رفع ہو جائیں گے اگر خنازیر کی وجہ سے ہو تو عضلاتی اغذیہ و ادویہ کھلائیں کان کے باہر عضلاتی ادویہ کا لیپ کریں۔ خصوصاً مکر خصوصاً پھٹکڑی پوست خشخاش اس وقت پیس کر پانی ملا کر لیپ کریں۔ غدی عضلاتی تیل سرسوں میں ملا کر کان میں ڈالنا مفید ہے۔

- اگر درد شدید ہو تو افیون محلول کر کے کان میں ڈالیں۔ کان کے نیچے جونکیں لگوائیں اگر ہذیان ہو جائے تو برسام کے تحت علاج کریں

یادداشت:۔ اول یہ ضروری ہے کہ ورم میں آیا ہوا خون لگے عضو میں بھیج دیا جائے اگر ورم کو کئی دن ہو گئے ہوں تو اسے پکانے کی کوشش کریں جونہی ورم میں پیپ بنے گی فوراً درد ختم ہو جائے گا۔

کان سے کسی چیز کے نکالنے کا طریقہ

بچے اکثر گولیوں وغیرہ سے کھیلتے ہیں یا بزرگ مکئی چنے وغیرہ نکالتے ہیں تو بعض دفعہ اچانک کوئی دانہ کان میں پڑ جاتا ہے ایسا آدمی فوراً انگلی سے نکالنے کی کوشش کرتا

ہے چونکہ کان کا سوراخ انگلی کی موٹائی سے کم ہوتا ہے اسلئے کان میں پڑی ہوئی چیز نکلنے کی بجائے اور آگے چلی جاتی ہے اور اندر پھنس کر ورم کا سبب بن جاتی ہے۔ اگر ورم ہونے سے پہلے ہی مریض معالج کے پاس آ جائے تو اسے مخصوص پتی ہوئی چیز سے نکالیں اگر اس سے بھی نہ نکلے تو مریض کے ناک میں کوئی تیز نسوار لگائیں جس سے زور زور سے چھینکیں آئیں۔ جب مریض کو نسوار دیں تو اسے

ایک خاص ہدایت

جب مریض کو نسوار دیں تو اسے ہدایت کریں کہ جونہی چھینک آنے لگے فوراً منہ اور ناک بند کر دیں تاکہ ان سے ہوا خارج نہ ہو۔ ایسا کرنے سے ہوا کان کے راستے سے نکلنے کی کوشش کرے گی جونہی کان میں پڑی ہوئی چیز پر ہوا کا دھکا لگے گا۔ فوراً باہر نکل آئے گی۔

نوٹ:۔ اگر اتنا ورم اتنا ہو گیا ہو کہ پڑی ہوئی چیز بھی ورم میں دب گئی ہو تو اس طریقے سے نکالنے کی کوشش نہ کریں ورنہ درد زیادہ ہو جائے گا پھر کسی جراح سے اپریشن کرا کر نکلوا دیں۔

کان کی پھنسیاں

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کی پھنسیاں	جرب الاذن	ECZEMA In The EAR

تعارف:۔ کان کے اندر اور باہر پھنسیاں نکل آتی ہیں جن میں جلن درد خارش ہوا کرتی ہے کبھی پختہ ہو کر ان سے پانی یا پیپ نما رطوبت بہتی ہے اکثر دودھ پینے والے بچوں کو نکلا کرتی ہے۔

تحریکات: کان میں عضلات اور غدد کی نسبت اعصاب بہت زیادہ اثر کی وجہ

سے کان اعصابی اعضا میں شامل ہے۔

کانوں میں جیسے کہ پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں اکثر اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کان میں عضلاتی اور غدی تحریک سے پھنسیاں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ کانوں میں غدد اور عضلات موجود ہیں لہذا کبھی ان میں بھی ورم اور پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج :- جس کان میں پھنسیاں ہوں اسکو صبح شام نیم کے پانی سے صاف کریں پھر یہ مرہم لگائیں

ھوالشافی :- صبر ۱ حصہ، کھل تمباکو ۱ حصہ، چلم میں جلا ہوا تمباکو، برگ کیکر ۲ حصہ، ویزلین ۱۰ حصہ، تمام ادویہ کو باریک پیس کر ویزلین میں ملا کر محفوظ کرلیں۔ بہترین مرہم تیار ہے ذرا سی مرہم پھنسیوں پر لگائیں۔ اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی اکسیر بھی بے حد مفید ہے۔

نوٹ :- اگر کان کے اندر پھنسیاں ہوں تو مرہم کو روئی کی بتی پر لگا کر کان میں لگائیں۔ نیز غدی عضلاتی ملین غدی عضلاتی اکسیر میں ملا کر دن میں تین بار کھلانے سے انشاء اللہ چند دنوں میں تمام پھنسیاں ختم ہو جائیں گی۔

غذا :- صبح :- انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ دوپہر :- کوئی گوشت، سبزی یا چنے کی دال، ٹماٹر وغیرہ چنے کے آٹے کی روٹی سے کھلائیں۔

کان بجنا

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
کان بجنا	طنین	TENTITIS

تعارف :- کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں کبھی چھاں چھاں ہوتی ہے۔ کبھی

ٹیں ٹیں کی آوازیں آتی ہیں بعض پانی کھولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے

اسباب :- بدہضمی بوجہ تیزابیت، نفخ کی خون بوجہ جریان خون، تمباکو نوشی شراب خوری، کان پر چوٹ لگنا وغیرہ اسباب سے کانوں میں آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں شدید عضلاتی تحریک بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔

علاج :- کان ایک نہایت حساس عضو ہے اس کے اندر کوئی بھی تکلیف ہو اس کی وجہ بڑی احتیاط کے ساتھ معلوم کریں کیونکہ اگر ذرا سی بھی غلطی ہو گئی تو اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کوئی خرابی ہونے کا خدشہ ہے اول عضلاتی تحریک کو کم کریں۔ اگر تیزابیت اور خشکی کی وجہ سے ہو تو بادام روغن کان میں ڈالیں اگر کسی وقت بادام روغن نہ ملے تو گل روغن یا عورت کا دودھ کان میں ٹپکائیں

اندرونی طور پر مغز بادام، خشخاش اور چہار مغزوں کا حریرہ پلائیں اگر سر پر گل روغن یا بادام روغن یا خشخاش روغن کی مالش کی جائے تو بہت مفید رہتا ہے اگر کمی خون آوازوں کا اگر کمی خون آوازوں کا سبب ہو تو مولد خون اغذیہ و ادویہ کھلائیں جس میں شربت فولاد ماء اللحم پلائیں۔

شراب خوری کثرت کام۔ تیز دھوپ میں چلنا دوڑنا اور کثرت جماع وغیرہ پرہیز کرائیں۔

غذا :- صبح مکھن بادام۔ دوپہر مولی شلغم گاجر کدو توری ٹینڈے وغیرہ کا سالن دیں۔ شام کو دوپہر والا سالن کھلائیں

بہرا پن

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
اونچا سننا یا بہت کم سننا	طرش و وقر، صمم	DEAFNESS

تعارف:۔ کانوں کی یہ ایسی بے درد تکلیف ہے جس میں مریض کو بہت ہی کم سنائی دیتا ہے یعنی بہت زور سے بولنے پر ذرا سا سنائی دیتا ہے بعض دفعہ بہرے شخص سے باتیں کرنے والا شخص تنگ آ جاتا ہے بالآخر ایسے شخص کو اپنی بات اشاروں سے سمجھانے لگتا ہے۔

بہرہ پن کے طبی نام بھی بڑی احتیاط سے تجویز کئے گئے ہیں جو مرض کی حقیقت واضح کرنے کے لئے یا سمجھانے کے لئے ہیں۔

طرش کے معنی ثقل سماعت اور صمم سے مراد پیدائشی بہرا پن ہے بہرے شخص کو کبھی مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں کبھی قوت سماعت ناقص اور کبھی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

اسباب:۔ کان کا پردہ جو سننے کا کام کرتا ہے جب تک اس کا تعلق بیرونی ہوا سے قائم رہتا ہے اس وقت تک آوازیں سنتا رہتا ہے لہٰذا کان میں میل بھر جانا بہرے پن کا سب سے بڑا سبب ہے اس کے علاوہ کان کے پردہ پر ایسا صدمہ پہنچنا کہ دوسرے پردوں سے تحریکات نہ لے سکے تو بھی بہرا پن ہو جایا کرتا ہے اس لئے توپ کی آواز یا بجلی کی کڑک وغیرہ سے پردہ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے خرابی خون چیچک خسرہ آتشک وغیرہ سے بہرا پن ہو سکتا ہے۔

علاج اول صحیح سبب تلاش کریں کان کی صفائی کی طرف توجہ ضرور دیں اگر کان میں میل معلوم ہو تو اول دو تین دن گلسرین یا روغن گل کان میں ڈالیں چند دن ڈالتے رہیں پھر کسی ماہر سے علاج نکلوا دیں اگر چیچک خسرہ کی وجہ

سے ہو تو اول ان کا علاج کریں کانوں میں بادام روغن یا گل روغن ڈالتے رہیں چیچک وغیرہ کو آرام آتے ہی بہرا پن ٹھیک ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی، اعصابی عضلاتی روغن و قطورہ بہرا پن دور کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔

نوٹ:۔ کان کی کسی تکلیف کا علاج کرنے سے پہلے تحریک ضرور معلوم کر لیں تاکہ اس کے مطابق غذا دوا تجویز کی جا سکے۔

کن پیڑے (گل سوئے)

تعارف:۔ گل سوئے جسے عرف عام میں کن پیڑے بھی کہتے ہیں اس میں کان کی لو سامنے اور نیچے کا تھوک پیدا کرنے والا غدہ متورم ہو جاتا ہے یہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے اور زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتا ہے۔

علامات:۔ کن پیڑے کی تکلیف بچوں میں وبا کے طور پر ایک دوسرے میں چھوت سے پہنچتی ہے چھوت لگنے کے پندرہ بیس دن بعد علامات پیدا ہونے لگتی ہیں پہلے دن معمولی ورم نمودار ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ دو تین دن کے اندر کان کی پچھلی طرف اور نیچے کی طرف گردن میں پھیل جاتا ہے ایک دو دن بعد دوسرے کان کا غدہ بھی ورم کر آتا ہے دونوں طرف کے رخسار اور گردن سوج کر ایک ہو جاتے ہیں منہ کھولنے اور کھانے پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ زبان کی جڑ کی دونوں طرف کے غدد بھی سوج جاتے ہیں جس سے لعاب نگلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے چنانچہ منہ سے رال بہتی رہتی ہے زبان پر زردی مائل میل جم جاتی ہے تنفس سے بو آتی ہے سر میں درد ہونے لگتا ہے بخار شدید ہو جاتا ہے اگر مرض کا دورہ شدید ہو تو دماغ متاثر ہو کر ہذیان ہو جاتا ہے اگر صحیح علاج میسر آ جائے تو چوتھے پانچویں دن ورم کم ہونے لگتا ہے بخار اترتا

آہستہ اتر جاتا ہے۔ آٹھ دس دن بعد بالکل آرام آجاتا ہے بعض مریضوں کے غدد میں پیپ پڑ جاتی ہے جو کان کے اندر پھٹ کر کان کے ڈھول کو متاثر کر دیتی ہے اکثر اوقات کو بہرا پن کی شکایت ہو جاتی ہے۔

بعض مریضوں کے ورم کا غلیظ مادہ مکمل طور پر واپس آجاتا ہے۔ مقام ورم پر رہ جاتا ہے جس سے وہ جگہ سخت رہ جاتی ہے

بعض مریضوں کو صحیح علاج میسر نہ آنے یا حفظانِ صحت پر عمل نہ کرنے سے مرض بڑھ کر جوان مردوں میں ان کے خصیتین کی طرف منتقل ہو جاتا ہے ان کے خصیے سخت درد کرنے لگتے ہیں پیشاب کی نالی میں درد جلن ہونے لگتے ہیں اگر مرض زیادہ دیر رہے تو اکثر مریضوں کے خصیے سکڑ جاتے ہیں۔

جوان لڑکیوں میں ان کے خصیۃ الرحم اور کبھی پستانوں میں منتقل ہو جاتا ہے اگر مرض کا اثر ان اعضا میں رہ جائے تو اکثر لڑکیوں کے پستان اپنے حجم میں اتنے سکڑ جاتے ہیں کہ سینہ پر معلوم نہیں ہوتے اور بعض لڑکیاں بانجھ ہو جاتی ہیں یعنی اولاد نہیں ہوتی

اسباب:۔ جیسا کہ علامات میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کانوں کے غدد متورم ہو جاتے ہیں

ایک اہم نکتہ یہاں اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے کہ جب بھی کسی مقام یا عضو میں ورم ہوتا تو وہاں اجتماع خون ہوتا ہے

کن پیڑے کی علامت میں چونکہ غدد متورم ہوتے ہیں لہذا جگر و غدد کا نظام تیز ہوتا ہے مقامی طور پر کان اور زبان کے غدد میں اجتماع خون ہوتا ہے لہذا ورم کسی غدد میں یا جگر میں غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے یعنی جگر و غدد کی مشینی تحریک ہوتی ہے گرم خشک سے گرم تر چیزوں سے ورم میں تیزی آجاتی ہے

علاج کن پیڑے چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتے ہیں لہذا ان کا

علاج اعصابی غدی اغذیہ و ادویہ سے کریں یا اگر اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کی ضرورت محسوس کریں تو یہ بھی استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی نسخہ جات اس لئے بیحد مفید ہیں اگر درد شدید ہو تو فارماکوپیا کا اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کرائیں۔

احتیاط مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ تندرست بچوں کو اس کے پاس نہ آنے دیں مریض کو کم از کم ایک ہفتہ بستر سے اٹھنے نہ دیں۔ ورم کو فوراً تحلیل کرنے کی کوشش کریں اگر سستی کی گئی تو عورتوں میں مرض پستان اور خصیۃ الرحم اور مردوں کے خصیوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔

غذائی پرہیز:۔ کن پیڑے کے مریضوں کو ترش اور گرم اغذیہ و ادویہ لازمی بند کرا دیں تاکہ مرض بڑھنے سے رک جائے۔ گوشت انڈے نہ کھلائیں

کان کے زخم (قروح گوش)

تعارف:۔ بعض دفعہ کان کے ورم یا پھنسی میں پیپ پڑ جاتی ہے جو زیادہ دیر تک رہنے سے بار بار پیپ سے بھرتی اور خالی ہوتی رہتی ہے جس سے کان میں گہرے زخم ہو جاتے ہیں جو قروح گوش بھی کہلاتے ہیں۔

علامات:۔ کان سے اکثر پیپ بہتی رہتی ہے کبھی درد ہونے لگتا ہے اگر پیپ بند ہو جاتے تو خفیف خارش اور گرانی محسوس ہوتی ہے کان سے کم سنائی دیتا ہے اگر زخم گہرا ہو کر کان کی پچھلی ہڈی تک پہنچ جائے تو خطرناک قسم کا دمل پیدا ہو جاتا ہے کان سے پیپ بہتی آتی رہتی ہے۔

علاج:۔ جس مریض کے کان سے پیپ آتی ہو اسے غدی اعصابی

غذا و دوا دیں۔ چند دنوں کے اندر ہی پیپ آنی بند ہو جائے گی اور زخم مندمل ہو جائے گا۔ قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخہ جات بیحد مؤثر ہیں۔ اگر ورم و زخم سے خون آتا ہو تو بھی غدی اعصابی غذا و دوا درست ہے یاد رکھیں کان کی صفائی روزانہ کراتے رہیں تاکہ زخم کی جگہ میں تعفن ہو کر کیڑے پیدا نہ ہو جائیں اگر کان کے زخم نظر آتے ہوں یا ان پر دوائی لگائی جا سکتی ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں بہت جلد آرام آ جائے گا۔

ہوالشافی:۔ آب چونا ۱ پاؤ، تیل سرسوں ۱ پاؤ، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ، تکیاں فنائل ۲ تولے

ترکیب تیاری:۔ اول فنائل تیل سرسوں اور آب چونا کو تھوڑا لے کر کھرل کریں۔ پھر گھوٹ کر ملائیں جب لئی سی بن جائے تو دونوں کو تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب تمام مل کر لئی سی بن جائے تو کاربالک ڈال کر اس آمیزے کو تھوڑا تھوڑا ڈال کر رگڑتے جائیں حتیٰ کہ سب یکجان ہو جائے بس مرہم تیار ہو گئی کان میں یا روئی کی بتی پر لگا کر زخم پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند دن کے اندر زخم بھر کر تمام تکالیف ختم ہو جائیں گی۔ یہ مرہم عام زخموں پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

کان بہنا

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان بہنا	سیلان الاذن	آٹوریا

تعارف:۔ کان کے ورم نہ ہٹنے سے اس کا مادہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے جو ورم کے اول کے حصہ میں زخم ناسور کر کے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے جو پیپ کہلاتا ہے جس کا رنگ زردی مائل قوام گاڑھا اور بدبو دار ہوتا ہے۔

یادداشت:۔ یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ جب کسی

وجہ سے دوران خون میں کسی مقام پر رکاوٹ ہو جاتی ہے تو اجتماع خون ہو کر وہاں ورم ہو جاتا ہے اگر رکاوٹ جلد رفع نہ ہو تو ورم میں آیا ہوا خون متعفن ہو کر پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے یہی پیپ ورم کے اوپر والے حصے میں زخم کر کے تو ود خارج ہونے لگتی ہے۔

یادداشت بعض بچوں کو جب خسرہ چیچک نکلتی ہے تو ان کے کانوں میں بھی دانے نکل آتے ہیں ان سے بھی پیپ بہنے لگتی ہے۔

چونکہ خسرہ اور چیچک متعدی علامات ہیں لہٰذا ایسے بچوں کا کان کی پیپ دوسرے بچوں کو نہ لگنے دیں ورنہ وہ بھی متاثر ہو سکتے ہیں

یادداشت چونکہ کان میں اعصاب غدد عضلات تینوں پائے جاتے ہیں لہٰذا ان میں سے کسی ایک میں ورم پختہ ہو کر متعفن مادہ خارج ہونے لگ سکتا ہے لہٰذا کان سے ہر قسم کے بہنے والے مادہ کو پیپ سمجھ کر علاج شروع نہ کریں بلکہ ورم و زخم کی تشخیص ضروری ہے لہٰذا ان کا فرق درج ذیل ہے۔

۱۔ اگر کان کے اعصاب متورم ہو جائیں تو ورم کے پختہ ہونے پر پیپ کی بجائے پانی نما رطوبت خارج ہو گی جس کی تحریک اعصابی عضلاتی ہو گی۔

۲۔ اگر کان کے عضلات میں ورم ہو جائے تو ورم کے پختہ ہونے پر کان میں کچھ لہو خارج ہو گا جو عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہو گا۔

۳۔ اگر کان کی غشا مخاطی متورم ہو گی تو کان سے پیپ خارج ہو گی جس کی تحریک غدی عضلاتی سے غدی اعصابی ہو گی لہٰذا جب کان سے گاڑھی پیپ خارج ہو گی غدی عضلاتی سے ہو گی۔ اور جب پتلی ہو گی اور پیلے رنگ کی ہو گی تو غدی اعصابی سے خارج ہو گی۔

علامات:۔ ابتدا میں خفیف بخار ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ شدید بھی

ہو جایا کرتا ہے کان میں شدید درد رہتا ہے رات کو نیند حرام ہو جاتی ہے کان کے اندر باہر سرخی ہوتی ہے دو تین دن کے اندر کان سے مواد پیپ کی صورت میں بہنے لگتا ہے۔

علاج

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ پیپ غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے لہٰذا علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات پیپ ختم کرنے کے لئے تریاق ہیں۔

کان کے زخم بند کرنے کے لئے اوپر ایک نسخہ آب چونا تیل سرسوں اور کلر یالک کا لکھ چکا ہوں وہ ایسے مریض کا کان صاف کر کے استعمال کرائیں پیپ و زخم بند کرنے کے لئے فوری اثر ہے اگر کان میں پانی جیسی رطوبت آتی ہو یا کچ لہو آتا ہو تو تحریک کے مطابق قانون مفرد اعضا کے نسخہ جات استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔

کان کی خارش

تعارف:۔ کان کے اندر اور باہر باریک باریک دانے سے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں کبھی ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے کبھی اتنی شدید خارش ہوتی ہے کہ مریض کان میں تیلیوں سے خارش کرنے لگتا ہے جس سے اندر زخم ہو جاتے ہیں کان میں درد اور کبھی خارش لگتا ہے۔

اسباب:۔ خارش عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے جسم میں تیزابیت اور سودا کی زیادتی سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ کیفیاتی طور پر جسم میں خشکی سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔

علاج

چونکہ خارش کان میں ہو یا جسم کے کسی حصہ میں عضلاتی اعصابی تحریک اور سوداویت کی زیادتی کا نتیجہ ہوتی ہے لہٰذا جو تدابیر بھی کریں اس سے تیزابیت اور سوداویت کا خاتمہ ہونا چاہئے۔

جگر و غدد کے سکون کو تحریک میں تبدیل کر دیں انشاءاللہ جونہی جگر و غدد میں تحریک پیدا ہو گی فوراً صفرا بڑھ کر تیزابیت اور سودا کو ختم کر دے گا جس سے کان کی خارش رفع ہو جائے گی فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلا کر خلق خدا کو مستفید کریں۔ غدی عضلاتی ملین تیل سرسوں میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد خارش کو آرام آجاتا ہے۔

کان سے پیپ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان بہنا	سیلان الاذن	OTORRHOEA

تعارف:۔ کان کی اندرونی جھلی میں سوزش ہو کر پیپ بہنے لگتی ہے

علامات:۔ شروع شروع میں کان کے اندر مٹھی مٹھی خارش ہونے لگتی ہے پھر یہی خارش بڑھ کر کان میں ورم کی شکل اختیار کر لیتی ہے جب ورم پختہ ہو جاتا ہے تو اس میں بدبودار پیپ آنے لگتی ہے بعض خسرہ چیچک کے مریضوں کے کان بھی بہنے لگتے ہیں۔

نوٹ:۔ اگر خسرہ اور چیچک کے مریض دوسرے تندرست اشخاص خصوصاً بچوں کے ساتھ میل جول رکھیں تو کان کا زہریلا مادہ تندرست بچوں و اشخاص میں منتقل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسے بچوں کو بھی خسرہ چیچک اور کان بہنے کی شکایت ہو جایا کرتی ہے

اگر کان میں اعصابی پھنسی بن جائے تو گاڑھی پیپ کی بجائے پتلا پانی خارج ہوتا ہے۔

اسباب: پھوڑے پھنسیاں نکلنا خصوصاً اعصابی اور غدی پھنسیاں بچوں میں خسرہ و چیچک وغیرہ کان میں کسی چیز کا پڑ جانا۔ بلغمی اور صفراوی مریضوں کے اکثر کانوں سے پیپ آیا کرتی ہے۔

علاج

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کونسی تحریک چل رہی ہے جس سے پیپ آ رہی ہے۔

اول مریض کی نبض دیکھیں اور اسے ذہن نشین کر لیں۔ فوری تسکین کے لئے افیون پانی میں حل کر کے کان میں ڈال دیں اگر اعصابی تحریک موجود ہو تو پھٹکڑی گرم پانی میں حل کر کے کان میں ڈالیں بلکہ اسی پانی کی پچکاری کریں کان پر گرم ٹکور جاری رکھیں حتیٰ کہ درد رک جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب پھنسی سے مادہ بہنے لگتا ہے تو درد رک جایا کرتا ہے۔ نیم کے پانی کا بھپارہ روزانہ کریں تاکہ مادہ متعفن نہ ہو۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ کان نہایت حساس عضو ہے اس میں زیادہ ادویہ ڈالنے کی بجائے مریض کو اندرونی طور پر ادویہ کھلائیں تاکہ کسی دوا کے تحریش اثر سے کان کا ڈھول خراب ہو کر بہرا پن نہ پیدا ہو جائے۔

غذا: تحریک کے مطابق غذا تجویز کر دیں مریض کو پُر خوری سے احتراز کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر اعصابی تحریک کی تشخیص ہو تو عضلاتی اغذیہ اور ادویہ تجویز کریں۔ چنے کے آٹے کی روٹی کھانے کی لازمی ہدایت کریں۔ اگر غدی تحریک کان بہنے کا سبب ہو تو اعصابی اغذیہ تجویز کریں ان میں خصوصیت کے ساتھ گندم کے آٹے کا حلوہ جو شہد سے تیار کیا گیا ہو کھانے کو دیں انشاء اللہ پہلے دن ہی تکلیف میں افاقہ ہو جائے گا۔

پھر مریض کے کان سے بہنے والے مادہ کا معائنہ کریں اگر مادہ پتلا ہو اور سفیدی مائل ہے تو اعصابی تحریک سمجھیں اگر نکلنے والا مادہ گاڑھا اور پیلے رنگ کا ہو تو غدی تحریک ہے اگر کان سے کچ لہو نکل رہا ہو تو عضلاتی تحریک تصور کریں۔

تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کا صبح کا قارورہ بھی مشاہدہ کر لیں اگر پیشاب کثرت سے سفیدی مائل آتا ہو تو کان بہنے کا سبب اعصابی تحریک ہوگا۔ اگر پیلا اور جلن کے ساتھ آتا ہو تو غدی تحریک ہوگی اگر سرخی مائل زرد ہو گا تو کان میں عضلاتی غدی پھنسی تصور کریں۔

جب تشخیص مکمل ہو جائے تو تحریک کے مطابق نار جا کو پیا میں سے کوئی نسخہ تجویز کر دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر پیپ وغیرہ ختم ہو جائے گی۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بعض دفعہ مریض کان بہنے سے پہلے آیا کرتا ہے کیونکہ اس کے کان میں پھنسی ہونے سے ہی شدید درد ہونے لگتا ہے۔ تشخیص اوپر والے طریقہ سے مکمل کر کے تحریک کے مطابق دوا دیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔ اگر صحیح علاج تجویز کیا گیا ہو تو امید ہے کہ پھنسی کا مادہ بہنے کی بجائے اندر ہی جذب ہو کر اپنے طبعی راستے سے خارج ہو جائے گا۔

اگر شدید درد ہو یا ورم کافی ہو گیا ہو تو کنپٹی پر چند جونکیں لگوا دیں فوراً خون کا دباؤ کم ہو کر درد رک جائے گا۔

کان کا میل

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کا میل	سدہ وسخی	ویکس ان دی ایر

تعارف: جو لوگ گرد و غبار میں کام کرتے ہیں ان کے کانوں کے اندر آہستہ

آہستہ گرد و غبار میل کی شکل میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جمتا رہتا ہے جب میل کی زیادتی سے کان کی نالی بند ہوجاتی ہے تو ثقل سماعت کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے وہ بہروں کی طرح اونچا سننے لگتا ہے اکثر مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

اگر کان دیکھنے کے آلہ سے (اوٹوسکوپ) کان کے اندر دیکھیں تو میل کان کے اندر بھرا ہوا معلوم ہوگا۔

بعض دفعہ میل کان میں سخت ہو کر کان درد کا سبب بن جایا کرتی ہے لہٰذا اسے جلد نکالنے کی کوشش کریں۔

علاج

اگر کان میں میل نرم ہو تو آہستہ آہستہ کان صاف کرنے والے آلہ سے میل نکال دیں اگر میل سخت ہو تو اسے زبردستی کھینچنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ کان کی بناوٹ میں کم و بیش گڑھے ہوتے ہیں جن میں میل ایک جگہ جمع ہو کر جم چکا ہوتا ہے اگر اسے کھینچ کر نکالنے میں درد محسوس ہو تو وہیں چھوڑ دیں پھر گرم پانی کی پچکاری کر کے روغن گل یا روغن بنفشہ کان میں ڈال دیں دو تین دن تک اسی طرح ڈالتے رہیں چند روز ایسا کرنے سے میل کے اندر روغن پہنچ کر نرمی کر دیگا جس سے میل خود بخود نکل جائے گا۔ اگر روغن گل نہ ملے تو شہد خالص بھی ڈال سکتے ہیں گلیسرین کو چند بار کان میں ڈالنے سے بھی میل نکل جایا کرتا ہے۔

غذا اندرونی طور پر کوئی دوا کھلانے کی بجائے غذا میں روغن کا اضافہ کر دیں۔ یعنی روغنی غذا خصوصاً حلوہ گندم کھانے کی ہدایت کریں انڈے گوشت سے پرہیز کرا دیں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

بالوں میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

بفا ، بھوسی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بفا بھوسی	حزاز البربیہ،	سی بوریا

تعارف :- بالوں کی جڑوں کے ارد گرد ہلکی ہلکی بفا پیدا ہوجاتی ہے جس پہ ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے۔ خارش زدہ جگہ سے پتلے پتلے چھلکے بھوسی کی مانند اترتے ہیں جو بالوں کو کنگھی کرنے سے باہر نکلتے ہیں۔

اسباب :- بفا یا بھوسی سردی خشکی سوداوی مادہ اور تیزابیت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

یادداشت بفا یا بھوسی کا سبب تمام طبی کتب میں چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت کی کثرت قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت روغنی ہوتی ہے کوئی روغنی رطوبت جم بھی جاتے تو اس کے اوپر چھلکے نہیں بنتے۔ یاد رکھیں بفا یا بھوسی اکثر سردی خشکی کے موسم میں ہوا کرتی ہے خصوصاً خشک مزاج والے مریضوں کے تمام جسم پر بھوسی کی طرح چھلکے اترتے ہیں اور یہ خشکی کے سبب سے بڑی علامت ہے۔

قارئین سے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بفا یا بھوسی کا علاج روغن ہے۔ خصوصاً گرم تر روغن، روغن خارج کرنے والے غدود غیر فعال ہیں جب اندر سے روغن خارج ہونے لگتا ہے تو بفا یا بھوسی اور خشکی ختم ہوجایا کرتی ہے

علاج :- بفا یا بھوسی کا علاج تو میں اس کے اسباب میں ہی لکھ چکا ہوں

کہ اس کے مریض میں خشکی ہوتی ہے۔

گرم تر روغن یا چکنائی خارج کرنے والے غدد میں تحریک پیدا کرتی ہوگی۔ یعنی غدد نا قص میں تحریک پیدا کرنا ہے۔

قانون مفرد اعضا غدی اعصابی غذا دوا کھلانے کی ہدایت کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات اس کے لئے بہترین علاج ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ گل روغن، روغن چنبیلی ہم وزن، ملاکر سر پر لگائیں،

ہوالشافی:۔ رائی تعلمی، گل سرخ، ہم وزن تینوں کو تین گنا پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن مل چھان کر پانی چُن لیں اور سر کو دھوئیں، دو تین دفعہ ہی دفعہ ہی کافی ہے

بال گرنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بال گرنا	تساقط الشعر	ایلوپے شیا

بال گرنا کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

علامات

جس شخص کے بال گرتے ہیں اکثر اسے پہلے کوئی بیماری ہوتی ہے مثلاً داد، چنبل، خارش، داء الثعلب، الیفا بھوسی، کمی خون خوف اور کبھی شدید کمزوری بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اکثر مریضوں کے بال پہلے پتلے اور باریک ہو جاتے ہیں اور پھر جھڑنے لگتے ہیں،

اگر داد اور چنبل ہو تو مقام ماؤف ہی سے بال جھڑتے ہیں لیکن گر الیفا یا بھوسی

ہو تو سارے سر سے بال گرتے ہیں۔

بعض دفعہ یا پھر سے بال گر جاتے ہیں اور مقام بالچر عام جلد کی طرح ملائم چکنا اور بالوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ خوف، کمی خون اور کمزوری سے بھی تمام جسم کے بال گرتے ہیں۔

اسباب:۔ بال گرنے کے سبب علامات میں ہی بیان کئے گئے ہیں۔

علاج بال گرنے کا علاج اس کے اسباب رفع ہونے پر منحصر ہے جس سبب سے بال گرتے ہوں اسے رفع کریں،

اگر داد چنبل خارش بفا یا نفسیاتی جذبہ اور کمی خون بال گرنے کا سبب ہو تو خون پیدا کرنے والی اغذیہ و ادویہ سے خون کی کمی پوری کریں۔ اگر جذبہ خوف اس کا سبب ہو تو مریض کو خوف سے نجات دلائیں۔

ایک واقعہ:۔ جو کسی تھانے میں پیش آیا۔ تھانوں میں اکثر مار پیٹ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چوروں سے چوری اگلوانے کا آسان طریقہ مار پیٹ اور مریض کو خوف زدہ کرنا ہے۔ حالانکہ مار پیٹ کی بجائے نفسیاتی طریقوں سے بھی تفتیش مکمل ہو سکتی ہے۔

اس تھانہ میں ایک گڈریے کو جو بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا کسی زمیندار کی شکایت پر پکڑ کر تھانہ میں لایا گیا۔

غریب گڈریے کو مارا پیٹا گیا خوف زدہ کیا گیا تقریباً دس دن بغیر ریمانڈ کے اور چلان کئے تھانہ میں خوف زدہ کرتے رہے۔

دس دن تک اس کے جسم کے تمام بال جھڑ گئے، سر آنکھوں بھوؤں، مونچھوں ڈاڑھی پر ایک بال بھی نظر نہیں آتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام گھوں بازوؤں کے بال بھی جھڑ گئے، جب تھانہ کے عملہ نے اس کی شکل بدشکل ہوتے دیکھی اور جسم پر کوئی بال بھی نظر

نہ آیا تو اپنی وحشت اور بربریت کو دبانے کے لئے گنڈرے کو چھوڑ دیا،

اگلے روز گنڈرے کی والدہ اسے لے کر میرے مطب میں لائی اور اس نے کہا کہ چند دن پہلے میرا بیٹا ٹھیک ٹھاک تھا۔ دس دن قبل اسے پکڑ کر تھانہ میں لے آئے کل اسے چھوڑ دیا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں اس کے جسم پر کوئی بال بھی نہیں رہا، اسکی شکل اتنی بدل چکی ہے کہ گھر والے سخت پریشان ہیں۔

میں نے اس کا سبب خوف قرار دیا چونکہ خوف اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اس لئے میں نے اس کا علاج عضلاتی اغذیہ سے کیا چونکہ خوف کا تسلسل تو تھانہ سے آتے ہی ختم ہو گیا تھا اب اسے صرف تقویت قلب کی ضرورت تھی۔ چند دن عضلاتی اغذیہ اور ادویہ کھانے سے تمام بال پھر پیدا ہو گئے۔

اگر بال چر (داء الثعلب) اس کا سبب ہو تو غدی غذا دوا کھلائیں۔ مقامی طور پر انڈوں کا روغن لگائیں۔ چنبل خارش ہو تو اس کا علاج بھی غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں، خارش چنبل ختم ہوتے ہی بال دوبارہ پیدا ہو جائیں گے۔

نوٹ :۔ بعض دفعہ کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں غدی سکون سمجھتے ہوئے اول مریض کے سر کے بال استرے سے منڈوا دیں پھر رائی یا تارامیرا پیس کر سرکہ میں سر پر مالش کرائیں۔ اگر رائی وغیرہ لگانے سے سر پر جلن اور سوزش ہونے لگے تو اس میں تیل سرسوں ملا کر مالش کرائیں انشاء اللہ چند دن لگوانے سے بال گرنا رک جائیں گے۔

بال چر

اُردو نام، بال چر، طبی نام، داء الثعلب، داء الحیہ، ڈاکٹری نام، ایلوپے شیا اریٹا،

تعارف : تمام سر سے بال گرنا، اور بال چر میں یہ فرق ہے کہ بال چر میں سر کے کسی خاص حصہ کے بال اس طرح گرتے ہیں کہ جلد ہتھیلی کی طرح صاف اور ملائم نکل آتی ہے جبکہ تمام سر سے بال گرنے تو ہیں، لیکن سر میں کسی جگہ داغ نہیں پڑتا۔

بال چر میں آنکھوں کے پپوٹوں، بھوؤں اور مونچھوں کے بال بھی گر جاتے ہیں، جبکہ عام بال گرنے کا تعلق اکثر سر سے ہوتا ہے۔

اسباب علامات خاص عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جب غدد جگر میں سکون ہوتا ہے تو بالوں کو غذائیت پہنچانے والے کسی خاص مقام کے غدد اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں جس سے بال کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں، چنانچہ پہلے بال باریک اور پتلے ہونا شروع ہوتے ہیں، پھر جھڑنے لگتے ہیں اور ایسے جھڑتے ہیں کہ دوبارہ وہاں پیدا نہیں ہوتے ماؤف جگہ سے خالی اور ملائم ہو جاتی ہے بعض مریضوں کی ماؤف جگہ سے بھوسی اترتی ہے۔ جلد خشک رہتی ہے۔ ماؤف جگہ میں پسینہ نہیں آتا،

علاج بال چر چونکہ عضلاتی تحریک اور غدی سکون سے ہوا کرتا ہے لہذا محرک عضلات غذا دواؤں کو روک دیں، تیزابی اور خشک ورزشی غذا دوا نہ کھلائیں بلکہ محرک غدد جگر غذا دوا کھلائیں۔ تاکہ حرارت غریزی وافر مقدار میں پیدا ہو کر جسم کی خشکی رفع ہو جائے غدی سکون سے رکے ہوئے فضلات خارج ہو جائیں، بالوں کو جو غذائیت کی کمی ہوتی ہے وہ رفع ہو جائے تاکہ دوبارہ بال پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق بے حد مفید ہیں،

یہ نسخہ بھی مفید رہے۔

ھوالشافی :۔ مغز چھال گوشٹ ۱ تولہ، نمک ۲ تولہ، گندھک آملہ سار ۳ تولہ، نوشادر ۲ تولہ